

ان اللہ لا ینکث عہدہ علی النبی یا الہی الہین اصلوہ وسلم علیہ السلام

کتاب فیض انتساب وسائل الوصول الی شمائل الرسول جسکو عالم علامہ عصرا ضل فہما  
دہر محدث محقق مفسر فوق فقیہ زمانی اسوہ علمای ربانی یوسف بن اسمعیل نہبانی رئیس محکم  
حقوق بیروت نے مسرور کائنات مخرموجوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل شریفہ  
اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طرز معاشرت میں اصح کتب احادیث سے تالیف فرمایا  
ستہ نام سہ النون کے افادت کی ترغیض سے مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب اصغری  
نظامی سرپرستہ وار دفتہ پیشی سرکار نظام دکن فی صاف صاف اردو زبان عین جمہ کیا یہ سارے تحریر

# شمائل الرسول

RECEIVED 199

بعہد دولت علیہ ملاؤ العرب والعمج اشترم فخر سکندر شکست سلیمان جنت فخر الملوک والاسلاطین ناصر الملتہ  
والدین حامی شرع سلیم سلیم قہرمان الماروا لطین کہف المسلمین قہر قدرت علیہ حضرت حضور رب  
نواب میر محبوب علی خان بہادر نسج جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیاء نظام سائیں  
وکن خلد اللہ لکھ حسب الاشیا فیض مباد خلاصۃ الاکوان وزبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام و عمدۃ الامم العظام  
ما یجانب اب قبالی حجاب کبک و کشتہ انعام سرکار عالی و خاتم النبیین شہزادہ بلند قبالی علی عہد سلطنتہ و امام فقاہ

مطبع منقذ عالم گروہ میں باہتمام محمد قادر علی خان فی کی جیل



واخذ نمبر ۱۰۰

# فہرست احسان

کتاب نادرا الوجود وسائل الوصول الی شمل الرسول حبکوعالم  
اجل فاضل اکل یوسف بن اسمعیل بنہانی رئیس محکمہ حقوق بیروتنے  
کتب صحیحہ احادیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال برکت  
اشتمال میں محدثانہ طور پر تالیف کیا ہے اور اس تالیف کا طرز اہل سیر کو طور رکھا ہے  
جنس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات نشست و برخاست  
اور تکلم اور لباس اور خور و نوش اور عبادات اور ریاضات وغیرہ اور عام معاشہ  
کا علم اجمالی طور سے ہو سکتا ہے یہ کتاب صالحین اور عامہ مسلمین کو واسطے  
ایک استاد کامل ہے جسکی ہم صحبتی سے انسان کو حرکات اور سکنت اور  
تہذیب اخلاق میں مثل سلف کے ترقی ہو سکتی ہے علی الخصوص اطفال و بزرگ  
اور نوجوانوں کی تربیت اور تہذیب کے لئے اکسیر اعظم ہے اس کتاب کا ترجمہ  
مولوی محمد عبد الجبار خاٹھنڈا صفی سرشتہ دار دفتر پیشی سرکار نظام و ضابطہ  
اردو میں بلا تکلف عبارت کے کیا ہے بجز المدیر ترجمہ فقیر چپ کر مرتب  
ہو چکا ہے جن حضرات کو اس ترجمہ کو مطالعہ کا شوق ہو وہ حضرات راقم سے طلب فرمائیں  
راقم ملا محمد مراد تاجر کتب ساکن بیرون بلبدہ حیدر آباد



# اِنَّ اللّٰهَ فَاعْلَمُ كَثْرَةَ سَآئِلٍ اِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتاب فیض انساب سائل الوصول الی شمائل الرسول حبکو عالم علامہ عظیمی

فہمادہ ہر محدث محقق مفسر ترق فقیہ مافی اسوہ علمای بانی یوسف بن اسماعیل بنہانی شیر

محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات فخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

شمائل شریفہ اور مختلف احوال اور اخبار اور عام طرز معاشرت میں صحیح کتب احادیث سے

تالیف فرمایا ہے عام مسلمانوں کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خان افغان

اصفی نظامی سررشتہ دار و فقیہ شری کر نظامی کن ذوال صفا اردو بان میں ترجمہ کیا یہ مبارک ترجمہ سوم

## شمائل الرسول

بعثت علیہ ملاذ العرب و الجمجم اشہم فخم سکندر شوکت سلیمان شہمت فخر الملوک اسلامین ناصر الملک

والدین حامی شیخ سید المسلمین قہرمان الماروطین کرم المسلمین قدر قدرت علی حضرت حضور

پر نور نواب میر محبوب علی خان بہا و فرستہ جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ نظام

ساوس دکن خلد اسد ملکہ سب الارشاد فیض بنیاد خلاصہ الاکون و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام

و عمدۃ الامر العظام علی جناب نواب قبال بایر جنگ بہادر کلینٹر کر عالی و ام بالمفاخر و المعالی

مطبع منقیدم عا اگر میں ہتھام محمد قادر خان صوفی کی چھاپا





الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام على سوله و  
 نبيه وحببيه محمد سيد الاولين والاخرين رحمة للعالمين شفيع المذنبين  
 يوم القيامة المخصوص بكبرى الزعامة هاد للعباد الى سبيل الرشاد المحمود  
 بالصفات الكمالية والمنعوت بالنعوت الجمالية نتيجة الایجاد خلاصة  
 المبدء والمعاد علة الوجود للعالم صاحب النبوة والخاتمة حجة الله بالانبياء  
 الخلق خليفة الله باكمل الخلق الناطق بالحق والصواب المبجل بحسن  
 الاداب وفصل الخطاب على له الخيرة الكرام واصحابه البررة العظام  
 وعلى تابعيه مادامت الاليام اما ليعر خاكياي علمائى نامى محمد بن عبد الجبار خان  
 اصفى نظامى ابن حافظ محمد عبد الرزاق خان ابن مولوى حافظ محمد عبد الله خان خضرم اسد  
 تعالى بالانوار السمرية واثبتهم على الملة البيضاء الحمدية اسحاب قلوب صافية اورار باب نفوس اكسمة



کے حضور میں التماس کرتا ہے یہ مخفی نہیں ہے کہ عقائد حقہ اسلامیہ سے پہلا عقیدہ کو  
باری تعالیٰ جلشانہ ہے اور اسکے ساتھ ہی پیغمبر خدا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا  
اقرار ہے جیسا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں ہے کلمہ لا الہ الا اللہ اسے جس طرح  
ادعان کیا جاتا ہے کہ سوائے ذات متعال اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے اور تمام کائنات کا  
خالق اور معبود اللہ تعالیٰ جلشانہ ہے اوسکی ذات متعال اور صفات کمالیہ میں کوئی شے شریک نہیں  
اوسکی ذات منزہ کو حدوث زمانی اور تغیر مکانی سے کسی طرح نقصان نہیں اوسکی ذات قدیم ازل  
الازل اور ابد الابد ایک ہی شان کے ساتھ ہے اور رہے گی اسی طرح محمد رسول اللہ  
سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جیسا کہ کلمہ قدیم میں ہے مَا کَانَ  
مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِنْ رَجَالِكُمْ وَلَکِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ دُنِیَہِ یَعْمَدُ لَوَاقِحِہُمْ  
اُسے اور اپنے ساتھ چھوٹے چھوٹے صحیفے اور بڑی بڑی کتابیں مخلوق کی ہریت کیوں سلا  
اون سب اولوالعزم پیغمبروں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور اشرف اور اکمل ہیں اور اکی ذات  
مبارک عالمین کیوں سنے رحمت ہے جیسا کہ خداوند جل علی نے فرمایا ہے وَمَا اَرْسَلْنَاكَ  
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ بلکہ ظہور کائنات اور ایصال فیض بوبیت آپ ہی کی ذات اقدس کے طفیل  
میں ہوا ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے لَوْلَا اَنْتَ لَمْ اَخْلَقْتُ الرَّسُوْلَیَّةَ جس رسول  
کی ذات کے طفیل سے ظہور ربوبیت ہوا ہے اوسکی ذات اور صفات کو جو کچھ شرف اور فضیلت  
ہے اوسکا علم سوائے خالق عالم کے دوسروں کو ہونا نہایت دشوار ہے کوئی پیغمبر ذات اور صفات  
میں آپ کی برابر نہیں اللہ تعالیٰ نے جس قدر بزرگترین دوسرے پیغمبروں کو عطا فرمائیں اون سب کا مجموعہ  
آپ کی ذات مبارک کو بنایا آپ کی ذات مبارک اور اللہ تعالیٰ جلشانہ کی ذات متعال کی جوشان ہے  
اس آیت شریفہ سے ظاہر ہے اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمستکون فیہا



مصبوح الایہ ثانی نور اس آیت شریفہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے اشارہ ہے  
 قرب ذات باری تعالیٰ جل مجدہ کے جتنے مراتب تھے اور انکا انحصار آپ ہی کی ذات مبارک میں تھا کہ  
 ارشاد فرمایا ہے لَمَّا مَعَ اللَّهِ وَقْتُ لَا يَسْتَعْنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ  
 جس پیغمبر کے قرب کی یہ شان ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی مرسل اس کے وقت میں داخل  
 نہیں پاسکتا اس کے مراتب ذاتی اور صفاتی کو بشیر کا ادراک کیونکر پاسکیگا۔ تاوقتیکہ انسان آپ کے  
 ذاتی کمالات اور صفاتی مراتب کا پورا علم حاصل نہیں کرتا اور کا دل نور ایمان سے منور نہیں ہوتا  
 اگرچہ صفاتی مراتب کی تعداد حصر عقلی سے باہر ہے اور ہر ایک آدمی کا اور پیر مطلع ہونا ممکن نہیں  
 لیکن کلام شریف جو آپ کے اخلاق اور اوصاف کا مجمع ہے اسکی آیات بنیات اور احادیث اور  
 اخبار صحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے انسان آپ کے اوصاف جلیہ پر فائدہ  
 قوت بشری اطلاع پاسکتا ہے آپ کے صفات کے آثار عالم سفلی میں مثال آفتاب نصف النہار  
 کے پیلے ہوئے ہیں مگر ان کے رنگینے کے لئے دیدہ بینا جیسے جس وقت آپ کے شامل  
 جلیہ نصب العین قلوب صافیہ ہونگے اور انکا پر تو نفوس قاسیہ میں منعکس ہوگا انسان کے قلب  
 اور نفوس کی انوار عنوی سے کیفیت ہوگی کہ ملا را علی کے رہنے والے اسکی طرف شک کی  
 نگاہوں سے یکساں کرینگے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مارج جو تمام مسلمانوں  
 کے مراتب سے اعلیٰ اور ارفع ہیں یہی سبب ہے کہ انکو ذات اور صفات نبویہ سے جس قدر اتصال تھا  
 انکے قلوب اور نفوس میں صفات نبویہ کے انوار کا پورا ظہور تھا اسلئے انکے اقوال و افعال  
 اور عبادات اور ریاضات آپ کے اقوال و افعال کا نقشہ تھے۔

سلف صالحین کا مسلک بھی ہی صحاب کرام رض کا مسلک تھا کہ اقوال و افعال میں اتباع  
 سنت خیر الانام کو ہو مگر عظیمہ سے جانتے تھے اور آپ کے صفات کاملہ پر مطلع ہو کر مراتب قرب ذات



مشرف ہوتے تھے علمائے امت محمدیہ کے مراتب انبیاء بنی اسرائیل کے مراتب کے ساتھ جو مشابہت رکھتے ہیں وہ لیبیب اتباع سنت اور احیاء ملت محمدیہ اور انصاف صفات احمدیہ کے ہیں ورنہ محض علم سے بدون عمل کے کوئی مرتبہ متحقق نہیں ہو سکتا خاص کر انبیاء کے مراتب یہ تو ناممکن بات ہے۔

یہ بات مشاہدہ سے ظاہر ہے کہ انسان جب کسی کو دوست کہتا ہے تو پہلے اس کے اوصاف پر مطلع ہوتا ہے جبکہ صفات کا اثر دل میں پیدا ہوتا ہے تو موصوف کی محبت کا ریشہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت کا نخل نشوونما پا کر خلاص کی ثمر افشانی کرتا ہے اور دل کے مذاق میں ہر وقت اور ہر لمحہ اس کی خوشگوار سی لذت ایک نئی کیفیت پیدا کرتی رہتی ہے قبل علم صفات کے موصوف کا محبوب ہونا کسی طور سے نہیں ہو سکتا۔

حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ ذِكْرُهُ دیکھو جب کسی دنیا دار کے دل میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہوتا ہے تو دنیا کے اسباب فراہم ہونے سے ہوتا ہے جبکہ دنیا کے اسباب کو دنیا دار فراہم دیکھتا ہے تو اس کے اوصاف منافع پر اس کی نظر پڑتی ہے ہر ایک چیز سے ہر ایک وقت میں وہ انتفاع حاصل کرتا ہے اس کی وجہ سے جمیع اسباب دنیاوی کو ہر قدر دوست رکھتا ہے کہ ان کو اپنے لوازم حیات سے تصور کرتا ہے اگر سوتا ہے تو انہیں اسباب کو خواب میں دیکھتا ہے اور جب وقت اس کی آنکھ خواب سے چوکتی ہے تو وہی خیالات اس کے دل کو اسباب کی طرف متوجہ رکھتے ہیں اس کے پیشوا دنیا کے بڑے بڑے نامی دنیا دار ہوتے ہیں اور ان کے مال اور دولت کے افسانے قصہ کہانی کے طور سے اس کی زبان پر ہوتے ہیں دنیا پرست لوگ جس قدر بڑے بڑے کاموں کو دنیا میں یادگار کے طور پر چھوڑ گئے ہیں ان کے خیال کی ترقی کیواسطے بڑی بڑی لیلین ہوتی ہیں اس کے طلب دنیا کے عزیز فرزند یعنی دوتنہ



لوگ ہوتے ہیں اور اسکے اشتغال اور اذکار دنیا کے مفرخات ہوتے ہیں غرض دنیا اپنے جھیلے  
اور صاف سے جو دنیا کے سباب ہیں اور سکی انگھون میں اسطور سے سمائی ہوئی ہوتی ہے کہ  
دین اور دنیا کی نورانی صورتیں اور سکی نگاہیں مکروہ نظر آتی ہیں اور خدا اور خدا کے رسول کا ذکر اور دین  
اور دین کی تکالیف جب کہ بی ہمتا ہے تو او کا عیش تلخ ہو جاتا ہے اور زندگی وبال گردن  
معلوم ہوتی ہے اس واسطے بہشت اور دوزخ کے افسانہ و دراز قیاس سمجھ کر اور خدا پر ہونے کے  
خیال معاویہ کو مایہ خولیا جانکر ہمیشہ اونکے نام سے نفرت کرتا ہے اور دنیا کو بہشت مافیت یقیناً  
کر کے اور اسکے نقش و نگار کے تماشا میں اپنی عمر کو صرف کر دیتا ہے۔

یہی فانی اور بے اعتبار چیز کا اوصاف کا تصرف دنیا دار کے دل میں ہوتا ہے کہ سکی  
سیکائی اور فضولی کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنے قدیم کلام میں جابجا تفسیر فرمائی ہے اور اسکے  
مترجمین نے دنیا کی اصل حقیقت اور بے اعتباری سے عالم و خاص کو آگاہی کر دی ہے اور  
سلف نے علم الیقین اور عین الیقین سے دنیا کی مکروہ صورت کے اصل نقشے دیکھ کر کیا بارگی  
اسکی تبت سے دل کو اوشالیا ہے اگر دنیا دار کی انگھون پر دیا کے سباب کے پردے  
نہ پڑے ہوتے تو او سکی انگھیں جو پہلوئی جبر کے آثار کو دیکھتے ہی ہیں اونکے دیکھنے کو بعد اسطور  
خوہر فتنہ ہو جاتا اور دنیا میں ہر وقت اور ہر ساعت جو زمانی تغیر ہوتے رہتے ہیں اور دنیا کے  
نقش و نگار کو بگاڑتے جاتے ہیں کسی وقت میں کہ تو او کو عبرت دلاتے دنیا دار کی اسی حالت  
دنیا ہی کی محبت کی وجہ سے ہے و مگر جہاں جسکو عالم آخرت سے تعبیر کرتے ہیں اور او اسکے  
وجود کی تصدیق اہل اسلام کے عظمیٰ عقائد سے ہے اور او اسکے ہمیشہ باقی رہنے اور تاز  
و نعمت کی حقیقت کلام قدیم کے اور پیغمبروں کے ارشادات سے صاف طور سے ثابت  
ہو چکی ہے جب کسی خدا پرست کے دل میں او اسکے لذت اور عیش و عشرت اور سباب احت کی



محبت پیدا ہوتی ہے تو اس کی چشم تصور میں اس عالم کی گونا گون نعمتیں اور بحسب اسباب اور  
 عالی کمالات اور قصور اور الوان بساط اور حدائق و اشجار اور انہار کے ایسے نقشے نمودار  
 ہوتے ہیں کہ ہر خطہ اور ہر ساعت اس کے فراق میں آہ و بکا کرتا رہتا ہے اور دنیا کو ایک  
 گونا گون تکالیف کا قید خانہ تصور کر کے دم و کھینچتا رہتا ہے کہ نا اوس کا سخت جگر پٹیا خون دل  
 بالین سنگ خارہ بستر پوریا کہیں خوش فاشاک پر پہلو کر کہ دیا کہیں مگر یزوں پر لیٹ رہا ہے نہ پالہ  
 انگہوں سے اشک یزان چہرہ پر گر ویکسی جسم خاک آلود جان اور قید تن سے نیراہ ہر ایک انگہ  
 میں خوار ہر وقت پیک اجل کے استہین کہیں کہیں ہوی ہیں ہمدای درہشت پر کان لگے  
 ہوئے ہیں جو رو غلمان کا تصور دل میں جا ہوا ہے دنیا کے بندے جب کہیں ایسی حالت کا  
 مشاہدہ کرتے ہیں تو کوئی احمق کہتا ہے کوئی مجنون جا کر دوس سے کنارہ کرتا ہے۔  
 طالب عقبی کی یہ حالت اور اس طور سے عقبی کے ساتھ دوستی اور خود فکلی عالم آخرت کے  
 لذات اور گونا گون نعمتوں اور عیش و عشرت و امی کے اوصاف سننے کی وجہ سے ہوتی ہے  
 اس واسطے طالب عقبی دنیا کی چیزوں سے بے ہوا و روع اختیار کرتا ہے اور رات دن عبادت  
 اور ریاضات شاقہ میں اپنی عمر بسر کرتا ہے اور ہر وقت خوفِ الہی اور خشوع و خضوع اس کے دل  
 میں بڑھتا جاتا ہے اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کے لوگ اس درجہ بیکار ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ  
 ہم کلام ہونے کو تنگ و عار جانتا ہے بلکہ اہل دنیا کو حیوانات کے اوصاف سے متصف جانکر  
 اوس سے گریزان رہتا ہے چونکہ اس کا محبوب عالم آخرت ہے اسلئے اس کی طرف انتقال کرنے کو  
 ہر وقت اور ہر خطہ دوست کہتا ہے۔

دیکھو دنیا دار اور طالب عقبی کے حالات میں کس قدر تفاوت ہے جیسا کہ دنیا سے  
 دنیا دار کے اوصاف پوچھو گے تو وہ اپنے ہمجنس کی تعریف میں مبالغہ کرے گا اور اس کے



تمام اعمال اور افعال کو نہایت درجہ پسندیدہ ظاہر کر لگا اور اس نے جس قدر دنیا کے سباب  
فراہم کئے ہیں اس کی وجہ سے اس کا وہ کسی ستائش میں بطل لسان ہو گا اور جب کسی طالب عقیقی  
کے اوصاف کسی خدا پرست بندہ سے دریافت کرو گے تو وہ اس کے زہد اور ورع اور تقویٰ  
اور ریاضت اور عبادت قلب کلام قلم منام قلم طعام اور ترک لذت و نیویہ اور محنت شاقہ  
مجاہدہ اور اوکار و شغال کو پیش کر کے اس کی زندگی کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے شرف اور  
سعادت سے تعبیر کر لگا۔

اب یہاں سے سمجھ لیا جائے کہ ہر چیز اپنے اوصاف سے محبوب اور عزیز ہوتی ہے  
تا وقتی کہ چیز کے اوصاف کا علم نہ ہو گا وہ چیز کسی کے نزدیک محبوب نہو گی اور محبت کے پیدا  
ہونے کے بہت سے سباب ہوتے ہیں مگر پہلے اوصاف کی دستیابی محبت ہوتی ہے  
اہل اسلام جن کا ایمان کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے ان کو پہلے اپنے نبی کریم کی  
محبت پیدا کرنے کے سباب فراہم کرنا ضروری امر ہے اس لئے کہ وہ خدا پرست ہیں اور ان کو  
دوسرے عالم میں جانا ہے اور اس سفر کا اور احوال اعمال حسنہ اور افعال فضیہ اور یاد الہی اور محبت  
رسالت پناہی ہے رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے ذرائع احیاء سنت اور  
اتباع نبوی قول اور افعال اور حیلہ حرکات و سکنات میں اختیار کرنے سے بہم ہوتے ہیں اس  
نقاعے جلشانہ نے رسول مقبول علیہ السلام کو جن خصائل جمیلہ اور شمائل جلیلہ کے ساتھ پیش  
کیا ہے مسلمانوں کو پہلے اس پر مطلع ہونا ضروری امر ہے تا وقتی کہ آپ کے شمائل و خصائل  
کا علم حاصل نہ کریں گے ان کو احیاء سنت اور اتباع نبوی پورے طور سے نہو گا بلکہ ان کے  
اسلام اور ایمان میں نقصان ہو گا اور اللہ تعالیٰ کی کامل محبت ان کے دل میں پیدا نہو گی اللہ  
تعالیٰ نے اپنے پیارے بندوں کے مرتبہ اور فضیلت بڑھانے کے واسطے اپنے قدیم کلام



میں فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ كہو اسے محمد اگر تم لوگ خدا کو دوست رکھتے ہو پس میرا اتباع کرو میرے اتباع سے تم کو اللہ تعالیٰ دوست کہیگا جس نے لکھا ہے کہ جو وقت یہ آئے شریفہ نازل ہوئی تو بعض لوگوں نے اس طور سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارادہ ہے کہ ہم لوگ ان کو اپنے اوپر ایسا حنان بنالیں جیسا کہ قوم عیسیٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے اوپر حنان بٹھرایا تھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نہایت درجہ مہربان ہے اور اس کو ہمیشہ اپنے بندوں پر عام رحمت کی نگاہ ہے بندوں کے تنزل خیالات سے یوں ارشاد فرمایا اَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ یعنی بخلاف قوم نصاریٰ تم میری اور میرے رسول کی اطاعت کرو اگرچہ خدا اور خدا کے رسول کی طاعت ذریعہ مرتبہ اعلیٰ ہے لیکن خدا اور خدا کے رسول کی محبت کے کچھ اور ہی مدارج ہیں یہ دولت اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے نصیبوں میں تھی اور جن لوگوں کو خدا نصیب کرے اس کی عنایت اور حسان ہے۔

حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں یوں وارد ہوا ہے اَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَى نَفْسِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْ فَقَالَ لَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَا تَكُنْ مُؤْمِنًا حَتَّى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضًا وَالَّذِي اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَا اَنْتَ اَحَبُّ اِلَى امِنْ نَفْسِي الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَن يَا عُمَرُ تَتَمَّ اِيْمَانُكَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے نفس کے نزدیک جو چیزیں دوست تمہیں آپ اور تمام چیزوں سے دوست تر ہیں انہیں حضرت صلعم نے فرمایا اے عمر جب تک تیرے نزدیک میں تیرے نفس سے دوست تر نہ ہوں گا۔ تو مومن نہوگا۔



حضرت عمرؓ نے کہا تم ہے اوس ذات کی کہ اوسنے آپ پر قرآن شریف نازل کیا ہے  
 اللہ تعالیٰ آپ میرے نزدیک میرے نفس سے جو دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے دوست  
 مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی عمر اب تمہارا ایمان پورا ہوا حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ جو کچھ محبت اور خصوصیت تھی اور اوس کے اخلاص اور جان نثاری کا جیسا علم رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا وہ بیان کا محتاج نہیں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ صبیح میں تیرے نفس  
 تیرے نزدیک دوست تر نہوگا تو تو مومن نہوگا اس غرض سے تھا کہ جو شخص اسلام کے دائرہ میں  
 داخل ہوا اوسکو اپنے پیغمبر کے ساتھ اسطور سے محبت کہنی چاہیے کہ پیغمبر اوسکی جان سے اوسکے  
 نزدیک دوست تر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جو مرتبہ ہے وہی خدا کی محبت کا مرتبہ ہے۔  
 فقط نسبت ظاہری کا فرق ہے مگر یہ فرق عوام کے نزدیک ہے خواص کے نزدیک کسی  
 قسم کا فرق نہیں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ  
 إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں  
 سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اوسکے نزدیک اوسکی جان اور مال اور اولاد اور  
 باپ اور تمام آدمیوں سے دوست تر نہو جاؤں جب وہ آدمی مومن ہوتا ہے اس سے یہ ثابت  
 ہوا کہ مومن کو اپنی جان اور مال اور اولاد اور باپ تمام مخلوق سے بڑا کر عینک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی محبت نہوگی مومن نہوگا یہ مرتبہ صحاب کے واسطے متحقق تھا اور امت محمدیہ میں جسکو خداوند تعالیٰ  
 نصیب کرے وہ اس مرتبہ پر پہنچ سکتا ہے ورنہ ایمان کی تکمیل ممکن نہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَىٰ أَكُونَ مُؤْمِنًا وَفِي لَفْظٍ آخَرَ  
 مُؤْمِنًا صَادِقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ







وَقِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَى مُؤْمِنًا يَخْشَعُ وَمُؤْمِنًا لَا يَخْشَعُ مَا السَّبَبُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ مَنْ وَجَدَ لِي بِمَانِهِ حَلَاوَةً خَشَعُ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ لَمْ يَخْشَعُ فَقَالَ بِمَا تَوَجَّدُ أَوْ بِمَا تَنَاولُ وَتَكْتَسِبُ فَقَالَ بِصِدْقِ الْحُبِّ فِي اللَّهِ فَقِيلَ بِمَا يُوجَدُ حُبُّ اللَّهِ أَوْ بِمَا يَكْتَسِبُ فَقَالَ بِحُبِّ رَسُولِهِ فَالْتِمَسُوا رِضَاءَ اللَّهِ وَرِضَاءَ رَسُولِهِ فِي حَيْثُ هُمَا رَسُولٌ سَلِمَ سَعَا كَمَا كَانَا  
 کہ ہم ایک مومن کو دیکھتے ہیں کہ وہ خشوع کرتا ہے اور ایک مومن کو دیکھتے ہیں کہ وہ خشوع نہیں کرتا اس میں کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ جس نے ایمان کی حلاوت پائی وہ خشوع کرتا ہے اور جس نے ایمان کی حلاوت نہ پائی وہ خشوع نہیں کرتا سائل نے پوچھا کس چیز سے ایمان کی حلاوت پائی جائے یا حاصل کی جائے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت سے ایمان کی حلاوت پائی جاتی ہے کما گویا کس چیز سے اللہ تعالیٰ کی محبت پائی جائے یا حاصل کی جائے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی محبت اللہ تعالیٰ کے رسول کی محبت سے پائی جاتی ہے پس تم لوگ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا کو ڈھونڈو۔

وَقِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَوِيِّ فِي الْإِيمَانِ بِكَ فَقَالَ مَنْ أَمَنَ بِي وَلَمْ يَرِنِّي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ بِي عَلَى شَوْقٍ مِنْهُ وَصِدْقٍ فِي مُحَلَّتِي وَعَلَامَةٌ ذَلِكَ مِنْهُ إِنَّهُ يُؤَدُّ رُؤْيِي بِجَمِيعِ مَا يَمْلِكُ وَفِي اتِّخَايَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَابًا ذَلِكَ الْمُؤْمِنُ بِي حَقًّا وَالْمُخْلِصُ فِي مُحَلَّتِي صِدْقًا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کے ساتھ ایمان لانے میں کون شخص قوی ہے آپ نے فرمایا جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر غائبانہ ایمان لایا میرے شوق سے وہ شخص میرے ساتھ مومن ہے اور وہ شخص میری محبت میں سچا ہے اور اس کی علامت اس شخص میں یہ ہے



کہ جن تمام چیزوں کا وہ مالک ہے اُنکے مقابلہ میں میری ویت کو دوست رکھتا ہے اور ایک وایت میں یون آیا ہے کہ میں بہر سونے کے مقابلہ میں ویت شخص میری ویت کو دوست رکھتا ہے میرے ساتھ سچا ایمان لانے والا وہ شخص ہے اور میری محبت میں مخلص صادق ہے اسی قبیل سے اکثر احادیث صحیحہ سناد حیدرہ وارد ہوئی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی فضیلت اور شرف کی اولویت ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کی محبت کے واسطے وہ قلوب درکار ہیں جن میں عالم آخرت کا شوق اور ذوق ہے اور وہ اس عالم کو جیسا کہ فانی ہے بی اعتباری کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں آپ نے اپنی امت کو اپنی محبت کی واسطے جو تاکید فرمائی ہے فی الحقیقت امت ہی کے مقاصد اخروی کے لحاظ سے ہے ورنہ جس طور سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات بے نیاز مخلوق کی طاعت اور عبادت سے مستغنی ہے اسی طور سے اوسکی جلیل الشان پیغمبر الزمان کی مبارک ذات بھی تمام کائنات کی طاعت اور محبت سے مستغنی ہے لیکن جس طرح باری تعالیٰ جل مجدہ نے بلا حرج سابقہ اور بلا استحقاق قدیمہ کے اپنی شان مبارکہ فیاضی سے عامہ غلائق کے ساتھ علی سبیل المرتب اس عالم میں ایصالِ کرم فرمایا ہے اور نعمتِ موجود کے علاوہ دنیا کی ہزاروں نعمتیں عطا کی ہیں اور گونا گوں نعمتوں کے نمونے اس عالم فانی میں دکھائے کہ انتظامِ طالبوں کو اوس عالم کی نعمتوں کے ساتھ موجود کیا ہے ان تمام فیوضانی اور بندہ پروری کا ذریعہ اگر چشمِ حقیقت بین سے دیکھا جائے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ظہورِ نبوت آپ ہی کی وجہ سے ہوا ہے جسوقت سید الانام کا فہم کی طرف تبلیغ احکام رسالت کی واسطے مبعوث ہوئے تو آپ کی ذات مبارک میں جس قدر محاسن جمع تھے اوتنا ظہور اس وجہ ہوا کہ آپ کے زمانہ سے قبل اور آپ کے بعد کوئی شخص اُن صفات برگزیدہ



کے ساتھ متصف نہ ہوتا اور نہ ہو سکیگا آپ کے تفصیلی حالات سے جسوقت آدمی مطلع ہوتا ہے تو قدرت خدائی کا انحصار انکی ذات یکتا میں پایا ہے اور یوں کہتا ہے عباد از خدا بزرگ توئی مختصر جہاں آپ کے اور صفات تھے او میں سے آپ کی ایک عظمیٰ صفت یہی تھی کہ اپنی امت کی غمخواری دوسرے پیروں کی نسبت از حد فرماتے تھے اور اپنی امت کے مرتب اس عالم کے سوا دوسرے عالم میں زیادہ ترجیح دیتے تھے اسوجہ سے خدا اور اپنی محبت کے لئے تاکید کرتے تھے تاکہ اس عالم میں محبت کی وجہ سے اپنا اور خدا کا قربت کو زیادہ حاصل ہوئے تا وقتیکہ پہلو اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شمائل جلیلہ اور فضائل جمیلہ پر اطلاع نہ پائینگے اور آپ کے ادب اور اخلاق سے خبردار نہ ہونگے اور ان شمائل اور محاسن کے انوار سے اپنے دلوں کو نورانی نہ بنائینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کی عزت اور عظمت جس مرتبہ میں ہے اسکو ہرگز نہ پہچانینگے اور سچے محمدی نہ کہلائینگے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی آدمی نہ تھے کہ انہوں نے دنیا کی شہرت اور دولت طلبی کی غرض سے نبوت کا دعویٰ اپنی جانب سے تراش لیا اور کم شعور لوگ آپ کے دعوے کے ساتھ بلا طلب دلیل اور بہانے آپ کی طرف جھک گئے کتب سیر کو دیکھو اخبار پیشینہ کو پڑھو عرب میں کیسے کیسے شہید اور منکر لوگ تھے اور انکی مساوت قلبی کی کیا حالت تھی آپ سے کیسے کیسے معجزے اور انہوں نے طلب کئے اور کس کس طور سے مقابلہ کئے آخرین سب جیلوں سے ہار کر دین محمدی قبول کیا پہلے انہوں نے جس طرح کفر میں شدت کی تھی اسلام قبول کرنے کے بعد دین محمدی کی اشاعت میں جو کچھ کوششیں اور جانبازی میں کی ہیں آج تک انہیں جانفشانیوں کے آثار دنیا میں باقی ہیں اور قیامت تک رہینگے انہیں کے طفیل سے ہم آپ لوگ ہی آج کے دن کلمہ توحید سے مشرف ہوئے ہیں اور انکی وجہ سے



ہمارے عقائد اسخہ کی بڑی مضبوط ہوئی ہے پہلے انہوں نے کلام اللہ شریف سے معجزے کو آنحضرت صلیعہ کی نبوت کا شاہد عادل دیکھا اور آپ کے محامد جلیلہ اور محاسن جمیلہ کا علم اس سے حاصل کر کے اپنی اور خدا کی محبت کو اس حد پر پہنچا یا کہ قیامت تک کوئی مسلمان اس کے ادنیٰ درجہ کو بھی نہیں پاسکتا کلام اللہ شریف ہر مقدس آسمانی کتاب ہے کہ خالق عالم نے اس کو اپنی پیاری مخلوق کی ہدایت کی واسطے ایک ایسے عظیم الشان فرشتہ کی وساطت سے بھیجا ہے کہ ذی قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مُطَاعٌ ثَمَّ أَمِينٌ اس کی صفت ہے قرآن شریف جو رسول اللہ صلیعہ کے زمانہ سے آج تک اسی حالت پر ہے اگر کسی بشر کا کلام ہوتا تو کوئی یقین کر سکتا ہے کہ کفار عرب جو اپنی فصاحت اور بلاغت کے سامنے تمام عالم کو عجمی جانتے تھے رسول اللہ صلیعہ کے اس معجزے کو مان لیتے ہرگز ایسا نہوتا بلکہ خداوند تعالیٰ کے اس دعوے سے کہ فَاتْلُوْا سُوْرَةَ مَرْيَمَ اِنْ كُنْتُمْ مِنَ الْمُدِّعِيْنَ کہ بعض ناقص راے کفار کی ابلہ فریب باتوں سے یہ بات ہے کہ قرآن شریف وحی آسمانی نہیں ہے بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تصنیف کیا ہے دیکھ جس حق کا ایسا خیال ہے کہ رسول اللہ صلیعہ کا کلام ہے اس معارضہ میں اس نے اپنی قوم کے فصحا اور بلغا کو جمع کر کے ایک بشر کے کلام کا مقابلہ نہیں کیا اور کوئی کتاب ایسی جمع نہیں کرانی جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ بندہ کے کلام کا جواب بندوں نے ادا کر دیا عرب کے فصحا اور بلغا کی تعداد اور ان کی تصانیف اعداد اور شمار سے باہر ہے اور وہ مصنفین کفار عرب اور اہل اسلام دونوں سے ہیں لیکن اگر مسلمانوں نے از روئے ادب کے یا بلحاظ نقص شان کلام اللہ کے قرآن شریف کے نظم کے موافق تالیف میں سعی نہیں کی تو اسلامی مصالح سے نہ کی ہوگی فصحا کے کفار کو کون چیز مانع تھی کہ کوئی تالیف مثل کلام اللہ شریف کے اپنے قریحہ سے انہوں نے دنیا



یا وگاہ کے طور پر پھوڑی جس سے مسلمان لوگ اپنے مذہب میں باطل سمجھ جاتے کفار کے عجز اور مسلمانوں کے پیغمبر کے معجز سے یہ قرابت ہو چکا ہے کہ قرآن شریف آسمانی کتاب ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوئی ہے اور بدون اوس کے متک کے دین پرستی کی اساس ہوا پر ہے جسکو اپنے خدا کی سچی عبت ہے وہ رسول اللہ اور کلام اللہ اور عالم آخرت کو دوست کہتا ہے اور دنیا کے اسباب کو ناگزیری تعلقات سے تصور کرتا ہے اور اہل تعلقات اوس کے دل کے عالم آخرت سے متعلق رہتے ہیں۔

یون تو کلام اللہ شریف آنحضرت صلعم کے صفات جلیلیہ سے مملو ہے اور اہل دین اون صفات ضیہ سے ہرقت کس فیض و کانی کرتے رہتے ہیں لیکن چونکہ اس مقام پر اظہار کرامت ذات نبوی مقصود ہے اسلئے چند آیتیں ترک اور تہمین کے طور پر لکھی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ يَا مُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ خدا نے پاک نے اس آیت شریفہ میں مومنین کو یا اہل عرب کو یا اہل مکہ یا تمام مخلوق کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہماری ذات سے مبعوث ہوئے ہیں غیر فروع سے نہیں ہیں تم لوگ اوس پر گزیدہ رسول کے تہ کو چاہتے ہو اور اوسکی ہدایت کو متحقق مانتے ہو اور اوس کے صدق اور امانت کا تم کو پورا علم ہے اور تم لوگ اوس رسول کو کذب اور ترک نصیحت کے ساتھ متہم نہیں کرتے ہو اسلئے کہ وہ رسول تہیں لوگوں سے ہے عرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا کہ آپ کو اوس کے ساتھ قرابت کا تعلق نہ ہوتا یہ مطلب عبد بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے مفسرین کے نزدیک معنی قولہ تعالیٰ اِلَّا الْمَوَدَّةُ فِي الْقُرْبَىٰ کے متعلق ہے۔

اور بعض مفسرین نے فاء انفسم کے فحہ کے ساتھ تفسیر کی ہے یعنی رسول اللہ



تم لوگوں سے شرف اور ارفع اور افضل ہیں یہ نہایت درجہ کی مدح ہے اسکے بعد آپ کی مدح یاوصاف حمیدہ اور محامد کثیرہ فرمائی ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم کو قوم کی ہدایت اور رشد اور اسلام کی واسطے جو کچھ حرص تھی اوسکی نہایت تھی قوم کو جو چیز دنیا اور آخرت میں ضرر پہنچاتی ہے اپنی قوم کو اوس سے بچایا اور روکا اوسکی شدت بیان کی ہے اور آپ کو مومنین کے ساتھ شہادت رافت اور رحمت تھی اوسکا اظہار کیا ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت شریفہ میں اپنے دو نام مبارک رُف و رحیم آنحضرت صلی علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں یہ نہایت درجہ کی رحمت الہی ہے مومنین کو اوسکے ساتھ مباہات کرنا ایک موقع ہے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ

کے ساتھ بخشش کی اسلئے کہ اون مومنین کی ذات سے اونہیں رسول کو مبعوث کیا اگر اللہ تعالیٰ تبلیغ احکام کسی فرشتہ کی سالت سے فرماتا اور مخلوق سے پیغمبر کو مبعوث نہ کرتا تو اوس فرشتہ کو سوا رحمت سے بشارت دینے اور عذاب سے ڈرانے کے اور کچھ کام نہوتا جو شفقت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مومنین کے ساتھ ہے اوس فرشتہ کو وہ شفقت ہرگز نہوتی چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق نہایت درجہ عزیز ہے اسلئے اوسنے اپنی مخلوق سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا بخشش جملہ مسلمانوں کے واسطے نہایت عظمیٰ احسان ہے اسی قبل سے یہ آیت شریفہ ہے کَمَا ارْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ فَخَرْتُمْ عَلَيْهِ كِسْفًا مِّنْ ثَمَرَاتٍ

صلی علیہ وسلم سے تفسیر منکر کی روایت اس طور سے کی ہے کہ از روئے نسب اور حسب اور صہریت کے میں تم لوگوں سے مبعوث کیا گیا ہوں آدم علیہ السلام کے ماننے سے میرے ماننے تک کوئی سفاح نہیں ہے سب نے نکاح کیا ہے اس مقام میں وحیہ الکلمی نے کہا ہے کہ میں نے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی اہمات سے پانسو عورتوں کو شمار کیا اونہیں سے کسی عورت کو بے نکاح نہ پایا







او کافروں کو بواسطہ اس وجہ سے رحمت تھی کہ کافروں کو اس سبب سے آپ کے مانہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ گئے بخلاف دوسرے مانہ کے کفار کے کہ پیغمبروں کے جھٹلانے کی وجہ سے فوراً وہ پر عذاب نازل ہو جاتا تھا اور آپ کے انکار کرنے والوں پر عذاب نازل نہیں ہوا یہ مرآۃ کے رحمت ہونیکا باعث تھا۔ **انحضرت** نے ایک بار جب بل علیہ السلام سے رایت فرمایا کیا میری رحمت سے آپ کو بھی کچھ ملے گا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بنے انجام سے ہمیشہ بخیر کرتا تھا اللہ تعالیٰ نے جب۔ سے میری نسبت بڑا دلیا ہے ذی القعدة عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین نب۔ سے میں مطمئن ہو گیا میری نسبت بڑا دلیا ہے آپ ہی کے رحمت ہونے کے باعث ہوا حضرت جعفر ابن محمد صداوق نے کہا کہ سَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ کی تفسیر میں یوں روایت ہے کہ آپ کی ہر گز کہ سبب سے اصحاب یمن کو سلامت ہے۔

**إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ** کی تفسیر میں ابو العالیہ اور حسن بصری سے روایت ہے کہ صراط مستقیم **انحضرت** صلعم اور آپ کے خیار البیت اور اصحاب یمن **إِنْ نَعُدْ وَأَنْعَمَ اللَّهُ لَا تَخْشَىٰ هَٰذَا صَدَقَ** اس کے کی و نعمت کہ تعداد سے باہر ہے **انحضرت** صلعم کی ذات فیض آیات سے مراد ہے اس لئے کہ آپ انواع فیض دینی اور دنیوی کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں۔

**وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ** جار بالصّدق سے **انحضرت** صلعم ہی کی ذات مبارک مقصود ہے کہ آپ سچی سالت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں **لَا يَذْكُرُ اللَّهُ ظُمُئِينَ الْقُلُوبِ** مفسرین نے لکھا ہے کہ قلوب کا طہین **انحضرت** صلعم اور آپ کے اصحاب ہیں **إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا**



الآیۃ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرح طرح کے اوصاف بیان کئے ہیں آپ کو اس لئے امت پر شاہد بنفسہ ٹھہرایا کہ آپ نے امت کو رسالت پہنچائی اور یہاں آپ کے خصائص سے تھی کہ آپ نے اہل طاعت کو بشارت دی اور اہل معصیت کو ڈرایا اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی شہادت اور توحید کی طرف بلایا اور آپ سراج منیر ہیں کہ آپ کی ذات مبارک سے حق کا راستہ ظاہر ہوا اور کفر کا اندھیرا دور ہو گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ کی بڑی فضیلت سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طاعت کو عین اپنی طاعت ٹھہرایا جیسا کہ فرمایا ہے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ چونکہ تمام کلام اللہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن جلیلہ اور محامد کثیرہ سے مملو ہے اور فی الحقیقت کلام اللہ شریف آپ ہی کے مراتب کے اظہار کی واسطے نازل ہوا ہے مخلوق کو خدا سے تعالٰی کے مقابلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کی کہان طاقت ہے جو کچھ اوصاف آپ کے خالق عالم نے بیان فرمائے ہیں سچے مسلمان خدا کے خاص بندے اور غیر غور کر کے آپ کی محبت کے انوار کا اقتباس کرتے ہیں اور دین اور دنیا میں محب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہلاتے ہیں اس مقام پر بغرض حصول برکت آیۃ صلوٰۃ پر اکتفا کیا جاتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا تحقیق اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اسے وہ گو گو جو ایمان لائے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع کو بیان سے دیکھنا چاہئے کہ آپ میں کیا کیا بزرگوں اور کیا کیا مرتبہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں اور اپنے اور فرشتوں کے اقدس سے اللہ تعالیٰ عالمہ مومنین کو ہدایت کرتا ہے کہ آپ پر درود اور سلام بھیجیہ مرتبہ جلیل اللہ تعالیٰ نے تاکہ کسی نبی مرسل کو عطا



نہیں کیا اور ایسی بکت اور شرف حاصل کرنے کیواسطے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کی امت کو کسی نبی پر درود بھیجنے کیواسطے مخاطب نہیں کیا اس خطاب مستطاب میں یہ سر ہے کہ نبی صلعم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں ان کی جہ سے آپ کی امت کے مراتب بھی اللہ تعالیٰ بڑھانا چاہتا ہے جبکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر آپ کی امت کے لوگ درود بھیجنے تو آپ کو ان کی طرف لامحالہ نظر رحمت کہو گی اور آپ کی نظر رحمت کی جہ سے اللہ تعالیٰ کے منظور نظر اہل امت ہونگے پس جیسا مرتبہ نبی کریم علیہ السلام کا دوسرے نبیوں سے اشرف اور افضل اور اعلیٰ ہے ویسا ہی مرتبہ آپ کی امت کا بھی تمام نبیوں کی امت سے اشرف اور افضل ہوگا۔

صحابہ کرام سے بعد جو علمائے امت محمدیہ یکے بعد دیگرے آئے انہوں نے ہلوگوں کی غنچاوری اور ہمدردی اسلامی سے دین کے تمام مشکلات کو آسان کر دیا اور ہر طریقہ سے ہلوگوں کو آگاہی کی اور نہیں خاصانِ خدا کا طفیل ہے کہ ہم لوگ آج کے دن نعمت ایمان سے بہرہ یاب ہیں اور خدا اور خدا کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار کہلاتے ہیں ہم کو اپنی آخرت کے زاد کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ خدا اور خدا کے رسول کی سچی محبت سے اپنے دلوں کو معمور کریں تاکہ اس عالم میں ہماری خرابی ظہور میں نہ آئے اور رسول اللہ صلعم کے اخلاق اور عادات اور محاسن ذاتی اور فضائل جلیلہ سے ہر طور سے معرفت حاصل کریں کہ ہم لوگوں کا گروہ قیامت کے دن تمام امتوں کے گروہ کے سامنے سرخرو نظر آئے اور ہمارے دلوں سے رسول اللہ صلعم کی محبت کے انوار ہر طور سے ظہور کریں کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں خیرہ نہ بنیں اسوقت میں ہی علمائے امت محمدیہ اہل اسلام کی غنچاوری اور دین محمدی کی نصرت میں جو کچھ اہتمام کرتے ہیں اور اپنی عزیزاوقات کو خاص عام کی دینی خدمت کی غرض سے جس طور سے صرف کرتے ہیں اس کے بدلے پر سوائے خداوند متعال اور اس کے برگزیدہ



حبیب کے کوئی قدرت نہیں کہتا جو کچھ خواہر ارسلانیوں کے حوالوں کتابوں کے  
صندوقوں سے نکال کر لٹا رہے ہیں ان سے بہا گوہر کی قدر اور قیمت یہی لوگ پہچانتے  
ہیں جبکہ نگاہ بصیرت ہے اور جبکہ نصیب میں یہ دولت ہے دیکھو نادار لو جو کتاب شامل  
الوصول الی شہائل الرسول نامہ حال کی تالیف میں کیسویہ نہیں خواہر نہیں جسکی  
اب کتاب کے ورور و سبک بیرون موج عوق متی ہے جسکی آبدار اور صفات کہہ نامی  
آرہ و ماکین ملتی ہے ہر ایک سطر اسکی جو زبان کے گلے کا ہار ہے ہر ایک لفظ اسکی این غلد  
کی بہار ہے اسکے روتش معانی اپنے فروع سے آفتاب اور ماہتاب کی آنکھوں کا لہریں  
اسکے مصامین اپنے الوار صبا سے ہر تو متع طور میں آب حیات کے یاسوں کے لئے  
چشمہ آسمیوں سے بلکہ امت محمدیہ کی واسطے آب کوثر ہے حرامی پاک کی صا کا کامل وسیلہ ہے  
اوسکے حبیب کی محبت کا بڑا ذریعہ ہے۔

اسکے مولف نامی علامہ عصر و مائتہ ہر عالم اجل حاصل اکمل بحر معقول و مقول محیط اعظم  
مروج و اصول محد علمائے ماہ فرید کلمای گیارہ سراج است محمد حیرۃ شریعت احمدیہ مقتبس  
الوار علم البقیں حلال مشکلات دین متین لقادحوا ہر کلمات احادیث ہو یہ صراحت لغو و اخبار مصطفویہ  
مفسر سامانی فقیہ و راہی اجل علمائے مانی ادیب لبیب یوسف بن اسماعیل ہنہانی  
بیس محکمہ حقوق بیروت نے اس کتاب کو حدیث کے اصول پر تالیف کیا ہے لیکن  
احادیث صحیحہ اور ناخذ مستند ہوئے کی وجہ سے ان کے ہمارا ترک کر دیا ہے تاکہ مطالعہ کے  
وقت آسانی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے شمائل شریفہ کتاب شمائل ترمذی  
مولانا امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ہی میں مدون ہیں اور تمام محدثین کے نزدیک بہت  
متفقہ اور تخلیص کے درجہ میں ہیں اور اولکا اناصح کتب ستہ احادیث بہت نقل طور سے



اس تالیف میں نقل کئے ہیں اور بعض مطالب بغیر جو کتاب کو میں موجود نہ تھے دوسری معترکتب ائمہ اعلام دین سے انتخاب کر کے درج کتاب کئے ہیں اور انکی تصریح مولف علامہ نے دیباچہ کتاب میں کر دی ہے۔

اس کتاب میں موافق ترتیب مولفہ علامہ آنحضرت صلعم کے شامل شریفہ اور محاسن جلیلیہ اور سیرت پسندیدہ اور طرہ معارف گریہ کی ترتیب وار ایک مفصل فہرست ہے جسکے یہ متبرک کتاب یاہر شام سے مالک و کس بن بیو یحییٰ سمیعگان جمال جہاں آرا سی محمدی کی انکھون کے سامنے ایک ایسا مصفا آئینہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال صوری اور حسن معنوی کے انوار سے معمور تھا اور اس کے سرایا سے قدرت کبریائی کا ظہور تھا میرے ایک ملی دوست عزیز الوجود دیا و گار ساف سرایا فتحار خلف صاحب البصر الزکیہ والسیرۃ الحسنیہ مولوی محمد زید الدین صاحب تکیل سرکار عالی سلمہ اللہ تعالیٰ بہی اس جلوہ پرستی میں مشغول ہوئے اور انکے آئینہ قلب نورانی میں یہ بات یہ تو افاق ہوئی کہ حضور سالتما تب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جمال جہاں آرا کے رونق سے عالم کون و سادگو تجلی کدہ بویا ہے لیکن بعض کند لصر و ن کی نگاہوں میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ بلا عینک کتاب کے آئینے جمال معنوی سے چشم ستوق کو فروغ عیاک بنا سکیں اور بعض ایسی نگاہیں ہیں کہ عربی الفاظ کے نقاب کی وجہ سے وہ اقباہ انوار ریالت پہا ہی سے بالکل محروم ہیں اگر عربی الفاظ کا حجاب دریاں سے اوٹھ جائے تو خاص عام کے درمیان شک باقی رہے گا اور ہر اہل نظر اسکے مشاہدہ سے انکھون کو نور دل کو سرور پہونچا دے گا یعنی اردو زبان میں اس کتاب لاجواب کا ترجمہ معمولی الفاظ اور صاف صاف عبارت میں کر دیا جائے ان بڑے لوگ جو ان عجے عورات جسکو کچھ حرف تناسی کا مادہ ہے اسے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل جلیلیہ اور محاسن



پسندیدہ سے ملاست استاد کے آگاہ ہو کر دیں اور دنیا کی سعادت اور برکت سے متروک ہو سکیں گے۔

حقیقت میں یہ کتاب ہر ایک مسلمان کے واسطے زرا و آخرت ہے اسکے مؤلف علامہ زماں نے امت محمدیہ کے ساتھ نہایت درجہ مایان احسان کیا ہے عام مسلمانوں کو قصے کہانیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور ایسے لطائف و حالی سے محروم رہنا نہایت حیف ہے گو خاص لوگ علمی ذرائع سے فادات اور صفات باری تعالیٰ جل شانہ اور فضائل اور محاسن سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خاص شرف حاصل کر کے خدا اور رسول کے مقبول بن سکتے ہیں مگر عام لوگوں کے واسطے سوا ایسی معمولی تالیفات بان ملکی کے کوئی ذریعہ قبولیت الہی اور خوشنودی رسالت پیامہی کا تصور نہیں ہو سکتا۔ یقین ہے کہ توفیق الہی سے ایسی کتاب کے مطالعہ کے بعد عام مسلمان اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال اور دل سے متہمتہ سجا بن گئے اور محبت نبوی سے اسے خدا ہی پاک کے سچے بندے کے کہلائیں گے۔

دین اور دنیا کی سود کے ذرائع اللہ تعالیٰ نے جہاں تک اہل حجاز اور عرب کو دئے ہیں ان کے بعد جو کچھ اہل عجم اور اہل ہند کے ساتھ دینی مقاصد میں احسان کیا ہوا ہو اسکے رسول کے دین اور انہیں میں جہاں تک اہل عجم اور اہل ہند نے ترقیان کی ہیں اور اس کے رسول کی محبت اور اس کی محبت کو دل اور جان میں جگہ دی ہے وہ دونوں بالغیب کے مصداق یہی مسلمان ہیں اور اہل ہند سے بڑھ کر ایسی نعمتوں کے زیادہ مستحق اہل دکن ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور کرم سے اس خطہ کو جب سے بادشاہان ہلام کے قبضہ اور تصرف میں دیا ہے وہ بادشاہان کبار دین داروں کے نامی خاندان اور اہل عجم اور اہل ہند کے جلیل القادریں سے تھے اور اس مبارک وقت میں اس خطہ ہلام آباد کے مستقل حاکم اور قومی اقتدار فرمان روا



ہمارے خداوند نعمت عارف سر محمدی موسس اس ساس دین احمدی فخر الملوک و السلاطین  
 سایہ حمیت ب العالمین حجة الاسلام و المسلمین آفتاب مطلع جمہاداری حیراع و دودمان شہر یاری  
 سلا آئین طرار سلطنت اقصیہ تختہ تاج آریاں مملکت نظامیہ خلق پرورد عدل گستر بحر کرم معدن  
 ہم دار اقبال سکندر اجلال سلیمان شوکت اقصیہ سرلت قدر قدرت خلوصت حضور پر نور  
 نواب میر محبوب علی خان بہادر فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفیہ  
 نظام ساس کن خلد اللہ ملکہ سلطانہ واقاض علی العالمین برہ و حسانہ بن اس سلطنت کے اول  
 بانی نواب آصفیہ طاب ثراہ تھے جہاں او کی شوکت مملکت اور شکوہ سلطنت کے اور آتا  
 تھے او کی دین پرستی اور رہا ورور و رع اور تقویٰ کی او کے مقابلہ میں زیادہ تر ستامدی تھی  
 او ہوں نے اسے عمد حکومت میں کیسے کیسے جلیل الشان اکابر سلامی کو اسے ملک میں  
 آباد کیا اور کس کس مرتبے کے اعیان دولت کو حیدر آباد میں بسایا اور او کی ساری کثرت اور مناسبت  
 اور جلیلہ خدمات سے سلوک فرمایا آج تک او کی نسلوں میں ہی سلسلہ دیناری اور خدا پرستی  
 اور دولت و مہاراج کا چلا آ رہا ہے۔

اس ملک کے باشندے تین گروہ کی نسل سے اعتبار کئے جاتے ہیں یا امر کے دو دہان  
 سے یا مستاح کسار کے حادثاں سے یا مامی علما کی اولاد سے عوام الناس کسی سرزمین کے  
 اعتبار کے قابل نہیں ہوتے و کن میں کوئی ایسا گہرا مہین ہے جس میں دولت کے آثار  
 یا مستاح کی شان یا علم کے نشان نہ پائے جاتے ہوں جس طرح او کی کثرت کا سلسلہ  
 رٹہ رہا ہے اسی طرح دولت اور علم اور فضیلت اور دین اور سلامی آئین میں بھی وہی بدستور  
 ہے امر اور اعیان ملک ذاتی نزرگی اور صفاتی مراتب کے قصبے سے اکابر دین کی تعظیم  
 اور توقیر میں خاص روش رکھتے ہیں نہایت قیق لقلب اور فقر کے دل سے اہل اس مہیں



اور اکابر علماء کی شانِ جلیل اور مدبرہ و رفیع کا اس درجہ کلام کہہ تے ہیں کہ جس سے اوکے مراد نب  
کی شان میں حاصلِ شان پیدا ہونی ہے آئیں امدادی صدمہ صلوٰۃ میں سجدہ ہتھام کہتے ہیں  
کہ لہ کی مساجد کی تعداد ہزاروں سے بھی زیادہ ہے جگہ جگہ جماعت سے معمور رہتی  
ہیں حاصلِ جمعہ کے دن کہ عام مومنین کے واسطے عید کا دن ہے بڑے ہتھام سے  
مساجد میں نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اسلامی عظمت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں سرکار  
کی جانب سے ہر ایک مسجد میں مؤذن اور قاری امام اور خطیب مقرر ہیں اور قرآن اور صحیفہ  
اور روشنی کا اہتمام علی الدوام ہوتا ہے ان مصارفِ خیر میں سرکار کے لکھو کھارو سیسے سالانہ  
صرف ہوتے ہیں۔

ماہِ مبارکِ رمضان میں بلکہ کے حفاظ کے سوا سیکڑوں حافظ دور دور سے کلامِ حمد  
تشریف سنانے کے واسطے آتے ہیں شاید کوئی مسجد بلکہ کی ایسی ہوگی جس میں ایک کلامِ حمد  
تشریف ختم ہوتے ہوئے ورہ اکثر مساجد میں جاری باج کلامِ حمد تک ختم ہوتے ہیں اور اکثر مساجد  
میں بتدریج ختم ہوا کرتا ہے ختم کی تب میں مساجد میں قرآن اور روشنی اور بخور کا اہتمام نہایت سلیس  
سے ہوتا ہے اس مبارک مہینہ میں کلامِ حمد تشریف کی رکعات اور روشنی شمع و چراغ سے حملہ  
مساجد میں معمور ہوتی ہیں۔

سرکار کی خیرات اور حسات سے انواع اور اقسام کے ایسے ذرائع ہیں جسے علیٰ اعموم  
غرا اور فقر اہمیت بہرہ یاب ہوتے رہتے ہیں جیسا کہ عتبرہ تشریف محرمِ محرم میں امامِ امدادی  
سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیارہ تشریف کی میت سے ہزاروں من طعام  
پہنچتے ہوئے فقر و غم اور کاہ نام کو کھلایا جاتا ہے اور سرکار کی اس خیرات کو علاؤہلِ کن سے  
کوئی شخص کلمہ گو ایسا نہوگا کہ امامِ ہمام کی نیاز سے اس مبارک مہینہ میں شرفِ سعادت حاصل



کرے سے محروم رہتا ہوگا ورنہ عام و خاص مسلمانوں کے علاوہ قوم یہود کا ٹکڑا ڈال دیا  
 سہی اس جہنہ کو اس درجہ تیرک جاتے ہیں کہ امام الشہد کی سیار کو یہی وہی رسوم سے بڑھ کر  
 سمجھ کے فاتحہ دلائے ہیں نہایت درجہ اہتمام کرتے ہیں اور وہ کہلا مسلمان فقرا کو تقسیم  
 کر کے نہایت مباہات کرتے ہیں۔

سرکاری جانب سے علاوہ محرم احرام کی خیرات کے ماہ مبارک ربیع الاول میں سید کائنات فخر  
 موجودات رسالت مآت رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی نیابت مبارک اور ماہ رکت آثار ربیع الآخر میں قطب  
 ربانی غوث احمدی حضرت عوت القلیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیار تشریف ایسے اہتمام سے  
 کی جاتی ہے کہ زیادہ اوس سے آج تک کسی سلامی سلطنت میں یہ دونوں مبارک سیارین نہیں  
 اور نہ ہو سکیں فقرا و عوام کو تو علی العموم بریانی مرحرہ دورانہ کہلایا جاتا ہے لیکن تہاروں صلحا اور معتر  
 مشائخ اور علما کی خدمات میں تبرک کے طور پر سیاروں کی گون کے ذریعہ بریانی اور مرغہر بھیجا جاتا  
 ہے جس کے مصارف کی تعداد لکھوں سے متجاوز ہوتی ہے۔ سرکاری سیارات کے علاوہ ان  
 مبارک مہیوں میں امراء دولت اور اعیان مملکت ہقدر کثرت سے بریانی اور مرغہر کو اگر عام  
 دعوت دیتے ہیں کہ اہل دعوت کو ایسے مکانات میں ان مہیوں میں کھانا کھائے کا اتفاق  
 ہست کم ہوتا ہے بلکہ بریانی اور مرغہر سے ورنہ کے کھانے کے باعث طبیعتوں کو رست نہیں  
 رہتی فقرا اور محتاجین اور مشائخ اور علما اور بابہ دول جملہاں سیارات کے تبرکات سے علی العموم  
 بہرہ یاب ہوتے ہیں مکن کی یہ بیازیں دیکھنے کے قابل ہیں جس سے سلامی اعتقادات کے آثار  
 نمایان ہوتے ہیں۔

سرکاری خیرات سے ایک بڑا سالانہ سیارات اور عراس رنگان میں کا ہے ان سیاروں کے  
 ہی کھانے علی العموم صلحا اور مشائخ اور علما اور فقرا اور امراء تبرک کے طور پر عرس کے سارے میں و



کرتے ہیں اور اس اور سیارات کے مہمات کے واسطے ہزاروں وسیعے اور جاگیرات  
سرکار کی طرف سے بطور اوقاف کے دیے گئے ہیں اور کتہہ بررگان میں کی درگاہوں کی جاگیرات فقرا  
اور محتاجین کے لئے انکرون کے واسطے ہی مقرر ہیں ان کے محاصل سے وہ لوگ ہمیشہ پرورش  
پا سکتے ہیں۔

جس قدر حیرت کی مدد سرکاری حوالہ سے تعلق ہیں اور ان کے عمارت بلدہ میں سرکار کی  
طرف سے ماہانہ اور سالانہ طور پر دیے جاتے ہیں ان سے بڑھ کر ممالک عروسہ سرکار عالی  
کے اقطاع میں مذخیر جاری ہیں کوئی موضع ایسا نہیں ہے کہ جس میں مساجد اسلامی اور عابد  
اور دیول ہنود کے ہونگے ہر ایک موضع میں مسجد اور دیول کے عتیموں اور ایسی کی تربیم اور  
ضروری مصارف کے واسطے سرکار کی طرف سے اوقاف کے طور پر زمینیں عطا ہیں اور  
ٹری ٹری درگاہوں اور بڑے معابد ہنود کے واسطے ہزاروں وسیع محاصل کے موزعت  
سرکار کی طرف سے عطا کئے گئے ہیں بعض بعض درگاہوں اور معابد کی جاگیرات کا محاصل چالیس  
بجاس ہزار تک بلکہ ایک لک سے اید بھی ہے اور دس پانچ ہزار محاصل کی جاگیرات تو مرتبہ  
اعتبار اور شمار ہی میں نہیں ہیں ان اوقاف کی زمینوں کے سوا یومیہ اور وظائف فقرا کے  
جو درگاہوں اور مساجد اور معابد کے حدی ہیں سرکار عالی کی عام میا صی سے اجزا ہیں اگر ان  
تمام جاگیرات اوقاف اور دیویوں اور وظیفوں کی تعداد ہمار کی جائی تو تمام ممالک محروسہ سرکار  
عالی کے محاصل کا ایک بیج بلکہ ایک بیج ہی نہ اید ہو گا یہ جاگیرات اوقاف امرای دولت کی جاگیرات کے  
سوا ہیں اور اسی قیل سے در عابین اور حسانت ہیں کہ علماء مشائخ صلحا اعتقاد و ہاد حضا  
گوشہ متین لوگوں کے ساتھ طور میں آتے ہیں ان مردگان خدا پرست نیکو کے وظائف  
اور یومیہ اور دراجو معین ہیں ان کی تعداد سے خداوند تعالیٰ کی صفت رزاقی اور سرکار عالی



کی خسرو ہمت کے آثار کا مشاہدہ ہوتا ہے یہ ایسی طرح حوصلہ اور عالی ہمت اور دریا دل سرکار ہے کہ اسکی حیرت جاریہ اور حسات متوالیہ کا اندازہ آج تک کسی موصح نے نہیں کیا ہے اس موقع پر چند سطرین اجمالی طور سے بسمل تذکرہ جو لکھی ہیں بحسب اقتضائے محل لکھی ہیں ان حیراتی مدات سے عوام الناس تک واقف ہیں اگرچہ احوال و اوقات اور خیراتی مدات اور وظائف اور یومیوں وغیرہ کی تفصیل اس کے محل پر کی جائے تو خاص ان حسات سرکاری کی ایک مہسود کتاب جمع ہو سکیگی۔

غرض کہ اس قسم کے سلوک اور مراعات اور حیرت اندازہ سی ماہرین حسبے سلطنت اصفیہ کا آفتاب طالع ہو کر اوج پھایا ہے سہرا جلال ہوا ہے معص کی ایسی تعاصین تب ہی سے اکناف عالم میں پھیل رہی ہیں اور ہر وقت اور ہر ماہ میں اونکی ترقی ہوتی جاتی ہے خصوصاً قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پر نور و اہم ملک کے عہد دولت میں جو کچھ فیاضی کے آثار ہیں اونکی نسبت نہ کہا جاسکتا ہے کہ طبقات سلاطین و کن سے کسی طبقہ کے بادشاہ سے اس قسم کی فیاضی اور عالی ہمتی کے ساتھ سر پر آرائی نہیں کی ہوگی۔

اعلیٰ حضرت کے زمانہ دولت میں علمی ترقیات جس قدر دکن میں ہوئی ہیں اگر اسکا مقابلہ کسی اسلامی حکومت سے کیا جائے کہ ایسے مصارف کما تک ہیں سوان جسد ہی حیدر آباد کے علمی مصارف کے مقابلہ میں شخص ہوگا مغربی علوم کی جو کچھ ترقی و مقنا سے ضرورت نہ مانہ اس سہر میں ہوئی ہے اسکی وجہ سے ایک عالم کی نگاہیں اہل دکن کی طرف اوٹھ رہی ہیں بلکہ میں مختلف علوم و فنون کے مدارس کثیر تعداد میں اور ہر ایک طبقہ کے لوگوں کی واسطے انہیں مدارس میں مرشد راہوں اور امراء کی اولاد کی تربیت اور تعلیم کی واسطے جداگانہ مدارس ہیں اور شہر کے دوسرے معززین اور عام لوگوں کی تربیت کے مدارس علیحدہ ہیں ان مدارس میں



مختلف علوم و فنون کے استاد یورپ میں مدرسہ اہل عرب ہندوستانی جو کہ اسے رامہ میں نامور  
اساتذہ سے ہیں سرکاری ملازم ہیں طلبہ کی تربیت اور تعلیم میں مصروف رہتے ہیں اور ماہانہ  
سہ ماہی ششماہی سالانہ امتحان ہر طبقہ کے طالب علموں کا لیا جاتا ہے اور ہر سال طلبہ  
امتحان میں کامیابی حاصل کر کے سرکار سے انعام پاتے ہیں اور ایسے مواقع پر ان کی خصوصیت  
جو نقص نہیں اس لیے ملکی طلبہ کو انعام سے اعزاز بخشتے ہیں ان طلبہ اور ان مدارس کے علاوہ  
تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں قصباتی لوگوں کی تعلیم اور تربیت کی عرص سے سرکاری  
مدارس میں یہاں کی تعلیمات کی بھی مختلف مراتب ہیں اور مختلف علوم و فنون پڑھاتے جاتے ہیں اور  
ملکی زبان کی ہی تعلیم بقدر ضرورت ہوتی ہے اضلاع کے طلبہ کی تعداد کثرت سے ہے اور  
مدارس سی کثیر التعداد ہیں خاص تعلیمات کے اخراجات میں لکھو کھارو یہ صرف ہوتے ہیں اور  
قصباتی لوگ تربیت اور تعلیم کے بعد اپنی وجہ نیشیت کے درائع اس لیے علوم مختلفہ سے مثال اہل شہر  
کے بہم پہنچاتے ہیں۔

مسترقی علوم کے مدارس سرکاری ہی ہیں لیکن ان علوم کی تعلیم باوجود تربلہ کے علماء کو  
بعض بعض مدرسے علوم مشرقیہ میں ہدایت عالیہ کی ترقی میں ہیں اور مدارس کے علاوہ  
علمائے فحول کی درسگاہیں اور مکے مکامات ہیں علم دوست طلبہ اور ان کی خدمات میں استعداد علوم کرتے  
ہیں سرکاری مدارس کے سوا جو علماء کے دوسرے مدارس میں ان کی اعانت سرکاری حوالہ سے  
اس وجہ میں کی جاتی ہے کہ قریب قریب سرکاری مدارس کے اوکے اخراجات کی تعداد  
یہ بوج جاتی ہے۔

بلکہ کے مدارس کے سوا جو تعلیم ہمدین بڑے بڑے مدارس میں ان کی امداد میدہ  
ماہانہ اور سالانہ سرکار کی عام فیا صی اور دریا دی سے ہوتی رہتی ہے۔



اس سرکار کی عام خبرات جاریہ سے بہت بڑی حیرت ہے کہ حج کے موسم میں ملک کے سیکڑوں بے استطاعت لوگ اور دوسرے ملکوں کے مسافر بے سرمایہ دست و پا پتل مدرس ہمد کابل حراسان وغیرہ کے رہنے والے راہ اور راحلہ سے مدد پا سکتے ہیں ان حجازی مسافروں کے مکہ مکملہ اور مدینہ منورہ راہ ہما اند ترقا و تعظیما میں امن و امان کے ساتھ ہیونچے کیلئے سرکار کی طرف سے دفاعی حمار کر یہ کئے جاتے ہیں اور ان لوگوں کی حفاظت اور ہمد روی کے لحاظ سے ایک معتبر شخص جو ملک حجاز کے رہتوں اور وہاں کی رسم و راہ سے بخوبی واقف ہوتا ہے میر قافلہ ٹھہرایا جاتا ہے جو ان لوگوں کی آسائش کا ہر طور سے کھیل ہوتا ہے اور اس میر قافلہ کے ساتھ خاص طور سے سرکار کی طرف سے امداد کی جاتی ہے یہ تجارتی مسافر بعد ازاں مساک حج یہاں سے جاتی ہیں میر قافلہ کے ہمراہ ہایت اطمینان کے ساتھ واپس ہو کر آتے ہیں اور ان کو علیے جاتے ہیں اور اس سرکار ابد قرار کی صحت اور سلامتی کے واسطے بہت دعا کرتے رہتے ہیں کسی خوش قسمتی اس سرکار کی ہے کہ سیکڑوں حجاز کے حج کا قلوب اس سرکار کے مامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور وحیرہ آخرت ہوتا ہے۔

حرمین شریفین راہ ہما اند ترقا و تعظیما کے خاص باشندے جب کسی سیاحت کے طور سے اس سلطنت ابدیت میں تشریف فرما ہو انہیں سرکار کی جانب سے اونکی بیستوائی اور تعظیم و کے مراتب کے موافق کیجاتی ہے نہایت اعزاز کے ساتھ وہ تجارتی مہماں سرکار کے مہماں ہوتی ہیں اور رحمت کے وقت سرکار کی طرف سے ہزاروں روپے اونکی شاں کے موافق پیشکش کئے جاتے ہیں وہ ہمایوں قدم مہماں اسے اصلی مقام کی طرف ہایت جوتندی کے ساتھ مرحمت کئے جاتے ہیں اور سرکار کے حسامات جزیل کے عوص میں بکھور خدا و بد صل و علا و عاسے اور یاد و نمود و سرکار ابد قرار میں مصروف رہتے ہیں۔



سطح اس سلطنت ابد مدت کے متوسلین حفاظ اور علما ہیں اور انکی خاص خدمات ختم کلام شریف اور دلائل النجرات اور حتم بحاری شریف اور دیگر ادعیہ بالورہ ہیں اس طرح حریم شریفین راوہما اللہ شرفاً و تعظیماً میں دلائل النجرات اور بحاری شریف اور دوسری ادعیہ مستبرکہ پڑھنے والے سرکار کی جانب سے ہیں صبح و تمام شکر کے سرکار کی واسطے دست مدعا رہتے ہیں اور سرکاری ماہانہ عطیات سے بہرہ پاسکتے ہیں۔

بعض اصحاب بعض نے بہت نحوی ہجرت کر کے حریم شریفین راوہما اللہ شرفاً و تعظیماً کو ایسا ٹھکانا بنالیا ہے اور قدیم سے وہ لوگ اس سرکار ابد قرار کے ٹھکانہ اور حد متکرار سے سرکار کے اہل و عیال کی اس کی حالت معاف فرما کر انکی وجہ عیشت جس مقدار میں تھی بجاں خود قائم کر کے انکو اس کے مقام ہجرت میں پہنچایا مسطور مرایا ہے وہ لوگ نہایت بغی کے ساتھ راوی الہی میں ابے عزت و اوقات صرف کرتے ہیں اور اپنے ولی نعمت مجازی کی حالت اقبال میں معترف رہتے ہیں۔ ہندوستان سے دکن تک اسلامی ممالک میں ہمیشہ اسلامی آئیں اور ترویج شریعت حیدر آباد فرخہ دیاد کی ریاست کا اول درجہ اعتبار کیا جاتا ہے جو بزرگان دین اس قلمرو میں راوہوتے ہیں یہاں کی اسلامی و تقویٰ دیکھتے ہیں تو اس کے دل دوسرے ملکوں کے حالات سے سرد ہو جاتے ہیں اور حیدر آباد کے سفر کے بعد سوائے حریم شریفین راوہما اللہ شرفاً و تعظیماً کے سفر کے دوسرے ملک کا ارادہ ان کے دلوں کے گرد نہیں پرتا۔

جس اسلامی خطہ کافر مانروا حامی شریعت رسول خدا اور عارف عباد اللہ ہو اور صبح و شام کلام شریف حتم ہوتے ہوں علوم و صلوٰۃ کی پابندی ہو فقر اہل مدعیان و زہاد و رات دن انکار تہنات اور راوی الہی میں مصروف رہتے ہوں علوم دینی کے بابا جرحے ہوں صداسے اداں چکانہ سنسٹا میں ملد ہوتی ہوا اہل اسلام کثیرہ جماعتوں کے ساتھ چکانہ مار پڑھتے ہوں اس خطہ سے ٹھکانہ



کوں حلقہ ہلامی و لون میں بیاوہ مشہور ہو سکتا ہے اور اوس حلقہ کے برکات اور اوسکے ہدیوں کے حسنات کے مقابلہ میں کسکے حسات کا اعتبار ہو سکتا ہے برکات میں کے انفس مستزکم اور اوسکی ہمیشہ ساؤں کے اثر سے بادشاہ اور رعیت جو اوشا مانہ سے محفوظ رہتے ہیں اہل اہل کا جو ملک کیو اسطہ ہر اوقات کرویر و سیر نجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلستارہ اوسکے مخلصین اور معتقدین کے احوال پر بہتہ رحمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

قدر قدرت اعلیٰ حضرت حضور پروردگار صلوات اللہ علیہ کے ساتھ بہتہ سے جس عقیدت اور کمال درجہ اخلاص سے فقر کے دل سے دوست ہیں اور اوسکی تعظیم اور توقیر میں اس درجہ اہتمام و مراعات ہیں کہ دوسرے لوگ اوشا نارسعات پر دستک کرتے ہیں اعلیٰ حضرت کی ذات مقدسہ مجمع گوناگون محامد اور محاسن صلیہ ہے اقم فیہ فصل صفات برگزیدہ اعلیٰ حضرت کو ابی ستر محبوب الکلام میں اسطور سے جمع کیا ہے کہ باطری اوسکے مطالعہ کے بعد یہ کہہ سکتے ہیں کہ ایسا بادشاہ کامل صفات اس درمیں روئے زمین کے بادشاہوں میں کوئی نظیر نہیں آتا۔ دو دماں آصفیہ کے حقد فرما نروا گذر سے ہیں اور اوسیں حمد لی اور عاتق خلائق کے ساتھ شہقت اور عدل و داد و بیع ساری اور منتسبانی دولت کے حقوق کا لحاظ اور قدیر شاسی ارباب لیاقت اور صیانت فضل کا اکرام اور رضا کے الہی اور پاس شریعت محمدی اور حسات کے جو کچھ صفات تھے اور دکن میں اوسکے تحتک و آتاریا قی ہیں اعلیٰ حضرت کے صفات کاملہ کے مقابلہ میں اوشا صفت کی نسبت حقیقت اور مجاہد کی نسبت ہے اعلیٰ حضرت کے عہد حکومت میں آئیں ملکہ اری میں جہاتک ترقی اور نظم و نسق سلطنت میں توسیع ہوئی ہے اوسکے لحاظ سے یہ کہہ جا سکتا ہے کہ ان استقامات اور مہمات ملی کیو اسطہ ایک تخصی قوت کسی طور سے کافی نہیں ہو سکتی لیکن جو کہ اعلیٰ حضرت اسے خدا سے بیان کے مخلص مدد ہیں اور خلق اللہ کے مفاد



اور معاملات میں جیسا کہ دیندار بادشاہوں کا شیوہ ہے کہ مالک حقیقی سے استہمال اور صرحت کے ساتھ توفیق اسحاق مرام جانتے ہیں اور ہر ایک امر کو بادشاہ حقیقی کی منیت پر محمول کرتے ہیں سوائے اسے حد کے کسی سے استعانت کے آرزو مند نہیں ہیں اسے گرامی اوقات کو اپنی رعیت کے مہات من بطور سے صرف کرتے ہیں کہ اوں حریر اوقات سے بہت کم حصہ ذاتی آسائش کے واسطے بہم ہوتا ہے مخلوق کی استائش کی فکر سے اپنی آسائش اور آرام کی مطلق پروا نہیں دیتے اللہ تعالیٰ ایسے بادشاہ خدا ترس رعیت پروردگار اول رحیم کریم حریر حقائق کو ہمیشہ اپنے سایہ رحمت اور وصل میں دلی مقاصد سے کامیاب رکھے اور عارہ حقائق کو آپ کے سایہ دولت اور حکومت میں تامل قراض دہور سنہین کا مجموعہ مانے۔

میں نے جبکہ اہل فکر کی دیداری کے آثار اور بادشاہ اسلام کے عہد حکومت کے خیر و برکات دیکھے تو میں نے ایسی نوادر کتاب کا ترجمہ کرنا اور اہل دین کی خدمات میں پیش کرنا سعادہ دارین تصور کیا اور اللہ تعالیٰ جلیستانہ اور اوس کے مقبول بنیغیر سے اسکے خاتمہ کے واسطے عجز اور استہمال کے ساتھ التیٰ کی بھروسہ دلاؤ و آخر یہ ترجمہ حد سے پاک کی توفیق سے حیوقت یور ہوا تو میں نے بلا حطہ برکت افادت فخر الامثال مع مضائل موبد الاسلام مولیٰ العلماء والاعلام بقیۃ السلف حقہ کلف یگانہ آفاق مجمع مکارم اصلاق قدردان علم و ہنر ماہر اسرار سیر و خبر عہدہ امر کا حالیتاں اسوۂ اعیان فی شان عالیجناب کمالات ہشتاب نواب قبا لیا حبیب بہا و رکتہ انعام سرکار عالی لالائت اعلام شرفہ رافقہ پیش کیا نواب صاحب مدوح خاندان سیاہت کے روش حیا اور شرف کمالات نفسیہ میں شاہیر اعیان دکن سے ہیں انکی مجلس علم کی مجلس ہے آپ کے جلس اکثر اہل علم و فضل ہیں آپ کے گرامی اوقات اکثر وی مسائل اور علمائے اسلام کی تصانیف کے مطالعہ میں صرف ہوتے ہیں آپ کو فقہ حدیث تفسیر اور کتب سیر اور اخبار سے یادہ تر



دیکھیں ہے اور علوم کی شاعت سے بہایت درجہ شوق ہے جیسا کہ مجلس و انترۃ المعارف  
جو سلطنت آصفیہ کے فیض جاری کا ایک حشر شہ ہے آپ اس کے میز مجلس میں اس مجلس کے  
تحت حکومت ایک عظیم الشان و لایتنی سرکاری مطبعہ اور مطالع کے مثل ہے جس طرح دیار مصر  
اور شامیہ میں ہیں اس سرکاری مطبعہ میں مامور علماء کتا لو کی صحت کی واسطے سرکار کی جانب سے  
مامور ہیں اور جو مامور کتا میں دیسی علوم کی نیامیں عمقا کا حکم کتا میں سرکار کی توجہ سے بصرف  
ترک تیرہم ہو چکا ہے جاتی ہیں اور نواب صاحب ممدوح کی رائے سے طبع ہو کر مامور علماء اور متعدد  
طلبہ کو علمی ناسات کے طور پر عطا کی جاتی ہیں اور دکن اور ہند کے نامی کتب خانوں اور علماء  
اسلامی کی خدمات میں بھی جاتی ہیں اور بہتہ کے واسطے سلسلہ پھرایا گیا ہے کہ جو مامور کتاب  
معدیہ علماء و اعلام ہوا اسکے بہم ہو چکا ہے اور طبع کرنے میں سرکار کی طرف سے اہتمام جاری ہے  
سرکاری عہدہ حلیہ اور دیسی علوم کی خدمت کے سوا نواب صاحب کے درمہ صاحبزادہ  
بلدا قبال چرایع دو دمان آصفیہ و التاج سلطنت نظامیہ اختر اوج سعادت شمر تیریں باغ رشاد  
عالیجناب نواب میر عثمان علیخان بہادر لائالت اور سعادتہ باستہ کی خاص تالیفی  
کا تعلق ہے شہزادوں کی صحبت اور اخلاقی تعلیم کی واسطے جس طرح نواب صاحب ممدوح شایستگی  
رکتے ہیں صاحبزادہ صاحب کے مادیہ قابلیت کو اسکی نہایت درجہ ضرورت تھی تو صاحب  
آداب صحبت اور حسن معاشرت اور خصائل مرضیہ اور محاسن سیرت میں سلف کے یادگار ہیں جبکہ  
ممدوح نے علمی نظر سے اس ترجمہ کو ملا خطہ فرما کر زمانہ حال کی ضرورتوں کے قصار سے بہت  
درجہ پسند کیا اور فرمایا کہ یہ ترجمہ مطبوع ہو کر عام و خاص کے احادیث اور اقاوست کی  
غرض سے شائع کیا جائے۔

اب یخاوم العلماء۔ حضرت ناقدان احادیث نویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی



خدمت سرایا افاقت میں التماس کرتا ہے کہ میں نے اس ترجمہ کو بلا تعیر معنی اور بلا کم و کاست مطالبہ اصلی کتاب کی حسب طور سے مولف علامہ کو اسکو مترتب اور مہذب کیلئے ہے صاف صاف عبارت اور معمولی الفاظ میں لکھا ہے عربی عبارت کی فصاحت اور بلاغت کی جو کچھ شان ہے حضرت ادیب بخوبی جانتے ہیں اسکا ترجمہ دوسری زبان میں ہونے سے مطالبہ کی اصلی شان بہایت درجہ گٹ جالی ہے یہ جاسے قرآن مترلف اور احادیث کا ترجمہ جو معدن فصاحت اور بلاغت اور مجمع اسرار کوئی اور الٹی ہیں اسکے ترجمہ میں کیسے ہی صاحب شد گاہ ہوں مگر الفاظ کی تسلی کی وجہ سے عربی محاورات کو دوسری زبان کے محاورات سے مطابقت نہیں دے سکتے اور ایسے ایسے الفاظ میں مطالبہ کی تاویل کر جاتے ہیں حقیقت میں یہ نقصان ترجموں کا نہیں ہے بلکہ زبان کی کم وسعتی کا نقصان ہے میرے اس معمولی ترجمہ میں جہاں کہیں مطلب کے ادا ہونے میں قصور و کمزوری یا کسی اصل لفظ میں معنی کا تغیر ملاحظہ فرمائیں اپنی نگاہ کرم کو اسکو چھپائیں اور غلطی کے حک اور اصلاح سے دریغ نہ کریں اور پھر لکھنا اور قصور ہم اور کم سواد می سے چشم پوشی فرمائیں اسلئے کہ میں آپ ہی حضرات کا خوتہ چہین ہوں اور میں نے یہ خدمت عام مسلمانوں کے عام نفع کی غرض سے کی ہو لاسر مد منکم حرلا ولا شکرلا اس کتاب میں بعض ایسے مشوار اور مشکل مقامات ملتے کہ ہمارے استعمال لغات میں الاحاطہ تشکیک کا اندیشہ تھا اسکی تحقیق حاصل حاصل مقام پر پھر علوم عقلیہ و نقلیہ کا شفت معصلات احادیث نبویہ معیست سید مصطفویہ اسوہ علماء نے بانی قدوہ کلامائے مافی الریں المفسرین تابع الحدیثین الفاضل الفاضل بن الحق والیاطل ووالجود والتفاخر مولانا مولوی حسنوی محمد انوار اللہ خان بہادر استاد شہزادہ بلند اقبال سے کی گئی ہے۔

اور ابتدا سے انتہی تک الفاظ اور معنی کا مقابلہ فضائل و کمالات انتساب حیدر علی خان







اِنَّ اللّٰهَ فَاعْلَمُ كَثْرَةَ مَا عَلَّمَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَمَّا نُوَا عَلِيَّهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَلِيْمًا

کتاب میں انتساب مسائل الوصول فی شمائل الرسول حبکو عالم علامہ عظیم

فہارہ ہر محدث محقق مستشرق فقیہ مالی اسوہ علمای مانی یوسف بن اسماعیل ہنہانی شیر

محکمہ حقوق بیروت نے سرور کائنات مخر موجودات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

شمائل شریفہ اور مختلف احوال و اخبار اور عام طر معاشرت میں صح کتب عادت سے

تالیف فرمایا ہے عام مسلمانوں کے افادت کی غرض سے مولوی محمد عبد الجبار خاٹنا

اصفی نظامی سررتہ دار و فیرشی رکار نظام کن ذ صا صا اردو بان میں جو کیا میا یک ترجمہ سوم

## شمائل الرسول

بعہذ ولت علیہ ملاذ العرب و العجم استلم محمد سکہ شوکت سلیمان شمت فخر الملوک اسلامین باصر الملتہ

والدین حامی شیع سید اسلامین فہر ان المار و اہن کف المسلمین قدر قدرت علی حضرت حضور

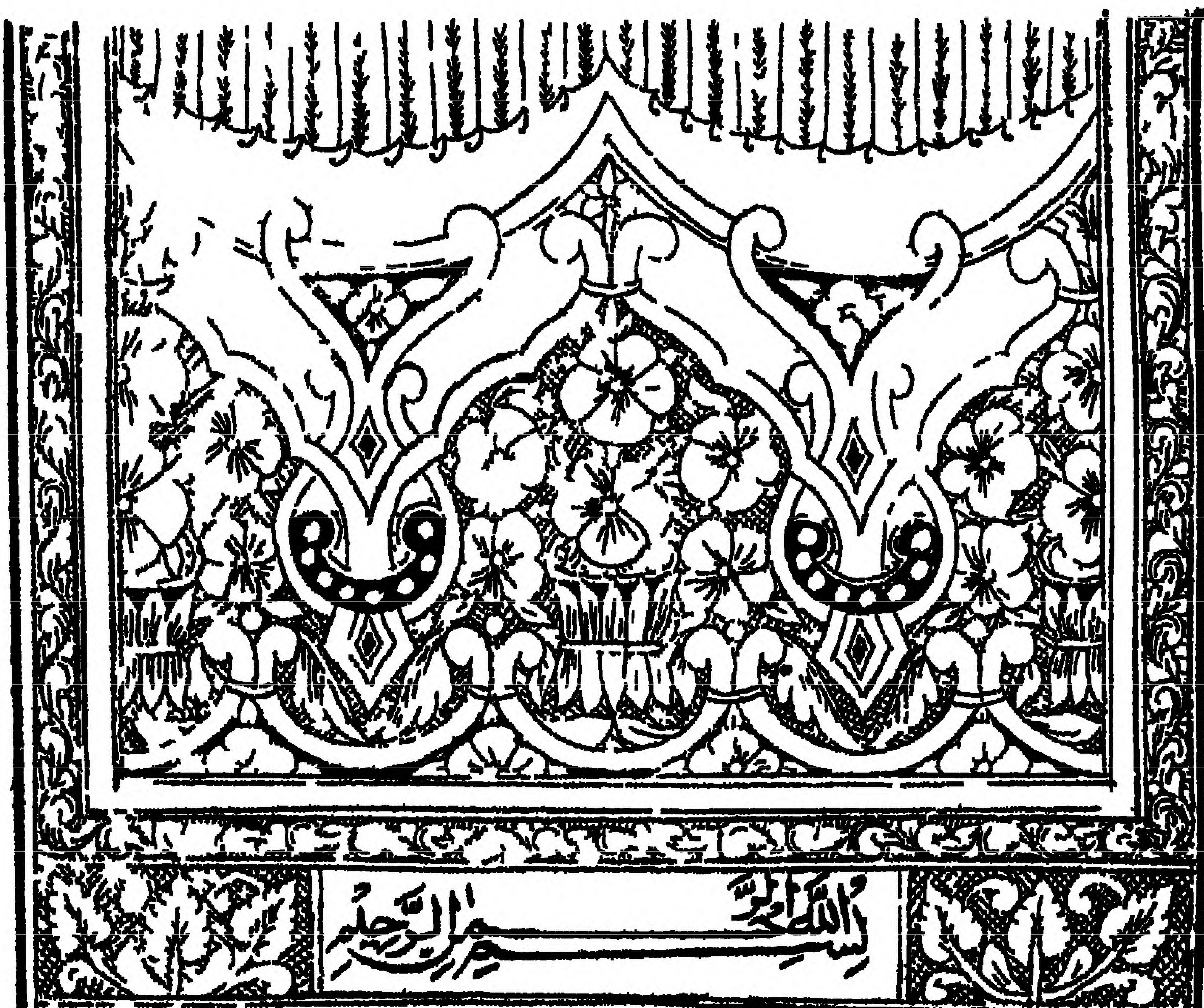
یر نور ثواب ہر محبوب علی خان بہا و فرستہ جنگ نظام الدولہ نظام الملک اصحاہ نظام

ساوس دکن جلد اسد ملکہ حسب الارشاد و فیض بنیاد خلاصۃ الاکون و زبدۃ الاعیان سلالۃ الکرام

و عمدۃ الامر العظام علی باب ثواب قال ہا ر جنگ بہا و کیشتر سرکار عالی و ام المفاخر و الاعالی

مطبع مفید مہین ہما محمد قادیان صوفی کی چپا





اللہ الرحمن الرحیم  
 اللہ تعالیٰ جلتانہ کیواسطے سب حمد ہے جو عالموں کا پالنے والا ہے۔ ایسی حمد کہ اللہ تعالیٰ  
 کی نعمتوں کو پورا کرے۔ اور جو نعمتیں اللہ تعالیٰ زیادہ فرمائے وہ حمد اور نیکے لئے کافی ہو۔  
 اور وہ حمد اللہ تعالیٰ کے کرم کے متناہی ہو۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جلتانہ  
 کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ تعالیٰ کائنات کا یاد شاہ ہے۔ اور اسکی مقدس ذات حق  
 ہے۔ اور وہ اپنی قدرت اور کائنات کے تصرفات میں طاہر ہے۔ اور یہ گواہی دیتا ہوں  
 کہ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اسکی  
 رسول ہیں اور وہ تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ اسی میرے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم پر فضل اور رحمت اور شہادہتیں بھیج رہے ہیں کہ وہ تیرا بندہ ہے اور تو نے  
 اسکو سیادت عامہ کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔ اور وہ علی الاطلاق تمام عالموں کا سردار ہے



اور وہ میرا ایسا رسول ہے کہ تو نے اس کو زیادہ تر اپنی حصلتوں اور واضح تر دلیلوں کے ساتھ پہچا ہے تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کرے۔ ایسی دو چیزیں تیرے اور میرے رسول کے درمیان جو کچھ قرب ہے اور اس قرب کو کسی نے ہمیں پایا۔ اور تیرے اور میرے رسول کے نزدیک جو کچھ محبت ہے اور سوا تیرے حبیب کے اس کا ظہور کسی شخص میں نہیں ہوا۔ وہ ایسی محبت ہے کہ اس کے باعث تیرا حبیب ازل وابد میں لگانا ہے وہ درود اور اس قرب اور محبت کے مناسب ہو۔ ایسی دو چیزیں ہیں کہ قلم اور زبان اس کی حد اور تعداد نہ کر سکے اور اس دو کا وصف اور تعریف فرشتہ سے نہ ہو سکے۔ جیسے تیرے رسول کی سرداری مخلوق کے تمام گروہوں پر ہے وہ درود تمام درودوں کی سردار ہو۔ ایسی دو چیزیں ہیں کہ اس کا نور جمیع اوقات میں ہر جانب سے میرے شامل احوال ہو اور وہ درود میری زندگی اور میرے مرنے کے بعد میرے وجود کے تمام ذرات کو لارم رہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اطہار اور اصحاب انبیاء پر صلوٰۃ و سلام بھیج محمد اور صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ میرے دلیں بہت سے خطرہ کیا کہ میں ایک ایسی کتاب جمع کروں کہ مفادِ رضاءِ الہی اور رضاءِ سالک بیاہی پر ہو یعنی کے لئے اس کو وسیلہ ٹھہراؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدام کی سلک میں اسے شریک ہونیکے واسطے اس کو ذریعہ سبوتاہی میں نے اپنی کم علمی اور ضعفِ فہم اور کثرتِ گناہ اور زیادتیِ عیوب پر نظر کی تو میں اس راہ سے اس شخص کی ماسدِ رک ہا جس نے ایسی حدیث پائی اور ایسی حدیث پر رک گیا۔ یہ میرے دل میں اس بات نے خطرہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کرم و وسیع ہے اور میں ایک اشی ہوں اور اس قول کے سہ کے بعد جو اللہ تعالیٰ جلتا ہے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزَمَ بِكُمْ مَّا عَلَيْهِمْ مَا عَلِمْتُمْ حَرِصٌ عَلَيْكُمْ يَا مُؤْمِنِينَ رَافُوفٌ رَّحِيمٌ



میں نے اسطور سے اقدام کیا جسطور سے بچہ اپنے حلیہ تمہیق مات کی طرف اقدام کرتا ہے۔  
 بہت سے درشت طبع نادان اعراب یوں سے بعض ایسا آدمی تھا جسکو وہ ادب تھا  
 نہ فہم نہ عقل تھی۔ علم نہ کرم تھا۔ علم جناب شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے  
 طور سے مقابل ہوا کہ ان اور مکان سے اوس غیر غضب کیا اور اوسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 ساتھ اسطور سے خطاب کیا کہ اوسکے واسطے تلوار کاٹنے ترس ہوا اور ماں کی باں تیز ہوئی  
 مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے جواب سے حتمیوشی فرمائی اور اوسکی فرامی کو آسے عمو کیا  
 بلکہ آپ نے اوسکو اپنے نزدیک بلایا اور اپنا مقرب کیا اور ملامت اور تندیہ نہیں فرمائی۔ احادیث  
 محمدیہ نے احسان کے ہاتھوں سے اوسکو کیسی ہی سعادت کے قالب میں اسطور سے ڈالا  
 کہ اوس وحشی کی حالت مضحک ہو گئی۔ اور اوسکی فطرت کا لوہا جو ہرسانی سے بدل گیا۔  
 بعض محبت سے دوری بریدی کی سے جنگ صلح سے جل علم سے بدل گیا۔ اور اوسے سے  
 اسان ہو گیا۔ اور بہر پڑیے پس سے دوست بن گیا۔ اسباب نے اوسے اسطرح کے  
 سکارم اداق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے سواہر نے مجھکو یوں طمع دلانی کہ  
 آپ کے جملہ صدام میں میری قبولیت ممکن ہے۔ اور حضور کے حد متکا روں میں میرا داخل ہونا  
 ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وسعت کرم سے یہ بات بعید نہیں ہے کہ اپنے رسول  
 کے اکرام کے باعث زیادہ اوس سے کہ میں نے اوسکی صدا اور قبول کی امید کی ہے میرے  
 ساتھ تخت میں کرے۔

آگاہ ہوتھیں میں نے اللہ سبحانہ بر توکل کیا اور قدم رسول کے مشاں سے ایک ٹھہر خاک لی  
 ہے۔ میں نے اس کتاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمایل شریفہ  
 میں آثار جمع کیا ہے اور امام حافظ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



کے حقے شمائل وایت کئے ہیں اور نئے مکررات اور سہاد کو حذف کر کے اس کو سبکو اس کتاب میں اصل کیا۔ اور امام محمد رحمہ اللہ جس طرح ابواب اور کتاب کی ترتیب کی ہے میں اور سکا مفید نہیں ہوا بلکہ میں نے ایسے اسلوب کا راستہ اختیار کیا جو کہ امام موصوف کے اسلوب سے غیر تھا۔

امام ترمذی نے جو شمائل شریفہ روایت کئے ہیں اور بعض اماموں کی کتابوں سے جو کافراں کتاب کے دیباچہ ہی میں آئیں گے اکثر مطالب کا اضافہ کیا اور غریب الفاظ میں تفسیر اور ضبط کی جو کچھ حاجت تھی اور سکا احاطہ کیا ہے۔ یہ ایسی جامع کتاب ہے کہ شمائل شریفہ کے باب میں اس کی تفسیر میں ہے میں نے اس کتاب کا نام وسائل الوصول الی شمائل الرسول کہا جن کتابوں سے میں نے اس کتاب کے مطالب نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں کتاب شمائل امام ترمذی رحمہ اللہ مصابیح امام عویض رحمہ اللہ احیاء العلوم امام الی رحمہ اللہ تفسیر قاضی عیاض رحمہ اللہ امام نووی رحمہ اللہ شرح جامع صغیر امام عریض رحمہ اللہ مواہب امام سطلانی رحمہ اللہ کشف الغمہ امام عریض رحمہ اللہ الاولیاء و کنوز الحقائق امام سادی رحمہ اللہ حاشیہ شمائل مولف شیخ ابراہیم باجوری رحمہ اللہ یہ کتابیں اس کتاب کی اصول ہیں ان کتابوں کی کوئی ستاس سے خارج نہیں ہے۔ اللہ عز و جل لغت کی تفسیر میں جو چیزیں نے ان کتابوں میں ہیں یا فی الواقع سکے لغت لغت کی طرف رجوع کیا۔ اور یہ کہ تشریف افاق ہوا ہے۔ بعض شمائل میں ہیں نے صحابی اور حدیث اور امام حرج حدیث دونوں کا نام ذکر کر دیا ہے۔ اور بعض میں فقط صحابی کا نام ذکر کیا ہے اور بعض شمائل میں سوائے متن حدیث کے کچھ دیکھیں کیا اور ان تمام امور میں میں اصول کو کا تابع رہا۔ اس کتاب کو میں نے ایک مقدمہ اور آٹھ باب اور ایک حاتمہ پر مرتب کیا ہے۔ مقدمہ دو تنبیہوں پر مشتمل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمائل کے معنی میں ہے



دوسری تنبیہ بی صلی اللہ علیہ وسلم کے تماثل مترفعہ تحریر کر کے فوائد میں ہے۔  
 باب پہلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب تشریف اور آپ کے اسمائے مبارک کے بیان  
 میں اس باب میں دو فصلیں ہیں فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب تشریف کے بیان میں  
 فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک کے بیان میں باب دوسرا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدائش کی صفت اور آپ کے اوصاف شریفہ سے جو سیدائش کے  
 مناسب ہیں ان کے بیان میں اس باب میں دس فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال صوت اور اس کے مناسبات کی صفت  
 فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سرمہ لگانے  
 کی صفت ہیں۔

فصل تیسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موی مبارک اور موی مبارک کی سعیدی  
 اور آپ کے حصاب استعمال فرماتے اور اس کے متعلق کی صفت ہیں۔  
 فصل چوتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے اور پسینہ کی ذاتی پاکیزہ خوشبو کی صفت ہیں۔  
 فصل پانچویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی خوشبو اور آپ کی خوشبو استعمال فرمانی کی صفت ہیں۔  
 فصل چھٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مبارک کی صفت ہیں۔  
 فصل ساتویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب اور سرور کی صفت ہیں۔  
 فصل آٹھویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے اور روئے اور چہنیک لینے کی صفت ہیں۔  
 فصل نوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کہنے اور چپ رہنے کی صفت ہیں۔  
 فصل دہویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت کی صفت ہیں۔  
 باب تیسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس اور بچھونے اور ہتھیاروں کی صفت ہیں اور



اس باب میں چھ فصلیں ہیں۔  
 فصل پہلی آنحضرت صلعم کے قمیص اور شمت اور چادر اور ٹوپی اور عمامہ وغیرہ  
 لباس کی صفت میں۔

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے پہونے اور اوسکے مناسب جیرون  
 کی صفت میں۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی گشتری کی صفت میں۔  
 فصل چوتھی آنحضرت صلعم کے جوتے اور مونڑے کی صفت میں۔  
 فصل پانچویں آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں۔  
 فصل چھٹی رسول اللہ صلعم کی عادت مبارک سے یہ بات تھی کہ آپ اپنے ہتیاروں  
 اور جانوروں اور سامان کا نام رکھتے تھے۔

باب چوتھا آنحضرت صلعم کے کھانے اور پینے اور سونے کے بیان میں  
 باب میں چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے زندگی بسر کرنے اور ایک ہی ونی کی صفت میں۔  
 فصل دوسری آنحضرت صلعم کے کھانے اور سالن کی صفت میں۔  
 فصل تیسری اوس چیز کے بیان میں کہ آنحضرت صلعم کھانے سے پہلے اور کھانے  
 کے بعد اوسکو بڑھا کرتے تھے۔

فصل چوتھی آنحضرت صلعم کے میوہات کی صفت میں۔  
 فصل پانچویں آنحضرت صلعم کے مینے کی چیزوں اور قدح مبارک کی صفت میں۔  
 فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے سونے کی صفت میں۔



باب پانچواں آنحضرت صلعم کے خلق اور علم اور راج مہلکات کے ساتھ زندگی  
سہ کر بنے اور آپ کی امانت اور صدق اور حیا اور صلاح اور تواضع اور بیٹھنے اور کرم اور شجاعت  
کی صفت میں اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے خلق اور علم کی صفت میں۔  
فصل دوسری آنحضرت صلعم کی ازواج مہلکات کے ساتھ زندگی بسر کرنے  
کی صفت میں۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی امانت اور صدق کی صفت میں۔  
فصل چوتھی آنحضرت صلعم کی حیا اور فراح کی صفت میں۔  
فصل پانچویں آنحضرت صلعم کی تواضع اور آپ کے بیٹھنے کی صفت میں۔  
فصل چھٹی آنحضرت صلعم کے کرم اور شجاعت کی صفت میں۔  
باب چھٹا آنحضرت صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کلام اللہ تشریف  
کی صفت میں اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت میں۔  
فصل دوسری آنحضرت صلعم کے روزہ کی صفت میں۔  
فصل تیسری آنحضرت صلعم کی قرأت کی صفت میں۔  
باب ساتواں آنحضرت صلعم کے مختلف احوال کے احبار اور بعض اذکار اور  
اون عاؤں کے بیان میں جبکہ آپ اوقات مخصوصہ میں بیٹھتے تھے اور تین سو تیرہ آیت  
جو امع الکلام کے بیان میں اس باب میں تین فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلعم کے مختلف احوال کے احبار میں۔



فصل دوسری آنحضرت صلعم کے اونادکار اور دعاؤں کے بیان میں جنکو  
ایسے اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے۔

فصل تیسری آنحضرت صلعم کی تین سو تیرہ احادیث جو امع الکلم کے بیان میں۔  
باب آٹھواں آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور شریف اور وفات شریف  
اور ایک روایت تریف سے خواب میں شرف کہو سکے بیان میں اس باب میں تین مصلیں ہیں۔  
فصل پہلی آنحضرت صلعم کی طب مبارک کے بیان میں۔

فصل دوسری آنحضرت صلعم کے سن بتریف اور وفات شریف کے بیان میں۔  
فصل تیسری آنحضرت صلعم کی روایت تریف سے خواب میں شرف کہو سکے بیان میں۔  
خاتمہ آنحضرت صلعم کی اون ستر احادیث ادعیہ کے بیان میں جو کہ صحیح اور حسن ہیں  
میں امدتعالیٰ عظیم القدرت سے کہ رب عرش کریم ہے یہ چاہتا ہوں کہ اس کتاب کو  
افضل حسنات سے کرے اور اس کتاب کا نفع زندگی میں اور میرے مرنیکے بعد جاری رہے  
محاذ شدہ سید الرسول اکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

مقدمہ دو بیسیوں پرستائل ہے پہلی تنبیہ لفظ شمائل کے معنی میں ہے شمائل  
کا لفظ اصل میں اخلاق اور طبعیتوں کے معنی میں مستعمل ہے قاموس میں کہا ہے  
الشمال الطبع اور شمال کی جمع شمائل ہے کتاب لسان العرب میں کہا ہے کہ  
شمائل کا معنی لفظ شمال کی بیشترین معجزہ ہے جو بریتا عرنے کہا ہے وما لومی احی میں لیا  
یعنی اپنے بہائی کی ملاست کرنا میری عادت سے نہیں ہے خناس کے بہائی صخرے  
کہا ہے

ابا الشتمانی قد اصابوا کویمتہ  
واں لیس اهداء الحما من شماليا



گالی دینے پر یہ حادثہ رہی ہیں ہے کہ دہتموں نے میری آنکھوں کو اندھا کر دیا اور محض کسا  
میری عادت سے نہیں ہے دوسرے شاعر نے کہا ہے ۵

ہم قویٰ قد انکرت مہم      ستایل بد لوا ہا من شمالی

وہ لوگ میری قوم کے ہیں اور تحقیق میں ان لوگوں کے اخلاق کو بگاہہ سمجھتا ہوں کہ انہوں  
نے اسے اخلاق کو میرے اخلاق سے بدل دیا ہے پھر شمال کے مادہ میں کتاب  
لسان العرب میں دوسری بات کہی ہے والشمال خلیقۃ الرجل جمعہا  
شمال مرد کو کریم الشمال عورت کو خستہ الشمال کہتے ہیں جس جگہ سے یہ مرد اور عورت کے  
اخلاق اور مخالفت اسے طور سے ہو علماء احادیث نے آنحضرت صلیع کے اخلاق  
ترقیہ میں شمال کا استعمال بروئے اصل لغت کے کیا ہے اور ایسی ظاہری صورت کے اوصاف  
میں ہی لفظ شمال کا استعمال کیا ہے لیکن یہ مجاز کے طور پر ہے تنبیہ ثانی آنحضرت  
صلیع کے شمال ترقیہ کے جمع کرنے کے فوائد مقصودہ کے بیان میں آنحضرت صلیع کے  
شمال ترقیہ جمع کرنے سے محرومیت علم تاریخ کی مقصود ہیں جس کی جانب نفوس راغب و  
مایل ہوں اور مجالس میں اوس سے گفتگو اور مقاصد پر شہادت طلب کیا وے۔ یا اور اسی  
مستم کے فوائد ملحوظ ہوں بلکہ آنحضرت صلیع کے شمال جمع کرنے سے دوسرے فوائد مقصودہ  
ہیں جو کہ مہات میں سے ہیں۔ اوہیں فوائد سے یہ ہے کہ آنحضرت صلیع کے صفات علیہ  
و شمال ضیہ سے معنوی لذت حاصل کیا و اوہیں فوائد سے یہ ہے کہ آپ کے اوصاف کاملہ  
اور اخلاق فاضلہ کے ذکر سے آپ کے ساتھ تقرب ہو جاوے اور تجلاب محبت اور انکی رضا  
حاصل کیا وے جس طرح شاعر کسی کریم کے اوصاف جمیلہ اور خصائل نبیلہ کے ذکر کرنے سے  
اوس کریم کا مقرب ہو جاتا ہے۔ اس بات میں شک نہیں کہ آنحضرت صلیع کے شمال



شریفہ جمع اور ستر کرنا آپ کی مدح قصائد میں لکھنے سے فصل اور اکمل ہے جس شخص نے  
 آنحضرت صلعم کی مدح مبارک قصائد میں کی آپ اوس سے خوشنود ہوئے جیسا کہ احسان  
 اس ثابت اور عبد اللہ ابن رواحہ اور کعب ابن ربیع سے ضامد ہوئے۔ اور مدح کے  
 عوص میں آپ کی ساتھ احساں کیا۔

اس میں شک نہیں کہ جس شخص نے آنحضرت صلعم کی تمایل تشریفہ جمع اور شکر کرنے  
 میں توجہ کی آپ اوس سے خوشنود ہوئے اور انہیں فوائد سے یہ ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے احساں  
 کی تلافی کے لیے ہوں کہ آپ نے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا اور گمراہی کی ظلمتوں  
 اور ابی شقاوت سے ہم کو چڑھایا اور انوار ہدایت اور سرمدی سعادت کی طرف ہماری راہ  
 یہ ایسی بڑی نعمت ہے کہ کسی شے کے ساتھ اس کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اور سوا اللہ تعالیٰ  
 جلتاہ کے اس کے مدد پر کوئی شخص قدرت میں کہتا۔ اس مقام پر حضرت امام شافعی رحمہ اللہ  
 تعالیٰ عنہ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے آنحضرت صلعم کو ایسی جہاد سے  
 جو اوس نے اور یہ عیون کو اوی کی امتوں کی طرف سے دی ہے اوس سے جو افضل ہوا  
 کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو آنحضرت صلعم کے طویل میں ہلاکت سے بچایا۔ اور ہم کو جہی است  
 سے کیا وہ است جو آدمیوں کے واسطے نکالی گئی ہے وہ آدمی جو اوس کے دیں کا راستہ چلتے  
 ہیں اساد میں کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کے باعث ایسے ملائکہ کو پیدا کیا کہ وہ برگیرہ کیا ہے اور اپنی  
 مخلوق سے اوس شخص کو برگزیدہ کیا ہے جس کو دین کی نعمت عطا کی ہے۔ جو نعمت ہم کو ملی  
 اور دین دنیا میں پہنچنے اوس نعمت کا حصہ پایا اوس نعمت کے باعث ہم نے دنیا اور دنیا  
 کی مکروہ چیز دور کی گئی یا دنیا میں اوس نعمت کی وجہ سے ہم سے مکروہ چیز و فحش گئی یا دین میں  
 کی گئی آنحضرت صلعم اوس کے مدد میں ہیں اور آپ اوس کی خیر کی طرف ہم کو جلائے والے ہیں اور اوس کے



رشد کی طرف ہدایت کر دیا ہے ہیں انتہی قول الشافعی ص ۴۰ و ہنس فوائد سے یہ ہے کہ  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کے شمائل و تہذیب کی معرفت ان کی محبت کو چاہتی ہے اس لئے کہ صفات  
 جمیلہ اور صاحب صفات جمیلہ کی محبت کے ساتھ انسان مجبول ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم کی  
 صفات سے کوئی صفت اجل اور ارجح نہیں ہے اس میں تک نہیں چوتھیں آئیں صفات پر  
 مطاب ہو اور نقاش گراہی ہے اس کے دل پر گراہی کا نقش نہیں کیا ہے وہ یقیناً  
 ایک کو دوست رکھیں گے اور ایک کی محبت جس قدر زیادہ ہوگی یا کم ہوگی آدمی کا ایمان اس کے  
 منافق زیادہ ہوگا یا کم ہوگا بلکہ اللہ تعالیٰ رضا مندی اور سعادت ابدی اور اہل جنت کی نعمتیں  
 اور ان کے درجات جنت میں آنحضرت کی محبت کی مقدار کی یاد دہانی اور نقصان کے موت  
 ہونگے جیسے کہ تفاوت ادنیٰ و اہل دوزخ کے لئے عذاب اور دوزخ میں ان کے دکات  
 آپ کے بغض کی یاد دہانی اور نقصان کی مقدار میں ہونگے انہیں فوائد سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 نے ان کی اقتدا اور اتباع کی توفیق جس چیز میں کہ ممکن ہے جس شخص کو وہی جیسے ان کی سخاوت  
 حاکم وضع زہد عبادت و غیرہ مکارم اخلاق اور تہذیب احوال ہیں یہ امور اللہ تعالیٰ کی اس  
 محبت کے مقتضی ہونگے جس میں دارین کی سعادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَالَمُ الْغُیُوْبِ  
 شرع قویم اور صراط مستقیم کے متبعین سے کرے اور آپ کے اہل محبت کے زمرہ میں  
 آپ کے رب کو مستور فرمائے۔

باب پہلا آنحضرت صلی علیہ وسلم کے نسب شریف اور اسماء مبارک کی صفت میں  
 اس باب میں دو فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی علیہ وسلم کے نسب شریف کی صفت میں۔



سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ ابن عبد المطلب ابن ہاشم ابن عبد مناف  
 ابن قصی ابن کلاب ابن مرثدہ ابن کعب ابن لویسی ابن جالب ابن قہر اس مالک ابن النضر ابن کلبانہ  
 ابن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس ابن مضر ابن نزار ابن معد ابن عدنان یہاں تک سب شریف کی  
 صحت میں اجماع است ہے مابعد اسکے آدم تک کوئی مات صحیح نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جائے  
 آنحضرت جب کہی اپنی سب شریف بیاں فرماتے تو معد ابن عدنان ابن اووس سے تجاوز  
 نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کذب النسابوں یعنی نسب بیان کرنیوالوں نے آگے  
 جو بیان کیا ہے جو بڑا ہے کہا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرؤا میں ذلک  
 کتیرا آنحضرت صلعم کی یہ نسب شریف علی الاطلاق اس حق انساب ہے۔  
 حضرت عباسؓ سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو  
 پیدا کیا اور انکے اچھون سے مجھ کو پیدا کیا پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو انتخاب کیا پس مجھ کو اچھے  
 قبیلہ سے کیا پھر گہرائوں کو انتخاب کیا پس مجھ کو اچھے گہرائے والوں سے کیا پس مخلوق سے  
 میں ارر وے ذات اورا سے گہرائے اچھوں وانکہ ابن اسحق سے روایت ہے رسول  
 اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو  
 بزرگی دی اور اسماعیلؑ کی اولاد سے بنی کسانہ کو برگزیدہ کیا اور بنی کنانہ سے بنی قریش کو برگزیدہ  
 کیا اور قریشؑ سے نبی ہام کو برگزیدہ کیا اور بنی ہاشم سے مجھ کو برگزیدہ کیا۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چار  
 فرمایا اور مخلوق سے بنی آدم کو انتخاب کیا پھر بنی آدم کو انتخاب کیا اور اوسے عرب کو انتخاب  
 کیا پھر عرب کو انتخاب کیا اور اوسے قریش کو انتخاب کیا پھر قریش کو انتخاب کیا اور اوسے  
 بنی ہاشم کو انتخاب کیا پھر اوسے مجھ کو انتخاب کیا پس اچھتہ اچھوں کو اچھون سے انتخاب



کیا اگاہ جس شخص نے عرب کو دوست رکھا اور سنے میری محبت سے انکو دوست کہا اور جس شخص نے  
عرب کو دشمن کہا اور سنے میری دشمنی سے انکو دشمن کہا۔

فصل دوسری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے شریفہ کی صفت میں  
جان لے کہ آنحضرت صلعم کے بہت نام ہیں امام نووی نے تہذیب میں کہا ہے  
کہ امام حافظ قاضی ابوبکر ابن العربی المالکی نے اپنی کتاب احوذی شرح ترمذی میں لکھا ہے  
کہ بعض حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جلتا ہے کے ہزار نام ہیں اور نبی صلعم کے ہزار نام ہیں  
جیسے ابن مطعم ابن عدی نے کہا رسول اللہ صلعم کو فرمایا میری بہت نام ہیں میں محمد ہوں میں  
احمد ہوں میں یحییٰ ہوں کہ میرے باعث اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا میں چار شہروں کہ میرے  
قدم پر لوگ حشر میں اڑھٹائے جاویں گے میں عاقب ہوں کہ میرے بعد کوئی ہی نہ ہو گا حدیث  
نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کے بعض استون میں نبی صلعم سے ملا آپ نے فرمایا میں محمد ہوں  
میں احمد ہوں میں یحییٰ ہوں میں نبی التوبہ ہوں میں یحییٰ ہوں کہ نبی یوحنا کا نام ہوں میں یحییٰ ہوں  
میں نبی الملاحم ہوں ملاحم حروب کو کہتے ہیں آپ کے اس نام مبارک سے یہ اشارہ ہے کہ آپ کے  
ساتھ قتال اور سیف بھی گئی آپ نے اور آپ کی امت نے جو کچھ جہاد کیا کسی نبی اور کسی امت  
نے ویسا جہاد نہیں کیا جو حروب کا پکی امت اور کفار میں واقع ہوئیں اور واقع ہوئی کسی امت  
میں آپ سے پہلے مثل اون حروب کے واقع نہیں ہوئیں اور نہ ہوگی آپ کی امت کے لوگ بتعاقب  
اعصار اقطار زمین میں کفار کے ساتھ قتال کریں گے یہاں تک کہ وہ جہاں احوال سے بھی نکل کر چلیں  
تہذیب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام قرآن شریف میں رسول اور نبی اور امی اور شاہ  
اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ یاد نہ اور سراج میسر اور رؤف اور رحیم اور مذکر کہا ہے اور  
آپ کو رحمت اور نعمت اور ہادی بایا ہے۔



تہذیب میں ابن عباسؓ سے روایت ہے سول صلعم نے فرمایا میرا نام قرآن شریف میں محمد ہے انجیل میں احمد تورات میں احمد ہے احد میرا نام سلئے ہے کہ اسی اُمت کو دور رخ سے بجاؤ لگا ابن عساکر کی نقل سے اس مطلب پر فاتح وطہ ولس و عبد اللہ و خاتم الانبیا کو زیادہ کیا ہے قسط لانی نے مواہب میں اور باجوری نے تمایل کے حاشیہ میں کہا ہے کہ صاحب کتاب تنویر العروس من انوار التنفوس حسین ابن محمد مغانی نے کتاب الاحباب سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم کا نام مبارک اہل حبت کے نزدیک عبدالکریم اہل دورح کے نزدیک عبد الجبار اہل عرش کے نزدیک عبد الحمید تمام گم گم کردہ عبد المجید انبیا کے نزدیک عبد الوہاب شیاطین کے نزدیک عبد القہار جنات کے نزدیک عبد الرحیم ہائون میں عبد الخالق صحراؤں میں عبد القادر دریاؤں میں عبد المسیم مچھلیوں کے نزدیک عبد القدوس ہوام کے نزدیک عبد الغیاث وحوش کے نزدیک عبد الرزاق سباع کے نزدیک عبد السلام بہائم کے نزدیک عبد المومن طیور کے نزدیک عبد العطار ہر تورات میں موعود و انجیل میں طاب طبیبوں میں عاقب زبور میں فاروق اللہ تعالیٰ کے نزدیک طہ ولس مومنین کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

آپ کی گیت ابوالقاسم سلئے ہے کہ اہل جنت کے درمیان آپ جنت کو تقسیم فرماوینگے مواہب میں سہیلی سے نقل کیا ہے کہ مودود بصیرم اور اشمام ضمہ درمیان جواو اور الف مودودہ کے ہے سہیلی نے کہا کہ میں نے اس نام کو ایک مرد سے جو علماء سے ہی اسرائیل سے تھا اور اس نے ہلام قبول کیا تھا نقل کیا ہے اسے کہا کہ مودود کے معنی طیب طیب کے ہیں پس ہم طاب طاب کے معنی میں ہے فاروق وہ ہے کہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرے فاروق بعضی بار قلیط کے ہے جو یوحنا کی انجیل میں مذکور ہے۔



خاتمہ الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنے رسالہ سبجہ السہیہ فی الاسمار الہدیہ میں  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کے پانسونام جمع کئے ہیں جو اہل ہین کتاب احکام القرآن ابی بکر ابن  
 العربی سے نقل کیا ہے کہ اسد تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور بنی صلی علیہ وسلم کے ہزار نام ہیں۔  
 قسطلانی نے کہا ہے کہ اسماء سے مراد اوصاف ہیں لیکن تمام اسماء جو اوصاف معنی کے طور پر  
 وارد ہوئے ہیں اگرچہ اوصاف ہوں لیکن آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ہر ایک صفت سے آپ کا ایک  
 اسم ہے انہیں اسماء اوصاف سے وہ اسم ہے جو مختص ہے یا وصف پر غالب ہے  
 اور اسمیں اسماء سے وہ اسم ہے جو مشترک ہے یہ شاہدہ کے ساتھ ہیں ہے محض نہیں ہے  
 کہ جو وقت آپ کے اوصاف سے ہم ہر ایک وصف کے لیے ایک اسم ٹھہرائیں آپ کے  
 اوصاف ہر تک پہنچ سکیں گے جیسا کہ ذکر کیا ہے لکن ہزار سے زیادہ ہو جائیں گے قسطلانی  
 نے کہا کہ میں نے حافظ سخاوی کے قول بدیع اور قاضی عیاض کی شفا اور ابن العربی کی  
 قبس اور احکام اور ابن سید الداس کے کلام وغیرہ میں دیکھا ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے اسماء  
 مبارک چار سو سے زیادہ ہیں پھر ان اسماء کو تہتیب حروف تہجی بیان کیا ہے اور انہیں اسماء  
 شیخ جبرولی نے دلائل الخیرات میں چار سو ایک نام ذکر کئے ہیں۔

تہذیب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی کنیت مستورہ ابوالقاسم ہے اور جبریل  
 علیہ السلام نے آپ کی کنیت ابوالراہیم رکھی ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے فضل  
 اسماء سے اسم محمد ہے۔

قسطلانی نے کہا ہے کہ اسد تعالیٰ نے مخلوق سے دوا ہزار سال پیشتر آنحضرت  
 صلی علیہ وسلم کا نام محمد رکھا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے ابن عساکر نے  
 کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے



مرد حضرت شفیث علیہ السلام کو وصیت کی اسے میرے بیٹے میرے بعد تو میرا خلیفہ ہے  
 اس خلافت کو عمارت تقویٰ اور عروۃ الوثقی کے ساتھ لے اور جو وقت تو ذکر الہی کرے  
 تو اس کے ساتھ ہی محمد صلیع کا نام ذکر کرتے تحقیق میں سے محمد صلیع کا نام مبارک باق عرش پر لکھا  
 دیکھا ہے۔ پہر میں نے آسمانوں کا طواف کیا میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ نہیں  
 دیکھی مگر محمد صلیع کا نام مبارک اس جگہ پر لکھا دیکھا۔ اور اسد تعالیٰ نے مجھ کو جنت میں سبک دیا  
 میں نے جنت میں کوئی قصر اور یا لافانہ نہیں دیکھا مگر محمد صلیع کا نام اوپر لکھا ہوا تھا۔ اور  
 میں نے محمد صلیع کا نام مبارک حورون کے سینوں پر لکھا دیکھا۔ اور قصبہ جاحنت کے  
 پتوں۔ اور تجرہ طوبی کے پتوں اور سدرة المنتہی کے پتوں پر اس کا نام لکھا یا یا۔ اور ملائکہ  
 کی آنکھوں کے درمیان اور برووں کے اطراف محمد صلیع کا نام مبارک لکھا دیکھا ایل حضرت  
 صلیع کے ذکر کی کثرت کر ملائکہ ہر گھڑی آنحضرت صلیع کا ذکر کیا کرتے ہیں حسان ابن  
 ثابتؓ نے کہا ہے ۵

أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ خَاتَمًا	مِنْ اللَّهِ مِنْ نَوْرٍ يُلَوِّحُ بِشَهَادَةٍ
------------------------------------	--

آنحضرت صلیع ایسے شریف قوم ہیں کہ اسد تعالیٰ کی طرف سے آپ پر مہر نبوت جگتی  
 ہے اور ظاہر ہے اور اپنی نبوت کی گواہی دیتی ہے۔ ۵

وَصَّيَّمُ الْإِلَاحُ أَسْمَ النَّبِيِّ لِي أَشْهَدُ	إِذَا قَالَ فِي الْحَمْدِ الْمَوْدِنَ أَشْهَدُ
--	--

اسد تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کا نام مبارک اسے نام کے ساتھ شریک کیا جو وقت فوج  
 پانچ وقتوں کی اذان میں لفظ اشہد کہتا ہے تو اسد تعالیٰ کی شہادت کے ساتھ آنحضرت  
 صلیع کی ہی شہادت دیتا ہے۔

وَسَقِّ لَهُ مِنْ أَسْمِهِ لِيَجْلَهُ	فَدُ الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَدَا
---------------------------------------	----------------------------------



اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلیعہ کے نام کو اپنے نام سے شہتاق کیا ہے تاکہ آپ کو بزرگی اور عظمت دے پس اللہ تعالیٰ جو صاحبِ حرش ہے وہ محمود ہے اور آنحضرت صلیعہ محمد بن لفظ محمود اور محمد بن صنعت شہتاق ہے۔

یا جو ری گئے اسے حاشیہ میں کہا ہے کہ آنحضرت صلیعہ کا نام مبارک جو احمد کا وہ اصل بنی اہل الفضیل کا صیغہ ہے ایکسا نام مبارک احمد ہوا اسلئے رہا گبائب کہ آپ اسے رب کے لئے احمد الحامدین تھے۔

صحیح۔ میں ہے کہ قیامت کے دن آنحضرت صلیعہ کے واسطے محمد سے ہفتوح ہو گئے جو محمد سے کسی دوسرے پر آپ سے پہلے نہ ہتوح نہیں ہوئے اور ہوا اسلئے آپ کے لئے لو اسے صدقائے کیا جائیگا۔ اور آپ مقام محمود کے ساتھ مخصوص ہو گئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلیعہ ہدیت اور محمودیت میں تمام مخلوق سے زیادہ تہ ہیں اسلئے ایکسا نام محمد اور محمود رکھا گیا ہے اور ان دونوں اسماء شریفہ کو چلا سہا پر ترجیح کا مسلمانوں کو جاسیہ کہ نام رکھے کے وقت ان دونوں اسماء مبارک سے ہونڈا کر نام کہیں حدیث قدسی میں وارو ہے اِنِّیْ اَلِیْتُ عَلَیْ نَفْسِیْ لَا اَدْخُلُ

اَلنَّارَ مَرَّیْسُمًا اَحْمَدٌ وَلَا اَحْمَدٌ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنی ذات کی قسم کہانی ہے کہ جس شخص کا نام احمد یا محمد ہو گا میں اسکو دوزخ میں نہ داخل نہ کروں گا۔ دینی سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کہی کوئی دستار خوانی کیا گیا ہے اور سپر و شخص حاضر ہوا ہے جس کا نام محمد ہے یا احمد ہے اللہ تعالیٰ نے دن میں دوبار اس مکان کی تقدیس کے ساتھ یاد کی ہے۔

باب دومبر آنحضرت صلیعہ کی خلقت اور خلقت کے مناسب جو چیز



آنحضرت صلعم کے اوصاف شریفہ سے ہے اور اسکی صفت میں اس باب میں تفصیل ہے۔  
**فصل پہلی** آنحضرت صلعم کے جمال صورت اور اس حیر کے بیان میں جو صورت  
 مبارک کے ساتھ مشابہ ہے موصوف میں کہا ہے کہ جان لو آنحضرت صلعم  
 کے ساتھ پورا ایمان لانا تحقیق اس بات کے ساتھ ایمان کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کے  
 بدن شریف کی خلقت اللہ تعالیٰ نے اس تہاں سے کی ہے کہ آپ کے قبل کسی آدمی  
 کی خلقت مثلاً آپ کی خلقت ظاہر نہیں ہوئی اور نہ بعد آپ کے ظاہر ہو جو صیری نے  
 کہا ہے ۵

فَمَهْوَالِیُّی مِمَّ مَعْنَاهُ وَصُورُهُ	تَمَّ صُطْفَاهُ حَصِیْبًا بَارِئًا شَمِیْمًا
---	--

آنحضرت صلعم ایسے ہیں کہ آپ کا باطن اور ظاہر کامل ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو  
 برگزیدہ اور اپنا حبیب بنایا ہے ۵

مَنْزِلَةٌ عَنْ شَرِّكَ وَفِي مَحَاسِنِهِ	فَجَوْهَرٌ لِحَسَنِ وَفِيهِ غَيْرُ مَقْسُومٍ
---	--

آنحضرت صلعم اپنے محاسن میں شریک سے سرہ ہیں اس حسن کا جو ہر آپ کی ذات  
 مبارک میں غیر مقسم ہے۔

قرطبی نے کتاب صلوٰۃ میں حکایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کا تمام  
 حسن ہم لوگوں پر ظاہر نہیں ہوا اس لئے کہ اگر کیا تمام حسن ہم لوگوں پر ظاہر ہوتا تو ہماری  
 آنکھوں کو آنکی دیت شریف کی طاقت نہوتی۔

اکثر روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم حسن جسم تنہا ہی نہ بہت فریب  
 اور نہ بہت لاعلمی کہ تناسب الاعضا تھے۔

ترمذی نے روایت کی ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَّ بِالطَّوِيلِ الْبَارِئِ وَلَا بِالْقَصِيرِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اظہار میں بہت لابی تھی اور نہ کوتاہ قدم تھے مگر آپ کا قدم مبارک مائل بطول تھا و لا بالابیحیص  
 الا مہق اور نہ آپ محض سپرد رنگ تھے جو سپیدی میں شدہ ہوتی اور اس میں سرخی  
 نہوتی جیسا کہ ہوتا ہے وَلَا بِالْأَدِيمِ اور آپ کے رنگ میں سیاہی بھی تھی اور گدگدن بھی  
 نہتے وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالْشَّبِطِ نہ آپ کے بال بچیدہ تھے جیسے بلیوں  
 کے بال ہوتے ہیں جبکہ قطط کہتے ہیں اور نہ آپ کے بال چوٹے ہوئے تھے عرب  
 کے بال بچیدہ ہوتے ہیں اور عجم کے بال چوٹے ہوئے بلا بچیدگی کے ہوتے  
 ہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو جمع فضائل بیا یا تھا اور مخلوق  
 سے آپ کے متماثل حسن کیے تھے اسلئے آپ کے موی مبارک ہی متوسطات  
 میں تھے نہ بالکل بچیدہ تھے اور نہ محض چوٹے ہوئے تاکہ اور خلایق کے یہ دونوں  
 اوصاف ہی پائے جاویں کَانَ رَسُولُ اللَّهِ رَبًّا لَكُمْ نَبِيًّا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 موی مبارک میں تنگ تگی تھی اور آپ کا قدم مبارک میانہ تھا یَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَسْكَيْنِ  
 آپ کے دونوں شانوں کے درمیان وری تھی اس سے مقصود ہے کہ آپ کا سینہ  
 مبارک چوڑا تھا اور اوپر کا جسم قوی تھا عَظِيمُ الْجُمُودِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ  
 آپ کے موی مبارک جہ کے طور پر مجتمع تھے جو کہ دفرہ اور لہ کی قسم سے یادہ ہوتے  
 ہیں اور نرم گوش تک تھے وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ شَشَّ الْكَفَّيْنِ وَالْفَهَّيْنِ  
 آنحضرت کی ہتھیلیں اور ہاتھوں کی انگلیں اور پانوں اور پانوں کی انگلیں موٹی  
 تھیں صَحْمُ الرَّأْسِ آپ کا سر بڑا تھا سر کا بڑا ہونا و ماغی قوت کے کمال کی علامت  
 ہے اور نجات کی دلیل ہے صَحْمُ الْكَرَادِیْنِ آپ کی آنکھوں کے جوڑوں کے سر



سرگ تھے جیسے گھٹنہ شانہ کی ہڈیوں میں طویل المسرۃ بالون کی پٹری سیدہ مبارک  
 سے ناف تک سیدہ تھی اذامتی تعلقاً تکفأ اکاماً یحط من صلب جسوقت آپ  
 چلتے تو جھک کے چلتے اور آپ کی رفتار ایسی ہوتی گویا آپ بلند جاے سے اتر رہے ہیں  
 وکان رسول اللہ جعداً رجلاً آپ کے موی مبارک میں جھپ کی اور شیکتگی  
 متوسط درجہ میں تھی وکم یکن بالمطہم آب فرہ اور شیر اللہ نہ تھے ولا بالمکلاثم  
 اور آپ گول چہرہ ہی نہ تھے وکان فی وجہہ تدویر اکاچہرہ مبارک بال تبدو  
 تھا ابیض منتشر آپ کا رنگ سپید اور سرخی سے مزوج تھا ادغ العلیکین آپ کی انگلیاں  
 سپیدی اور سیاہی نہایت درجہ تھی اھذاب الاستعار آپ کی آنکھوں کی پلکیں لابی  
 یمین جلیل الشائس والکندیکے استخوانوں اور شانوں کے جوڑ بزرگ تھے أجود تمام  
 جسم مبارک پر بال نہ تھے چند جاہریاں تھے جیسے ناف سے سینہ تک اور کلائیوں  
 اور ہڈیوں پر تھے دو مسرۃ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک بال تھے شش  
 الکفین والقدین آپ کی ہتھیلیاں اور ہاتھوں کی انگلیاں اور قدم مبارک چوڑے اور موٹے  
 تھے اذامتی تعلقاً تکفأ اکاماً یحط من صلب جسوقت آپ چلتے تو دونوں پاؤں  
 کو قوت کے ساتھ ایسی جگہ سے اوٹھاتے تھے گویا بلند جابی سے نیب میں اتر رہے  
 ہیں واد التفت التفت معاً آپ جسوقت کسی جانب کو دیکھتے تو پورے طور سے  
 یکبارگی دیکھتے گوشہ چشم سے جسطرح متکبرین دیکھتے ہیں نہیں دیکھتے تھے ہین لکھیا صحاح  
 النبوة وهو خاتم النبیین آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اور  
 آپ خاتم النبیین تھے أجود الناس صدراً آپ اندر سے سینہ کے تمام آدمیوں سے  
 کریم تھے سینہ کی خصوصیت اسلئے ہے کہ جو داوڑ کی اور خوبی اخلاق اور فرج اور شہرح



سینہ سے تعلق رکھتی ہیں اور سینہ محل قلب ہے وقاصدہم لہجۃ اور آپ لہجہ میں آدمیوں کے یادہ  
 سچے تھے والیہم عریکہ آپ از روئے طبیعت کے تمام آدمیوں سے نرم تر تھے  
 طبیعت کی نرمی سے انقیاد مراد ہے اور انقیاد سے مراد حق ہے یعنی آنحضرت  
 صلعم انقیاد حق میں تمام آدمیوں سے یادہ تھے واگرہم عشیوۃ آپ از روئے  
 صحبت کے تمام آدمیوں سے اگر مہر تھے مہر زانۃ بدیمۃ ہابۃ جس شخص نے  
 آپ کو چاہا دیکھا اوس کے دل میں ایسی مہبت پیدا ہوئی وہیں خالطۃ معرفۃ  
 آحتۃ جس شخص نے پہچان کر آپ سے مخالطت کی لپکے اخلاق پسندیدہ کے باعث ایک اور  
 دوست کہا اور آپ کے کلمات کے مشاہدہ نے اوس کے دل سے ایسی مہبت کو دور کر دیا  
 اور مخالطت محبت کا سبب ہو گئی یقول ناعنہ کما سر قلبہ ولا یعدۃ متلہ  
 ایک اور صفت کہ ہوا لا شخص کتنا تھا کہ آپ سے پہلے اور آپ سے بعد مثل آپ کے  
 کسی کو میں نے نہیں دیکھا وگاں رسول اللہ سہل الخدین آنحضرت  
 صلعم کے رخساروں پر قلیل گوشت تھا ابھرے ہوئے رخسار تھے ضلیع الخفم  
 ایک اور مبارک صلیخ تھا وہاں کی فراخی محدود صفت اور فصاحت کے لئے دلہن  
 سواۃ البطن والصدرا ایک پیٹ اور سینہ ہوا رہتا پیٹ بڑا نہیں تھا اشعر  
 الذرا عین والمنکبین واعالی الصدرا آپ کی کلائیوں پر اور سینہ مبارک کی بلند  
 جگہ پر بال تھے طویل لہدیہ آپ کے بندہ دست لاسے تھے رجب الخاتم  
 آپ کی ہتھیلیں چوڑی تھیں اشکل الحیین آپ کی آنکھوں کی سپیدی میں سرخی ملی ہوئی  
 تھی احمر المفاقی آپ کی دونوں آنکھوں کے گوشوں میں سرخی تھی مہموس العقیان  
 آپ کی ابرویں میں تھوڑا گوشت تھا وگاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



عَظِيمُ الْعَبَائِیْنَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی تھیں اُھْدَبُ الشَّعْرِ  
 آپ کے ایک ایک لاسے سے مشربُ الْعَبَائِیْنَ بھمک رہی آپ کی آنکھوں کی پیدی میں سرخی ملی ہو  
 تی وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْلَجَ الْحَاجِبِیْنَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتادہ اروتے  
 کانَ مَا لَیْہِمَا الْفِصَّةُ الْمُحْصَةُ گویا آپ کی دونوں ابروؤں کے درمیان حالص  
 جادی تھی وَكَانَتْ عَدْنَاهُ مُخْلَدَوِیْنَ اِدْبَحْہُمْ مَا اَبْلَجَ دونوں آنکھیں فراخ تھیں اور  
 اونیں پیدی اور سیاہی ہایت درجہ تھی وَكَانَ فِی عَیْنِیْہِ مَسْحٌ مِّنْ حُمْرٍ اور آپ کی  
 دونوں آنکھوں میں سرخی مروج تھی وَكَانَ اُھْدَبُ الشَّعْرِ حَتّٰی لَمَّا کَادَتْ تَلْتَسُ مِنْ  
 کَثْرَتِہَا اور آپ کی آنکھوں کے ایک لاسے سے اور کثرت کی وجہ سے مل جاتے کے قریب ہو جاتے  
 تھے وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَصَمَ الرَّاسِ وَالْیَدَیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک عظیم تھا اور ہاتھ اور پاؤں موٹے اور قوی تھے وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمَ سَمْلَ الْحَدَّیْنِ صَلَاحُ مَالِیْسٍ بِالطَّوْلِ الْوَحْہِ وَلَا بِالْمُکَلِّمِ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کشیدہ تھے بہت اوپر سے ہوئے اور نرم نہیں تھے اور آکاہرہ  
 مبارک نہ لانا تھا نہ گول تھا وَكَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ صِفَةً وَ  
 اَجْمَلُہَا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن الناس اور جمیل ترین خلائق تھے  
 کَانَ رِیْعَةً اِلَى الطَّوْلِ مَا هُوَ اَبْیَاہُ قَد تھے مگر قد مبارک طول کی جانب سے  
 طور سے مائل تھا نَعِیْدُ مَا بَیْنَ الْمَتَکَلِّیْنِ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان  
 دوری تھی یعنی آپ کا جسم چوڑا تھا اَسِیْلُ الْخَدَّیْنِ آپ کے رخسار کشیدہ تھے  
 شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ آپ کے بالوں میں نہایت درجہ سیاہی تھی اَلْحُلُّ الْعِیْسَیْنِ  
 آپ کی آنکھوں کے پوٹے ازرو سے خلقت کے سیاہ تھے اُھْدَبُ الشَّعْرِ



آپ کی آنکھوں کے پلک لائے تھے اِذَا وَطِئَ بِقَدَمِهِ وَطِئَ بِكُلِّهَا النَّبِيُّ اَخْمَصُ آبِ  
 جس وقت قنار فرماتے تو قدم مبارک پورے طور سے ہمارے کتے وسط قدم چلتے وقت  
 زمین سے سلا رہتا تھا اِذَا وَصَعَ رِءَاثَهُ عَنْ مَكَانِهِ سُدِّيْلَهُ  
 فضیلتِ جس وقت چادر کو دوش مبارک سے علیحدہ فرماتے تو آپ کا شانہ مبارک چاندی  
 کے پتر کی مانند نظر آتا تھا اِذَا اصْحَكَ يَبْكُ لَا عُرْ جَسُوتِ آبِ ہنستے تو نورِ حکمت آتا  
 وَاِنْ كَانَ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّاحًا لِّدِرَاعَيْهِ اَنْخَضَتْ صَلَاحُ كِي كَلَامِ بِيْنِ حُطْبِي  
 اور لابی تھیں بعید مابین المکبیین آپ کے دونوں شانوں میں فاصلہ تھا اَهْدَبُ  
 لَا شَفَاكَ الْعَيْنِيْنِ آپ کی دونوں آنکھوں کے پلک لائے تھے وَاِنْ كَانَ صَلَّيْ اللَّهُ  
 عِبْلُ لِعَضْدِيْنِ وَالذِّرَاعِيْنِ وَمَا تَحْتَ الْاِرْدَارِ مِنَ الْفَحْذِيْنِ وَالسَّاقِ  
 اَنْخَضَتْ صَلَاحُ كِي بازو اور کلاسیں اور رانیں اور پٹلتیں پر گوست اور اوہری ہوتی تھیں  
 طَوِيْلُ الرَّيْدِيْنِ آبِ کے بندو ست لائے تھے رُحْبُ الْوَاخَةِ اُكْبَى هَيْلِيْنِ فِرَاحِ  
 تھیں سَائِلُ الْاَطْرَافِ كَانَ اَصَابِعُهُ قَضْبَانِ قَصْدُهُ اَكْبَى هَاتُونِ كِي اَوْتِيْنِ  
 لائے تھیں گویا انگلیں چاندی کی ٹہلی ہوئی شاخیں تھیں وَاِنْ كَانَ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ فِي السَّمْسِ قَبْدُ فِي اِحْرَامِهِ وَكَانَ مَعَ ذَلِكَ لِحْمُهُ  
 مَتَا سَكَا يَكَادُ يَكُوْنُ عَلَى الْخَلْقِ الْاَوَّلِ لَمِصْرَةُ السَّمْسِ اَنْخَضَتْ صَلَاحُ  
 فرہی میں معتدل خلقت تھے اور آخر عمر میں آپ یادہ موٹے ہو گئے تھے اور اس فرہی کے  
 ساتھ ہی آپ کا جسم مبارک گھسیلا تھا اور ابتدائی حالت کے قریب تھا فرہی نے آپ کو  
 قسم سے نقصان نہیں پہنچا وَاِنْ كَانَ صَلَّيْ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا  
 وَاَحْسَنُهُمْ خَلْقًا اَنْخَضَتْ صَلَاحُ اَزْرُوْهُ چہرہ کے تمام آدمیوں سے احسن تھے



اور از روئے اخلاق کے سب سے بہتر ہے لیکن بال طول البائن ولا بالقصیر  
 كَانَ يُسَبِّحُ إِلَى الرُّبُعَةِ إِذْ آمَشَى وَحَدَّثَ آبَ اسْقَدْرَ لَانِبِ شَيْءِ جَوَابِ  
 قد مبارک کی دراری ظاہر ہوتی اور نہ آپ کو تاہ قدرتے جسوقت آپ اکیسے ملتے تو میانہ  
 قد کثیر نسبت کئے جاتے تھے وَمَعَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ يُمَاشِيهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ  
 يُسَبِّحُ إِلَى الطُّولِ إِلَّا طَالَهُ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ وَجُودِ مَيَانِ قَدِ هُوَ يَكِي  
 جب کوئی آدمی آپ کے ساتھ چلتا اور وہ لانسے قد کا آدمی ہوتا آنحضرت اویں شخص  
 قدین لاسے معلوم ہوتے تھے وَلَكِنْ كُنَّا كُنْفَهُ الرَّجُلَانِ الطَّوِيلَانِ فَيَطْوِيَانِ  
 فَإِذَا فَرَغَا نَسَبَا إِلَى الطُّولِ وَلَسِبَ هُوَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الرُّبُعَةِ أَوْ أَكْثَرِهَا  
 ہوا کہ دو لانسے قد کے آدمی ایکے اس میں کھڑے ہوئے آنحضرت صلعم اون  
 دونوں آدمیوں کے درمیان لانسے نظر آتے اور جسوقت آپ کے اطراف سے وہ  
 دونوں آدمی ہٹ گئے تو دونوں طول قد کے ساتھ نسبت کئے گئے اور آنحضرت  
 صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ قَدِ کے ساتھ وَيَقُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيلَ الْحَيْرُ كُلُّهُ فِي  
 الرُّبُعَةِ آنحضرت صلعم ارشاد فرماتے تھے کہ تمام خوبی متوسط قد میں گروالی گئی ہے  
 ابن سبع نے آنحضرت صلعم کے خصائص میں یہ بات زیادہ کی کہ رَأَى كَانِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَكُونُ كُنْفَهُ عَلَى مَنْ جَمِيعُ الْجَالِسِينَ  
 آنحضرت صلعم جسوقت مجلس میں بیٹھتے تھے تو آپ کے منڈ سے سب بیٹھے والوں کے  
 اونچے ہوئے تھے وَكَانَ صَلَواتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ مَعَهَا تِلَا لَاعَ وَجْهَهُ  
 تَلَا لَاعَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدَا آنحضرت صلعم فی نفسہ عظیم الشان تھا اور دوسرے  
 نزدیک بھی عظیم الشان تھے اچھا چہرہ مبارک چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا اطو



مِنَ الْمَرْوَعِ وَأَقْصَرُ مِنَ الْمَسْدَبِ آبِ مِيَانِ قَدِ سَنِي يَادَهُ لَابِي تَهْمَا وَتَزِيدُهُ لَابِي  
 قَدِ حِيرِي سَ جِسْمِ دِلے سے کم تہ عَظِيمُ الْهَامَةِ آبِ کَاسِ سُرْبِ تَہَا حُلُّ الشَّعْرِ  
 اِنْ اَلْفَرَقْتُ حَقِيقَتَهُ وَفَقَا وَالْاَفْلَاکُ يَجَاوُ شَعْرَهُ شَحْمَةُ اَذْنِيهِ اِذَا هُوَ  
 وَفَرَّةُ آبِ کے موسے مبارک میں تہوڑی شکستگی تھی اگر موسے مبارک اس امر کو قبول کرتے  
 کہ اوکی مانگ سکے تو آپ اوکی مانگ نکالتے ورنہ موسیٰ مبارک نرسہ گونش سے تجاوز نہیں کرتے تھے  
 اور دودھ کی حالت میں رہتے تھے اَنْهَرُ اللُّوْی اَبْکَارُنْکُ شَفَاوْ اور ریش تہا وَاَسْعُ  
 الْجَبِيْنِ اَبْکِی بیتیابی کتاوہ تھی اَرْحُ الْحَوَا جِبِ سَوَاعِ فِي غَيْرِ قَرْبٍ مَكْنِہُمَا  
 عَرْقِیْدِشْرَا الْعَضْبُ اَبْکِی اَبْرُوئیں باریک اور خمیدہ تھیں اور اوس کے درمیان کشادگی  
 تھی اور ابروؤں کے درمیان ایک گ تھی کہ آپ کو جب غضب آتا تو اوس گ کو او بہا رو دیتا تھا  
 اَفْنِ الْعَرْشِ کہ نورِ یحسینہ مَسْ لَمَیَا مَلْکُ اَتَمُّ اَبْکِی تاک لابی نٹھنے تلے تھے  
 او سپر نور او بہا ہوا تھا جو شخص تامل نہیں کرتا تو اتم جاننا اشم اوس پاک کو کہتے ہیں جسکی شخو نکو  
 او بہا رہو بیان پر یہ مقصود ہے کہ اَبْکِی پاک پر بہت بلند تھی بلکہ تامل کرنے سے بلندی  
 ظاہر ہوتی تھی اور فی الحقیقت نور کا او بہا رہتا کہ اَلْحَیْہُ اَبْکِی ریش مبارک نہایت گھٹان  
 سنی حَلِیْعُ الْفَمِّ اَبْکِی دہان مبارک فراخ تھا وہاں کی راضی فصاحت کے لئے ممد و صفت  
 ہے اَبْکِی فصاحت عالم میں مشہور ہے اَشْنَبُ مَوْجِ الْاَسْنَانِ آپ کے دندان مبارک سعید  
 اور تمکد دار اور تیر ستمے اور اونٹین کشادگی تھی حَقِیْقُ الْمَسْرُوْبَةِ آپ کے سینہ مبارک سے  
 ناف تک بالوکی باریک تحریر شدہ تھی کَانَ عُنْفُہُ جِدُّہُ مَکِیۃُ وَصَفَاءِ الْقِصْدِ  
 اَبْکِی گردن مبارک گویا اوس رت کی مانند تھی کہ سنگ مرمر سے بنائی گئی ہو اور صفائی میں  
 چاندی کی طرح تھی یہ تسمیہ صرف صفائی اور خوبصورتی کی وجہ سے ہے مُعْتَدِلُ



المخلوق بادن متاسک اب متناسب الاعصاب اور فریہ تہ اور یکے گوشت میں  
 نرمی اور سستی نہیں تھی سو اعضاء البطن والصدہ را اپکا پیٹ اور سینہ ہموار تھا عرق  
 الصدہ راجعہ کلائیں المککین اب کاسینہ مبارک وراج تھا اور دونوں شانوں کے  
 درمیان فاصلہ تھا صم الکرا دیس اپنی استخوان مبارک کے جوڑے سے اتنے  
 المتحرک جسم مبارک کا جس قدر حصہ کپڑے سے کہلتا تھا وہ نہایت شفاف اور روشن  
 تھا موصول اللبۃ والشرة شعر یجری کالخط ابی ہسلی سے ناف تک بال مثل  
 خط کے کشیدہ تھے عاری اللہین والبطن ماسوا ذلک ابی جاتیوں اور پیٹ  
 پر بال نہ تھے اور اسکے سوا بال تھے اشعر اللہ راعین والمککین واعالی الصدہ  
 ابی کلائیوں اور شانوں اور سینہ مبارک کی بلندی پر بال تھے طویل الرندیں ابی  
 دونوں بند گاہ کلائیوں سے ہتھیلیوں تک لانسبے تھے ریحہ لرا حہ ابی ہتھیلیں جوڑی  
 تھیں ہتھیلیوں کا چوڑا ہونا جو داو و عطا کی لیل ہے شان الکفین والقدین ابی  
 ہتھیلیں اور قدم مبارک ہر گوشہ اور موڑے سے سائل الاطراف ابی ہاتھوں کی  
 انگلیں اعتدال سے لانی تھیں خمصان الوخمصان اب کے تلوون ہر گوشہ  
 نہ تھا توازن میں سے اونچا رہتا تھا مسیح القدین ینبوعہما الماء اب کے قدم  
 مبارک نرم اور ہموار تھے اور اون میں شکاف اور شکستگی نہیں تھی جس وقت یا بی قدموں پر چلتا  
 فوراً جاری ہو جاتا تھا اذ اسرا ل نزال قلعا اب جس وقت قدموں کو زمین سے اٹھاتے  
 تو ایسا معلوم ہوتا کہ اب زمین سے قدموں کو اوکھاڑ رہے ہیں یہاں قوت رفتار کی تھی  
 یخطو کفیان ممشے ہونا اب محک کر قدم رکھتے اور آہستگی اور وقار سے  
 چلتے تھے درایع المشیہ اذ کمشے کائنات یخط من صلب اب وراج کام سے قوت



رفتار فرماتے تو ایسی شان ہوئی گویا آپ ملندی سے نشیب میں اوتر رہے ہیں **وَلَا ذَا**  
**الْقَتَّ التَّقَتَ حَمِيعًا** حسوت کسی جانب دیکھتے تو ہمہ تن متوجہ ہو کر ملاحظہ فرما  
 تے **حَافِضُ الطَّرَفِ** آپ بھی نگاہ رکھتے تھے ظاہر میں یہ شان اشتغال باحوالِ طین  
 تھی **نَظَرُهُ إِلَى الْأَرْضِ طَوِيلٌ** میں نظرِ اعلیٰ السَّماءِ آہکی نظرِ مبارک میں کیطوف بمقابلہ  
 آسمان کی طرف نظر کرنے سے زیادہ تر طویل تھی **جُلَّ نَظَرُهُ الْمَلَاخِطَةَ** نظر کرنا آہکی  
 ملاحظہ تھا ایسے طور سے دیکھنے کو زمانہ میں خیر کے ساتھ مخاطب کرتے ہیں **كَيُؤَوِّثُ**  
**أَصْحَابَهُ وَيَبْتَدِرُ مَرْكَبَهُ بِالسَّكَامِ** اپنے اصحاب کو آپ اپنے سامنے چلا تے  
 اور آپ اویکے پیچھے چلتے اور مسلمانوں سے جو شخص آپ سے ملتا آپ اسے ساتھ  
 سلام کرنے میں ہدایت فرماتے تھے **وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ أَقْلَعَ التَّمَنِّيْنِ إِذَا كَلَّمَ مَرْءِي كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَابٍ تَأْيِاهُ انْخَضَرَتْ**  
 صلعم کے سامنے کے دانت کشادہ تھے جسوقت آپ کلام کرتے تو سامنے کے دانتوں  
 سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا **وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ الْبَشَرِ قَدْرًا**  
 آنحضرت صلعم از رو سے ق م کے حسن بشرتے یعنی آپ کے پاؤں ہر ایک بشریت  
 امام احمد وغیرہ سے روایت کی ہے کہ سیمونہ بنت کروم سے کہا کہ میں نے رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسکے سر کی انگشت سبابہ کا طول جو تمام انگلیوں سے بڑی تھی میں  
 ابتک نہیں ہوئی **وَكَانَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاقَيْهِ حُمُوشَةٌ** آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پٹلیوں میں تیلان تھانہ پٹلیوں کا پتلان محمودہ صفت ہے **وَكَانَ**  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي كَمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ وَيَخْدِرُ مِنْ صَبَبٍ يَخْطُو تَلْقَبًا**  
**وَيَمْشِي الْمَوْنِيَا بَعِيرٍ يَجْتَرُ** آنحضرت صلعم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے گویا ایک



سخت پتھر سے جدا ہوتے ہیں اور بلند جاے سے سبب میں اتر رہے ہیں یعنی نہایت قوت کے  
 ساتھ رفتار فرماتے تھے اور جھک کر قدم رکھتے اور چلنے میں نزدیک قدم ڈالتے اور ہستی اور  
 وقار سے چلتے جس میں بکسر کی شان نہیں ہوتی تھی وکان صلے اللہ علیہ وسلم اذ امشی  
 مشی محمداً آنحضرت صلعم جس وقت رفتار فرماتے تو آپ کے تمام اعضا مجتمع اور  
 قوت کے ساتھ ہوتے تھے آپ کی کسی عضو میں سستی ظاہر نہیں ہوتی تھی وکان رسول اللہ  
 صلے اللہ علیہ وسلم اذ امشی مشی اصحابہ امامہ و ترکوا ظہرہ لہما و  
 آنحضرت صلعم جس وقت چلتے تو آپ کے صحاب آپ کے سامنے چلتے اور آپ کی  
 پشت مبارک کے پیچھے کوئی نہیں چلتا پشت کی جانب ملائکہ کے چلنے کے لئے چھوڑ دیتے  
 تھے وکان صلے اللہ علیہ وسلم اذ امشی لم یبلغت آنحضرت صلعم جس وقت  
 رفتار فرماتے تو کسی جانب نہیں دیکھتے تھے وکان صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغت  
 وراءہ اذ امشی وکان ربکما تعلق داءہ بالشجر فلا یبلغت حتی یرمعوہ  
 آنحضرت صلعم جس وقت چلتے تو پیچھے نہیں دیکھتے اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپ کی چار  
 مبارک درخت کے لپکے رہ گئی آپ نے اوسکی جانب التفات نہیں کیا اور آپ کے  
 اصحاب نے اوسکو اور ہٹا کے جسم مبارک پر اوڑھ دیا وکان صلے اللہ علیہ وسلم  
 اذ امشی کأما توکاء آنحضرت صلعم جس وقت چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کسی  
 چیز پر ٹیکہ دے ہوئے ہیں وکان صلی اللہ علیہ وسلم مشی یعرف فیہ انہ لیس  
 یعاجز ولا کسلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے طور سے رفتار فرماتے تھے کہ  
 آپ کے چلنے میں عجز اور کسلندی معلوم نہیں ہوتی تھی وکان صلے اللہ علیہ وسلم  
 لا یغنی ولا یلہت آنحضرت صلعم کو چلنے میں تھکاوٹ اور لگان نہیں ہوتی تھی



وكان صلى الله عليه وسلم لا يطأ عَقْبَهُ رَجُلَانِ قَطُّ إِنْ كَانُوا ثَلَاثَةً  
 مَشَتْ بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانُوا جَمَاعَةً قَدْ يَمُوتُ بَعْضُهُمْ أَنْ خَضِرَتْ صَلَواتُكَ  
 دوا آدمی ہرگز نہیں چلتے اکثر آدمی ہڈی تو آب دیکے درمیان چلتے اور اگر زیادہ لوگ ہوتے  
 تو بعض آدمیوں کو اپنے آگے کر دیتے تھے وکان صلى الله عليه وسلم اذا  
 لیس نَعْلَيْهِ نَدَا يَا لَيْمَنُ وَاِذَا خَلَعَ خَلَعَ الْيُسْرَى أَنْ خَضِرَتْ صَلَواتُكَ  
 علیہ سلم حتی سید ہے پاؤں میں پہنتے اور اوتار تے وقت اولے پاؤں سے جوئی اوتار  
 تے وکان اذا دخل المسجد ادخل رجله اليمين وکان يحب اللئيم  
 فی کل شیء اخذ وعطاء آنحضرت صلعم جو وقت مسجد میں داخل ہوتے تو سید  
 پاؤں مسجد میں رکھتے اور چیز کے لیے اور چیز کے لیے میں سید ہے ہاتھ کو دوست رکھتے  
 تے۔

اليوم هر روضه سے سوایت سے مآرايت سَيِّئًا احسن من رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم كان الشمس بجرأى في وجهه آنحضرت صلعم  
 زیادہ اچھی کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں بان ہوتا تھا  
 ولا رایت احدا أسرع في مشي من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 کائنات الارض تطوى له انا كبحه النفسا والله لغير مكث ريث اور میں نے  
 آنحضرت صلعم سے کسی کو زیادہ تیز رفتار نہیں دیکھا گویا زمین انکو واسطے لپٹی تھی ہم لوگ  
 چلتے میں اپنی دات سے کوشش کرتے تھے اور آپ بے پروائی سے چلتے تھے اور تیز  
 چلتے تھے وکان رسول الله نورافكان اذا مشى بالشمس والقمر لا  
 يظهر له ظل آنحضرت صلعم نور سے آپ نہ ہو پ میں یا چاند لی میں چلتے تو انکا سایہ



ظاہرین ہوتا تھا وکان وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الشمس والقمر  
وکان مستدیراً انحضرت صلعم کا چہرہ مثل سورج اور چاند کے تھا اور مستدیر تھا۔  
سیر ابن عازب رضی سے روایت ہے ما را یکت من ذی لیلۃ فی حلۃ  
حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کسی شخص  
دی کہ کو سرخ حلہ میں انحضرت صلعم سے احسن نہیں دیکھا۔

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے ما را یکت شیاً احسن من رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ واذا صحت  
تیکلا لا عرق فی الجدر میں نے کسی شے کو انحضرت صلعم سے احسن نہیں دیکھا  
گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں بہاں ہوتا تھا اور جبوقت آپ منہ سے تو دیواروں پر  
نور چمکتا تھا امم عبد رضی نے انحضرت صلعم کے بعض اوصاف میں کہا ہے اجمل  
الناس من یحبہ واخلاقہم واحسنہم من قریب انحضرت صلعم دور سے  
دیکھنے میں اجل الناس تھے اور قریب سے دیکھنے میں شیریں تر اور احسن الناس تھے  
جمیل اوس حسین کو کہتے ہیں کہ دور سے دیکھنے میں دلربا ہوا اور حسین اوس جمیل کو کہتے  
ہیں کہ قریب سے دیکھنے میں خاطر پر ہوا امم عبد رضی آپ کے دونوں اوصاف کو  
نہایت اچھی نظر سے دیکھا اور خوب بیان کیا جا رہا ہے سمرہ رضی سے روایت ہے راایت  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ  
حمراء فجعلت النظر الیہ والی القمر فلم یوجدنی احسن من القمر  
میں نے رسول اللہ صلعم کو چاندنی رات میں دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلہ تھا میں  
اپنی طرف اور چاند کی طرف دیکھتا تھا البتہ آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ اچھے



تھے ایک آدمی نے ہر امرا بن عارب سے پوچھا اگان و حہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل السقف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مثل تھا ہر امرا بن عارب نے کہا لا بل مثل القمر ایک چہرہ مثل تلوار کے نہ تھا بلکہ چاند کی مانند تھا و کان لونه صلی اللہ علیہ وسلم ارھر و لکھن بالاسمر و لکھن بالشدید الناس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ شفاف اور روشن تھا گندم گونہ تھا اور بالکل سپید تھا جسکی سعیدی یادہ ہوتی آپ کے چہا ابوطالب نے انکی نعت میں کہا تھا

وَ اَنْصُ لَيْسَتْ فِي الْغَمَامِ وَ حَبْرُهُ  
مِثَالُ لَيْلَاءٍ مَعِي عَصْمَةُ لِلْكَرْمَلِ

آپ ایسے شریف قوم میں یا روشن اور نورانی چہرہ میں کہ انکی ذات مبارک کے طفیل میں ابر سے پانی مانگا جاتا ہے آپ یتیموں کے فریاد رس ہیں اور درویش اور محتاج لوگوں کے لئے خواری سے بجا و ہین و کان صلی اللہ علیہ وسلم ارھر اللو لکان عرقہ اللؤلؤ اذ امشے نلکا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ شفاف اور روشن تھا اور ایک پسینہ موتی کی مانند تھا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبک کے وقار سے چلتے تھے و کان صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس و جمہا و انورہم انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ کی خوبی میں آدمیوں میں احسن تھے اور ایک چہرہ مبارک یادہ نورانی تھا کسی صفت گزیر کے لئے آپ کا وصف نہیں کیا مگر یہ کہ آپ کو چودہویں رات کے چاند سے تشبیہ دی ہے اور انکی شان میں لوگ یہ کہتے تھے کہ آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسب طور سے فرمایا ہے آپ کی ہی شان ہے

اَمِيْنُ مِصْطَفٰى الْخَيْرِ يَدْعُو  
كَصُوْبِ الْبَدْرِ زَايِلِ الْغَمَامِ

انحضرت امین خدا اور تمام میں برگزیدہ ہیں اور خلق کو خیر کی طرف بلاستے ہیں اور چاند







رنگ میں سوئے کی طرح تھی وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ أَحْسَنُ عِبَادِ اللہِ  
 شَعَتَیْنِ وَالطَّفَمُ حَمُّ فَمِ انْخَضَرَتْ صَلَعمُ بُوْطُکُلِی خُوبِی مِیْنِ مَحْلُوقِ سَے اَحْسَنُ تھے  
 اور آپ کے وہاں مبارک کا حلقہ نہایت لطیف اور نازک تھا وکانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَسَلَّمُ عَرَضُ الصَّدْرِ لَا یَعْدُ وَلَحْمُ لَعَضَ بَدَنِهِ بَعْضًا کَالْمُرَاةِ فِی  
 الْاِسْتَوَاءِ وَکَالْقَمَرِ فِی الْبَیَاصِ انْخَضَرَتْ صَلَعمُ کاسینہ مبارک چڑھتا اور آپ کے  
 جسم مبارک کے بعض حصہ کا گوشت بعض حصہ سے متجاوز نہیں ہوتا تھا آئینہ کی مانند آپ کا  
 گوشت ہوا رہتا سیدی اور نور میں چاند کی مانند تھا وکانَ لَهُ صَلَّی اللہُ  
 عَلَیْہِ وَسَلَّمُ ثَلَاثُ عُقْلٍ تُغِطِی الْاَرَامَ وَہَا وَاحِدَةٌ انْخَضَرَتْ صَلَعمُ کے شکم  
 مبارک پر فرہی کے باعث تین بٹن تھیں ایک بٹ کو تھمت چھپا رکھتا تھا وعلیٰ اُمِّ  
 ہانی رَضِیَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ بَطْنَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اِلَّا دَوَّ  
 الْقَرَّاطِیْسِ الْمُنْبِیَّةِ نَعَضُهُ عَلَیْ بَعْضِ اُمِّ ہانی رَضِیَ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو دیکھ کر مجھ کو کاعدات تہ بہ جو ایک دوسرے پر کہیں ہوں  
 یاد آتے تھے۔

محشر الکلبی نے روایت کی ہے اَعْمَرُ التَّیْمِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ  
 مِنَ الْحُمْرَةِ کَبِیْرًا فَطَرَحَتْ اِلَیْ طَہْرَةً کَاثَّةً سَبِیْکَ وَصَدَّ انْخَضَرَتْ صَلَعمُ فِی  
 حُرْمَةِ سَوَاکُوتِ غَمْرَہِ لَیْلَیْنِ سَے اُنکی پشت مبارک کو دیکھا گویا وہ چاندی کا تیر تھی ہوا  
 مِیْنِ مَقَاتِلِ بَنِ خُبَّانِ سَے روایت ہے اَوْحَى اللہُ تَعَالٰی اِلَیْ عَلِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
 اَسْمَعُ وَاَطِعْ مَا اَمَرَ الطَّاهِرَةُ الْبِکْرُ الْبَتُّوْلُ اِنِّیْ حَلَقْتُکَ مِنْ غَیْرِ فِعْلِ  
 فَعَلْتُکَ اَیَّةٌ لِلْعَالَمِیْنَ قَايَايَ فَاَعْبُدْ عَلٰی فَوَکُلْ فِیْ سِرِّ لَہْلِ سَوَابِ



اِنِّى اَمَّا لِّلّٰهِ الْحَقُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِى لَا اَنْزُلُ صَدَقُوا النَّبِىَّ الرَّؤُوفِىَّ حَسْبُ  
 الْمَجْلِ وَالْمِدْرَعَةُ وَالْعَامَّةُ وَالنَّعْلَانِ وَالْمِرَادَةُ الْجَعْدُ الرَّاسِ السَّلْتُ  
 الْجَبَانِ الْمُفْرَنِ الْحَاجِبَانِ الْاَهْدَبُ الْاَسْفَارُ الْاَدْعِمُ الْعَيْنَيْنِ  
 الْاَقْنَةُ الْاَنْفُ الْوَاحِصُ الْحَدِيثُ اَلَكْتُ الْحَيَّةُ عَرَقَةُ فِى وَجْهِهِ كَاللُّو  
 وَرَيْحُ الْمِسْكِ يَنْفَعُ مِنْهُ كَانَ عُنُقُهُ رَاىَ تَوْفِيقَةً اَسَدُ تَعَالٰى سَعِى  
 كِى طَرَفٌ وَحِىِّ سَحْبِى كَسُنْ تَوَاوِرِ مِىْرِ طَاعَتِ كِرَاسِ بَيْطِ طَاهِرِ بَكْرِ بَتُولِ كِ  
 يَمِنْ نِى تَهْمُكُوبِ بِنِى كِى پِيَا كِيَا اَوْرَتَهْمُكُو عَالَمِ كِيَا سَطِى مِىنْ نِى اِنِّى نِشَانِى بِيَا  
 يَسْ خَاصِ تَوِىْرِ عِبَادَتِ كِرَاوْرِ مَجْهِيَرِ تَوَكَّلِ كِرَاوْرِ اَهْلِ سَوَارِى سِى بِيَانِ كِرَدِى كِى مِىنْ  
 اَسَدِ اَوْرِ حِى اَوْرِ قِيَوْمِ مِىنْ اَوْرِ هِمِشِه رِسْتِى وَالا هُونِ مَجْهُونِ زَوَالِ هِمِىنْ تَهْمُكُو لَوْ اَوْسِى كِى نَبُو  
 كِى تَهْدِيقِ كِرَاوْرِ اَوْمِى اِهْوَاوْنِ اَوْنِى رِى سَوَارِى كِرِى كَا مَدْرَه رِى بِنِى كَا عَامِرِ بَانْدِ هِرِى كَا جَوْنِ اَبِى كَا  
 عَصَاوْنِ نِى كِى كِى اَوْسِى بِي كِى سِرِى كِى يَانِ بَحِى بِيْدِه هُونِ كِى پِى تِيَانِى اَوْسِى كِى كِشَانِ  
 هُوْ كِى بِيُوْتِى اَبِرِ هُوْ كَا اَوْسِى اَنكُونِ كِى بَلَكِ لَانِى هُونِ كِى اَوْسِى اَنكُونِ كِى پِى دِى اَوْرِ سِيَا بِي تِى  
 سِى هُوْ كِى اَوْسِى نَاكِ لَانِى اَوْرِ دِى مِيَانِ سِى اَوْبِى هُوْ كِى اَوْرِ شِى بَارِى كِى اَوْرِ نَاكِ هُوْ كِى اَوْ  
 رِ خَسَارِ اَوْرِ بِي سِى هُوْ كِى اَوْسِى اَوْرِ هِى كِتْجَاوْ هُوْ كِى اَوْسِى جِى رِ عَرَقِ مَوْتِى كِى مَاسِ تَهْمُكُو  
 اَوْرِ اَوْسِى عَرَقِ سِى مَشْكِ كِى بُوْمِ كِى اَوْسِى كِرْدِنِ صَفَا اَوْرِ نَوْرِ كِى بَاعْتِ چَا دِى كِى  
 صِرْحِى كِى مَانْدِ دُئِى هُوْ كِى۔

ابنِ اَشِىْرِ نِى اَنخَضَتِ صِلَعِ كِى اَبِرِ وَوْنِ كِى نَبِى كِى سَا بِى وَالصِّبْرُ وَصِفَتِ  
 حَوَالِجِہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ اَتَا سَوَابِغِ مِىنْ غَیْرِ قُرْآنِ مِىنْ بَاتِ اَلِى كِى  
 اَبِرِ وَوْنِ كِى صِفَتِ مِىنْ ہِى ہِى كِى بَارِى كِى اَوْرِ لَانِى ہِى ہِى اَوْرِ اَوْنِى دِى مِیَانِ بَاتِى كِى شَا دِى



ستی جو تامل کے ساتھ معلوم ہوتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت اپنا چہرہ مبارک آئینہ میں دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقَ فَعَدَّ لَهُ وَكْرَ مَصْنُوعَةٍ وَحَمَى قَسَمَهَا وَ  
 جَعَلَنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے وقت فرماتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 الَّذِي حَسَّ خَلْقَهُ وَخَلَقَ وَرَكَانَ مِنِّي لِمَا شَانَ مِنْ غَيْرِي آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرماتے تھے اَنَا أَشْبَهُ النَّاسِ بِأَدَمَ وَكَانَ ابْنِي إِبْرَاهِيمَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 أَشْبَهُ النَّاسِ فِي خَلْقٍ وَخُلُقٍ مِّنْ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْ يَأُوذَ مُتَابِعُهُنَّ وَأُوْرِيهِ  
 بَابُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَقَتْ أَوَّلَ عِلْقٍ مِنْ مَجْمَعِ زَيْدٍ مُّتَابِعَةٍ تَحْتَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
 تَحْتَ رِوَايَتِ كَيْ سَوَّلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ بِهٖ عُرْفُ عِلْقٍ إِلَّا مَبْدِئًا  
 فَإِذَا مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَرَبٌ مِّنْ جَالِ الشَّوْقِ مِيرَ سَائِلِ انْبِيَاءِ  
 كُنْ تَبْنِي بَاغَاهُ مِنْ دَيْكَا كَهْ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ دَمِيُونِ بْنِ سَعْدٍ جَوْشَنُودَ كَيْ قَبِيلِ  
 سَعْدٍ هُوَ تَوَدَّ مِنْ مِّنْ أَيْكٍ قَلْبِي هَبْ كَيْ أَدَمِي مُتَوَسِّطُ الْقَامَتِ هُوَ تَبْنِي وَرَأَيْتُ  
 عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِّنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهَا عُرْفَةٍ  
 بَيْنَ مِسْعُودٍ أَوْ مِّنْ نِّفْزِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْدِيَا وَهْ مِيرَ دَيْكَا هُوَ لَوْ كُنْ  
 عَرَوْهُ ابْنَ مِسْعُودَ كَيْ مُتَابِعَةٍ تَحْتَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ  
 مِّنْ رَّأَيْتُ بِهِ شَبَهَا صَاحِبِكُمْ أَوْ مِّنْ نِّفْزِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْدِيَا وَهْ دَيْكَا  
 مِيرَ مُتَابِعَةٍ تَحْتَ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مِّنْ رَّأَيْتُ  
 بِهِ شَبَهَا دَا حِيَّةٍ أَوْ مِّنْ نِّفْزِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْدِيَا وَهْ دَيْكَا مِيرَ مُتَابِعَةٍ  
 تَحْتَ وَكَانَ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِعَ الظَّهْرِ مَا بَيْنَ كَيْفِيهِ خَالِمُ النَّبِيِّ



وَهُوَ مَكِيلٌ مِّنْكُمْ أَلَا يَمُنْ فِيهِ شَامَةٌ سَوْدَاءُ تُضْرِبُ إِلَى الصُّفْرِ  
 حَوْلَهَا شَعْرَاتٌ مُّتَوَالِيَاتٌ كَأَنَّهَا مِنْ عُرْفِ قَوْسٍ آنحضرت صلعم کی  
 پشت مبارک جوڑی تھی میان دونوں ٹانگوں کے مہربوت تھی اور سید ہے شانہ سے جو جگہ آگے  
 ہے وہاں ایک سیاہ خال تھا او سین زردی تھی اور اس خال کے اطراف میں بال مجتمع تھے  
 گویا وہ بال گھوڑے کی ایال سے بن بالوں کی تشبیہ گھوڑے کی ایال کے ساتھ چمکی  
 حالت میں ہے وگاں خاتمة صلی اللہ علیہ وسلم غَدَّ حُمْرًا مِثْلُ  
 مِصْبَةِ الْحَمَامَةِ آنحضرت صلعم کی مہربوت ایک شرح غدو مثل کھوتر کے اڈے  
 کے تھی بریدہ ۴ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم مدینہ منورہ میں جب وقت تشریف  
 لائے تو سلمان فارسی طب کا ایک طبق لائے اور آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے سلمان  
 سے پوچھا یہ کیا ہے سلمان نے کہا آپ کے اور آپکے اصحاب کیوں ملے صدقہ ہے آپ نے  
 فرمایا اسکو اوٹھا لو ہم صدقہ نہیں کہاتے سلمان نے اسکو اوٹھا لیا پھر دوسرے دن  
 سلمان نے مل اسکو لے کر طب لائے اور آنحضرت صلعم کے سامنے رکھ دیں آپ نے پوچھا  
 سلمان یہ کیا ہے سلمان نے کہا آپکے واسطے ہدیہ ہے آنحضرت صلعم نے اصحاب سے  
 فرمایا کہ مائدہ کو فراخ کرو پھر سلمان نے حاتم نبوت کو جو پشت مبارک پر تھی دیکھا پس سلمان  
 ایمان لائے سلمان اور سوقت تک ایک یہودی کی ملک میں تھے آنحضرت صلعم نے  
 اونکو دور ہم دیکر اسلئے خرید لیا کہ اصحاب کیوں واسطے خرموں کے درخت لگایا کریں سلمان نے  
 اپنا کام کیا کرتے اور درخت تمروار ہوتے دیکے بیل کہانے میں آتے تھے۔ آنحضرت صلعم  
 نے اپنے دست مبارک سے بہت سے درخت خرموں کے لگائے مگر خرما کا ایک درخت  
 حضرت عمرؓ نے لگایا جس سال درخت لگائے گئے تھے کل رحمت باور ہوئے مگر وہ رحمت



حضرت عمر کا لگایا ہوا بار آور میں ہوا آنحضرت صلعم نے درایت فرمایا کہ اس درخت کا کیا حال ہے بار آور میں ہوا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس درخت کو میں نے لگایا تھا آنحضرت صلعم نے اوس درخت کو اوکھاڑ کے پہر لگادیا اوسی سال میں وہ درخت بار آور ہوا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلعم کی نگاہ مبارک اور آپ کے سرمہ لگائی صفیں  
آنحضرت صلعم تباریک میں ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ روز روشن میں دیکھتے تھے۔  
آنحضرت صلعم اپنے اسیچے صدف میں ایسا دیکھتے تھے جیسا کہ اپنے سامنے سے دیکھتے تھے۔  
آنحضرت صلعم کی نگاہ میں اس قدر قوت تھی کہ ثریا میں گیارہ ستارے دیکھا کرتے تھے۔  
آنحضرت صلعم کسی تاریک مکان میں جب تک چراغ روشن نہوتا نہیں بیٹھتے تھے۔  
آنحضرت صلعم کو سنبری اور جاری پانی کی طرف دیکھنا خوش آتا تھا۔ آنحضرت صلعم کو ترخ اور سرخ کیو تریر نظر کرنا اچھا معلوم ہوتا تھا آنحضرت صلعم جب وقت سرمہ لگاتے تو ہر ایک اکہہ میں دو دو سلاہین لگاتے اور یا تچوین سلامی گو دلوں انکھوں میں تقسیم کرتے مجموع سلاہین طاق ہوتی تھیں آنحضرت صلعم سرمہ کی سلاہین طاق لگاتے اور استنجے کے ڈبیچے ہی طاق لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کا ایک سرمہ ان تین ہر شب میں اوس سے سرمہ لگایا کرتے تھے اور ہر ایک شیم مبارک میں تین تین سلاہین استعمال فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے حضور در سفر میں پانچ چیزیں جدا نہیں ہوتی تھیں آئینہ۔ سرمہ ان۔ کنگی۔ مسواک۔ مدری۔

ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے الحمد سے سرمہ لگاؤ اسلئے کہ اتمد نگاہ کو چلا دیتا ہے اور پلک اوگاتا ہے باجوری



کہا ہے کہ اتمد کے استعمال کے لئے صحیح انگلیں مجاہد بن سہیل انکھوں کو اتمد نقصان  
 پہونچاتا ہے اتمد ایک مشہور معدن کا پتھر ہے جو سرزمین مشرق میں ہے اور اتمد سیاہ رنگ  
 مائل لہری ہوتا ہے ماحوری سے آنحضرت صلعم کے اس قول کے بعد مجاہد البصر  
 یہ کہا ہے جس شخص کو اتمد کے ساتھ سر نہ لگانے کی عادت ہے اتمد اسکی انکھوں کی بصر کو علا  
 دیتا ہے جو شخص کہ اتمد کے استعمال کی عادت نہیں کرتا اسکی آنکھیں اتمد سے آجاتی ہیں۔  
**فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کی بالوں اور انکی بڑھاپی اور خصلت اور اسکی متعلق کی صفت**  
 آنحضرت صلعم کے موی مبارک کچھ چھوٹے ہوئے تھے اور اون میں شکن  
 تھی بالکل چھوٹے ہوئے اور نہایت عیدہ نہیں تھے آپ جب وقت موی مبارک میں گنگلی  
 کرتے تو اوسکے درمیان اسطور سے خطوط نظر آتے جیسے ایک میں لہریں ہوتی ہیں جنکو  
 عربی زبان میں جبکہ الرمل کہتے ہیں اور اگر آپ بالوں کو چار حصہ بالیتے تھے آپ کے  
 کال دو حصوں کے درمیان سے ماہر نکلے رہتے تھے۔ اور آئینے اکثر اوقات اپنے بالوں  
 کو دونوں کاندھوں پر بھی ڈالا ہے جسے گردن مبارک کہلی رہتی تھی اور گردن کا نور چمکتا  
 رہتا تھا۔ آنحضرت صلعم کے موی مبارک جبہ کی قسم سے کم اور دمرہ کی قسم سے اندھے  
 آنحضرت صلعم کے موی مبارک کاندھوں تک پہونچتے تھے اور اگر سر نہ گوش تک  
 رہا کرتے تھے آنحضرت صلعم متناسب الاعضاء تھے اور آپ کے دونوں ستانوں کے  
 درمیان فاصلہ تھا آپ کے بال دونوں ستانوں تک ہوتے اور کسی وقت  
 میں نرمہ گوشش تک پہونچتے اور کبھی نصف کانون تک رہتے تھے  
 آنحضرت صلعم موی مبارک فروہشتہ رکھتے اور مشرکیں ایسے سر میں مانگ نکالتے  
 تھے اور اہل کتاب ایسے سر میں کے بال فروہشتہ رکھتے تھے جس چہر میں حکم الہی نہ تھا



ایسا وہیں اہل کتاب کی موافقت کو دوست کہتے تھے بعد کو اسے سر مبارک میں باگنگالی  
 آنحضرت صلعہ کا مقدم ریش مبارک ہایت مورون اور قصاب تھا اور ریش مبارک  
 سینہ تک تھی آنحضرت صلعہ کی ریش مبارک گنجاں تھی آپ بیت مبارک کو چھوڑتے اور  
 مویون کو قطع کرتے تھے آنحضرت صلعہ بیت مبارک کے طول اور عرض میں سے  
 قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعہ بیت مبارک میں اکثر کنگلی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت  
 صلعہ سے کنگلی اور مسوک کہی جدا ہیل ہوتی تھی۔ اور جس وقت ریش مبارک میں  
 کنگلی کرتے تو اذیتہ میں دیکھتے تھے۔

آنحضرت صلعہ فکر کے وقت ریش مبارک کو ہاتھ سے یا وہ چھوڑتے تھے۔  
 آنحضرت صلعہ غم کی حالت میں بیت مبارک کو ہاتھ میں پکڑ کر اسکی طرف دیکھا کرتے تھے  
 آنحضرت صلعہ جس وقت وضو کرتے تو ریش مبارک میں پانی سے غلال فرماتے تھے  
 آنحضرت صلعہ سر مبارک میں تیل کثرت سے ڈالتے اور کنگلی کیسے کرتے اور اکثر سر قناع  
 رکھتے تھے۔ قناع ایک کپڑا ہوتا ہے کہ تیل کے استعمال کے بعد عمامہ وغیرہ لباس کی  
 حفاظت کیواسطے سر پر رکھتے ہیں۔

آنحضرت صلعہ جس وقت تیل کا استعمال فرماتے تو اولٹے ہاتھ کی ہتیلی پر تیل کو دالتے  
 اور پہلے دونوں ابروؤں سے تدہین شروع کرتے پھر آنکھوں کی تدہین کرتے پھر سر میں تیل  
 ڈالتے تھے۔

آنحضرت صلعہ جس وقت وضو فرماتے یا کنگلی کرتے یا جوتا پہنتے تو تمام اس قسم کے  
 کاموں میں سید ہے ہاتھ اور سید ہے پاؤں کو دوست رکھتے تھے۔ اور بیت الخلا وغیرہ  
 اس قسم کے کاموں میں دست چپ سے عمل کرتے اور جس وقت ہتھراحت فرماتے



تہ سید ہے ہیلو پر لپیٹے اور رو قبیلہ ہوتے تھے۔ آنحضرت صلعہم کہا ما اور پیا اور  
وہو کرنا لباس ہنیا حیر کا لیا حیر کا ویا سید ہا تہ سے کرے تھے اور با سو ا ان تکان  
کے دست چپ سے کام لیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں حاضر ہوتی تھی اور  
آنحضرت صلعہم کے سر مبارک میں لنگی کیا کرتی تھی۔ آنحضرت صلعہم ہر روز بالون میں  
کنگھی نہیں کرتے فاصلہ سے کنگھی کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعہم کے سر مبارک اور  
ریش میں تھوڑی سپیدی سرہ بالون کی مقدار میں تھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنہ نے آنحضرت صلعہم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بڑے ہو گئے اسے فرمایا کہ  
مجھ کو سورہ ہود سورہ واقعہ سورہ فرسلات۔ عم شیا لون۔ سورہ اذان شمس کو رتے  
بوڑھا کر دیا۔ یہ سورتیں قیامت کے احوال کو شامل ہیں انھیں امت محمدیہ پر پڑھنا  
الوہرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اللہ صلعہم نے خضاب لگایا تھا وہ نہوں نے  
کہا ہاں اسے خضاب لگایا تھا عبد اللہ بن محمد عقیل نے کہا ہے کہ میں نے آنحضرت  
صلعہم کے مومی مبارک انس بن مالک ص کے پاس خضاب کئے ہوئے دیکھے صحیح حسن میں  
طرق کثیرہ سے ہے کہ آنحضرت صلعہم نے خضاب نہیں لگایا اور آپ کے بالون کی سپیدی  
خضاب کے ما۔ تک نہیں پہنچی جس شخص کے پاس آپ کے جو کچھ مومی مبارک تھے اوسے  
اس کی وفات کے بعد اوسے میں رنگ دیا ہو گا تا کہ خضاب کی وجہ سے دیر تک  
باقی رہیں۔

صحیحین اور سنن ابوداؤد میں ابن عمر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت  
صلعہم درس سے جو ایک شتم کی گاس ہے اور زعفران سے ریش مبارک کو زرد کیا کرتے تھے



قناوہ رمے کہا میں نے انس بن مالک سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصا ب کیا تھا اوہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاب کے ماہ کو نہیں پہونچے اتنی بات ہے کہ کچھ سیدی انکی کس ٹپوں کے بالوں میں گئی تھی مگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منہ ہا اور دوسرے سے نضاب لگایا ہے تو وہی نے کہا مختاریہ بات ہے کہ آپ نے موی مبارک کو کسی نگ یا ہے اور اکثر اوقات ترک فرمایا ہے راوی صادق ہے جو کچھ او سے دیکھا ہے اوس سے اوس سے خیر دی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیواسطے بالوں کے رنگ ویسے کے لئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں بوجہ کا استعمال فرماتے اور پندرہ دن میں ناخن قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت نوزہ کالپ لگاتے تو زیر ناف اور شرمگاہ میں اپنے ہاتھ سے نوزہ لگاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نوزہ کالپ کرتے تو پہلے شرمگاہ سے ابتدا فرماتے اور ایکے تمام جسم پر اپنی بی بی نوزہ لگاتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبہ کے دس مار کو حائے سے پہلے ناخن اور مچھین قطع کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناخن اور بالوں کے دفن کر کے لئے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کے جسم کی سات جیروں کو دفن کر نیکیے حکم فرماتے تھے بال ناخن خون خنک کا خون دانت حلقہ مشیمہ یعنی سچہ دان انس خ نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ صلاح سارا آپ کی صلاح نہاتا تھا اور آپ کے مہا ایکے اطراف بہرتے ہوئے تھے وہ ارادہ نہیں کرتے تھے مگر یہ کہ جو موی مبارک کہے وہ ایک آدمی کے ہاتھ میں گرے۔

فصل چوتھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک اور اسکی فانی خوشبو کی صفت میں۔



مسلم نے انسؓ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کو پسینا بہت آتا تھا۔ اور  
 آپ کا عرق حیر کہ مبارک یرموتی کی مانند چمکتا تھا اور دستک حاص سے زیادہ خوشبو دار ہوتا تھا۔  
 آنحضرت صلعم پر جس وقت حی مارل ہوتی تو اسکی وجہ سے آپ کے جسم مبارک پر کوہبہ  
 ہو جاتا تھا اگرچہ حارون کا موسم کمبوں نہ تھا لیکن یشیانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا اور  
 موتی کی طرح چمکتا تھا۔

آنحضرت صلعم دوپہر کے وقت ام سلیم کے پاس تشریف لا کر قیلو کہ کرتے تھے ام سلیم  
 آپ کی واسطے ایک حیر اچھا دیتی تھیں ام سلیم آپ کا پسینا جمع کر کے خوشبو میں ملاتی تھیں  
 آنحضرت صلعم نے ام سلیم سے دریافت فرمایا یہ کیا بات ہے جو تم پسینے کو خوشبو میں ملاتی ہو  
 اوہون نے کہا آلیکا پسینا اس لئے ہم اسی خوشبو میں ملا تے ہیں کہ وہ تمام خوشبوؤں سے  
 ستر ہے اور دوسری روایت میں ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کے پسینے کی  
 برکت کی امید اپنی اولاد کی واسطے رکھتے ہیں آسے فرمایا اصبت یعنی تو اپنی مدعا کو پہنچی۔  
 آنحضرت صلعم کا دست مبارک حیر سے زیادہ نرم تھا اور اسکی خوشبو مانند دست عطا  
 کے تھی آپ دست مبارک میں خوشبو لگانے یا نہ لگانے اگر کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ شخص  
 آپ کے دست مبارک کی خوشبو میں ایسے ہاتھ میں تماموں پاتا تھا اگر آپ اپنے دست مبارک  
 کو کسی لڑکے کے سر پر رکھ دیتے تو وہ لڑکا درمیان اربلڑکوں کے پہنچا جاتا تھا کہ آنحضرت  
 صلعم نے اس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھا ہے۔

انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کے دست مبارک سے زیادہ نرم  
 دیا اور حیر کو بھی میں دیکھا چاہر بن سمرہ نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے میرے خسا  
 کو چھوا میں نے آپ کے دست مبارک میں ایسی چمکی اور خوشبو پائی گویا آپ کو اپنی دست مبارک



کو عطار کے ڈبہ سے نکالا ہے۔

آنحضرت صلعم جس وقت کسی کے سامنے سے آتے تو ہدایت اچھی جوتبو آپ سے نکلتی ہوئی معلوم ہوتی تھی آنحضرت صلعم جس کسی استہ سے نکلتے اور آپ کے بعد گونئی آدمی جاتا تو آپ کی جوتبو سے پہچان لیتا کہ آنحضرت صلعم اس استہ سے گزرے ہیں اسحاق ابن اہویہ نے ذکر کیا ہے کہ بلا استعمال جوتبو کے ایسی جوتبو کی ذاتی تھی امیر عاصم زوجہ عتبہ بن فرقہ اسلمی نے کہا ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم عورتوں سے کوئی عورت ایسی نہ تھی جو جوتبو لگانے کے لئے کوشش نہ کرتی اور ہر ایک یہ چاہتی تھی کہ با ہم ایک دوسرے سے جوتبو میں یادہ ہو اور عتبہ جوتبو چوتے ہی رہتے اور صرف تیل ہی ڈالتی تھیں لگایا کرتے تھے مگر جوتبو میں وہم سے یادہ معلوم ہوتے تھے جس وقت عتبہ رضہ آدمیوں کی طرف نکلتے تو لوگ یہ کہتے تھے کہ ہم نے کوئی خوشبو عتبہ کی جوتبو سے یادہ نہیں سونگی امیر عاصم نے ایک در عتبہ رضہ سے کہا کہ ہم جوتبو کے لئے ہدایت در یہ کوشش کرتے ہیں لیکن تم بہت یادہ جوتبو رکھتے ہو یہ کس چیز کی جوتبو ہے عتبہ رضہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے مانہ میں سر سے جسم پر پتی اور چلی میں بھور سرور کائنات صلعم حاضر ہوا اور اوس ہماری کامین نے اب سے شکوہ کیا اسیے مجھ کو یہ بہنہ ہوئے کے لئے ارستاد فرمایا میں یہ بہنہ ہو کے آنحضرت صلعم کے سرور و بیہ گیا اور اپنا کپڑا اپنی سر مرگاہ بڑال لیا آنحضرت صلعم نے اسے دست مبارک پر پوکا پھر میری بیہ اور بیٹ پر دست مبارک کو ملا اوس دن سے ایسی جوتبو مجھے ملکتی ہے طبرانی نے اس قصہ کو اپنی مجمع میں روایت کیا ہے اور ابو جلی و طبرانی نے اس قصہ کو روایت کیا ہے کہ عتبہ نے آنحضرت صلعم سے اپنی منتر کی شادی کے لئے ہتھکڑیاں چاہی تھیں آپ نے ان کی تھوڑی سی جوتبو دی تھی کہ ایک



شقیۃ منگایا اور اینا سیدیا مبارک اوس شقیۃ میں بخوٹے کے اونکو دیا اور اوسے فرمایا کہ اپنی محتر  
سے کہہ دو کہ وہ اس عقیقے سے خوشبو لگاؤں عتبہ کی دستر جسوقت وہ خوشبو لگاتی ہیں  
اہل مدینہ اوسکو سونگھا کرتے تھے اس خوشبو کی وجہ سے لوگوں نے اوس گہر کا نام بطینین  
رکھ دیا تھا۔

فصل پانچویں۔ آنحضرت صلعم کی اتنی خوشبو اور خوشبو تعامل فرمائی کہ  
انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس ایک سکہ تھا پ  
اوس سے خوشبو لگاتے تھے سکہ کے معنی ہر ایک قسم کی مجموع خوشبو کے ہیں یا سکہ خوشبو  
رکھنے کا طرف ہے۔

آنحضرت صلعم ریت اور سر مبارک میں مشک لگاتے تھے۔ آنحضرت صلعم سر  
مبارک میں مشک لگاتے تھے انس رحمہ اللہ خوشبو کو واپس نہیں کرتے تھے یوں فرماتے تھے  
کہ آنحضرت صلعم خوشبو کو واپس نہیں فرماتے تھے ابی عثمان الہندی نے کہا ہے  
کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں جس کسی کو بھان دیا جاوے تو وہ  
اوسکو رو کر اسے کہ ریحان جنت سے نکلا ہے۔ انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ  
آنحضرت صلعم کے نزدیک سب یا حین سے موت ترسیدی کا بھول تھا۔ آنحضرت  
صلعم کو اچھی بو پسندی تھی۔ آنحضرت صلعم خوشبو اور اسحہ حسہ کو درست رکھتے تھے اور اکثر  
اوسکا استعمال فرماتے اور اوسکے استعمال کرے کے لئے دوسرے لوگوں کو رغبت  
لائے اور فرماتے تھے حَبِّبَ الْاَلِیِّ مَرْدُ نِسَاکُمُ السَّائِیُّ وَالطَّیِّبُ وَجُعِلَتْ قُوَّةُ  
عَبْنَةِ ابْنِ الصَّلَوةِ تَمَارِیْ سِیَاقِیْ جِزِیْوْنَ سَمِیْرَے رَوْدِکِ عَوْرَتِیْنِ اُوْر خوشبو دوست  
کئے گئے ہیں اور میری انگوٹھی شڈک مارے ہے روایت حبیب بن ابی سلمہ کی اصل



ہیں ہے مولاہب میں ہے کہ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ لفظ ثلث اقح  
 کے طرق سے کسی روایت میں واقع ہیں ہوا اس لفظ کی یاد دہانی معنی کو فاسد کرتی ہے اور  
 اسیلح ولی عراقی نے اس لفظ کی ہست کہا ہے کہ لفظ ثلث حدیث کی کسی کتاب میں  
 نہیں آیا یہ لفظ معنی کو فاسد کرتا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ امور دنیا سے ہیں ہے اور اس طرح  
 زکشی و غیرہ نے ہی اس کی تصریح کی ہے جس طرح حافظ سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ذکر  
 کیا ہے اور ابن قیم نے بھی اس لفظ سے انکار کیا ہے۔

آنحضرت صلعم را خطبہ کو دوست رکھتے اور بدبو کو مکروہ جانتے تھے۔

فصل چہٹی آنحضرت صلعم کے آواز مبارک کی صفت میں۔

الشیخ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوت نہیں کیا مگر اچھی صوت  
 اور اچھی آواز والے کو مبعوت کیا ہے ہمارے نبی اور سب نبیوں سے آواز اور چہرہ میں نبیؐ زیادہ  
 اچھے تھے آنحضرت صلعم کی آواز مبارک اوس جگہ پہنچتی تھی کہ وہاں دوسرے شخص کی آواز  
 نہیں پہنچتی تھی برابر رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے ہمارے پاس خطبہ پڑھا  
 آپؐ اس خطبہ کو اس قدر بلند آواز سے پڑھا کہ پڑھنے والے جو رتوں کو اونکے پردے میں نہایا  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے  
 اور آدمیوں سے فرمایا بیٹھو اور عبد اللہ بن رواحہ نے آپؐ کے اس منہ کو سنا وہ وہ  
 سی تسمین میں تھے اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ عبد الرحمن بن معاذ مثنیٰ نے کہا ہے آنحضرت  
 صلعم نے مثنیٰ میں خطبہ پڑھا اللہ تعالیٰ نے ہمارے کان اس طور سے کھول دیے تھے کہ  
 آپؐ خطبہ میں جو کچھ فرماتے تھے ہم لوگ سُن رہے تھے اور ہم لوگ اپنے اپنے مکانوں میں  
 تھے اہم ہانی رہنے لگے کہ اسے کہ آنحضرت صلعم کی قرات نصف شب میں کعبہ کی ترکیب

میں جو کچھ فرماتے تھے ہم لوگ سُن رہے تھے اور ہم لوگ اپنے اپنے مکانوں میں تھے اہم ہانی رہنے لگے کہ اسے کہ آنحضرت صلعم کی قرات نصف شب میں کعبہ کی ترکیب



ہم لوگ سنتے تھے اور میں اسے مکاں کی چیت پر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت خطبہ پڑھتے تھے تو آپ کا غضب شدید ہو جاتا اور آپ کی آواز بلند ہو جاتی تھی گویا آپ ایک لشکر سے ڈراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ لشکر تمکو صبح میں لوٹتا ہے یا شام میں لوٹتا ہے۔  
**فصل ساتویں۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب اور سرور کی صفت میں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عصبیاک ہوتے یا خوشنود ہوتے تو آپ کے صفائے بسترہ کی وجہ سے غضب اور خوشنودی نمایاں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عصبیاک ہوتے تو آپ کے دونوں رخسارے سرخ ہو جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر غضب کی حالت میں کھڑے ہوتے تو بیٹھ جاتے تھے اور اگر بیٹھے ہوتے تو لیٹ جاتے تھے۔  
 پس آپ کا غضب چلا جاتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عصبیاک ہوتے تو آپ کے سامنے سلوی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کوئی شخص حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غضب میں ابعد الناس تھے اور رضایں اسرع الناس تھے یعنی آپ بہت کم غصہ کرتے اور بہت جلد خوش ہو جاتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدای عزوجل کیواسطے غضب فرماتے اور اپنے نفس کے لئے عصبیاک نہیں ہوتے اگرچہ امر حق کے باعث آپ اور آپ کے اصحاب پر ضرر عائد ہوتا مگر آپ امر حق کو نافذ فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی چہرہ کو مکر وہ جاتے تو اسکی کراہت آپ کے چہرہ مبارک سے بھائی جاتی اور آپ کے سرور کی یہ حالت تھی جسوقت سرور ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک ایسا چمکتا گویا کہ چاند ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سرور ہوتے ایسا معلوم ہوتا گویا آپ کا چہرہ مبارک آئینہ ہے اور گویا دیواروں کا عکس اس آئینہ میں چمکتا ہے۔



## فصل آٹھویں

آنحضرت صلعم کے تبسم اور رونے اور چپکے لینے کی سنت میں سر  
 آنحضرت صلعم جس وقت ہنستے تو ہنسی کی وجہ سے آپ کے آنکھوں سے پانی نکل  
 اور اگلے کی ہی آبداری ظاہر ہوتی تھی۔ آنحضرت صلعم کی بہت بڑی ہنسی تھی ہم کرتا تھا  
 عبداللہ بن حارثؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے کسی شخص کو آنحضرت  
 صلعم سے زیادہ تبسم کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کو بہت ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا اگر کسی  
 وجہ سے آپ کے گونے کو میں دیکھتی تھی عبداللہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت  
 صلعم کا ہنستا تبسم تھا۔ آنحضرت صلعم کوئی بات نہیں کہتے مگر تبسم فرما کے بات کہتے  
 تھے۔ آنحضرت صلعم کے اصحاب آپ کی اتھا سے آپ کے حضور میں بلا آواز کے تبسم  
 کرتے تھے اور آپ کی شان کی توقیر کی وجہ سے آواز نہیں نکالے تھے۔ اور اصحاب  
 جس وقت آپ کے حضور میں بیٹھتے تو ایسے ادب سے بیٹھتے گویا اون کے سروں پر طائر  
 بیٹھے ہوئے ہیں اسلئے وہ سر کو نہیں اٹھا سکتے ہیں آنحضرت صلعم کو جس وقت تبسم  
 آتی تو اپنے منہ پر دست مبارک کو رکھ لیتے تھے آنحضرت صلعم سب سے زیادہ  
 تبسم فرماتے والے اور سب سے زیادہ پاکیزہ نفس تھے۔

احادیث میں وارد ہے اگرچہ اکثر اوقات آنحضرت صلعم نے تبسم فرمایا ہے لیکن  
 آپ اس طور سے بھی ہنستے ہیں کہ آپ کے دہان مبارک کی کھلیاں ظاہر ہو گئی ہیں ابو ذرؓ  
 نے روایت کی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اول جو شخص بہت میں داخل ہوگا  
 اور وہ شخص جو سب لوگوں سے آخرین فرخ سے نکلیگا ان دونوں کو میں جانتا ہوں آخر کا



شخص قیامت کے دن لایا جائیگا اور اسکے لئے کہا جائیگا کہ جو کچھ اس کے گناہ صغیر ہیں  
 اوپر ظاہر کرو اور اس کے گناہ کبیرہ کو اس سے چھپا لو اس سے کہا جائیگا کہ فلاں  
 فلاں کام تو نے ایسا ایسا کیا ہے وہ شخص اقرار کریگا اور انکار نہیں کریگا اور اسے کبیرہ  
 گناہوں سے ڈرتا ہوگا اس امر کو تو یہ کہہ جائیگا کہ جو بڑے اعمال دسنے کئے ہیں ان کی  
 جاسی و سکون کی دیجاوے یہ سکر وہ شخص کہیگا کہ میرے اور گناہ ہی تو ہیں میں ان کو یہاں  
 یہ ہیں دیکھتا ہوں ابو ذر کہتے ہیں کہ اس مقام پر میں نے آنحضرت صلم کو دیکھا ایسے  
 طور سے جیسے کہ آپ کی چلتیں ظاہر ہو گئیں۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلم نے فرمایا تحقیق میں  
 اس مرد کو جانتا ہوں جو دوزخوں میں ہوگا اور آخر میں دوزخ سے اس کے بل نکلیگا اس  
 مرد سے کہا جائیگا کہ توجہ اور حجت میں داخل ہو پس وہ مرد جائیگا کہ جنت میں داخل ہو وہیوں  
 کو ایسی حالت میں پائیگا کہ انہوں نے اپنے اپنے مکانات لئے ہیں پس وہ مرد اس  
 ایگہ اور کیگہ اسی بادیموں نے اپنے اپنے منازل لئے اس سے پوچھا جائیگا  
 کہ تم کو وہ ماہ یا چھ ماہ تو تھا وہ جواب دے گا ہاں مجھ کو یاد ہے پس اس سے یہ کہہ جائیگا کہ تیرے  
 وہ چیز موجود ہے جسکی تو تمنا کرتا ہے اور اس میں حصہ دیا ہے زیادہ دیا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گناہوں  
 بادشاہ ہو کر محمد سے تمنا کرتا ہے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت  
 صلم کو اس مقام پر دیکھا آپ ایسے طور سے جیسے کہ آپ کے وہاں مبارک کی چلتیں  
 ظاہر ہو گئیں۔

عاصم ابن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ سعد نے کہا میں نے  
 آنحضرت صلم کو خندق کے دہانے پر دیکھا آپ ایسے طور سے جیسے کہ آپ کے وہاں مبارک



کی کچلتیں طاہر ہو گئیں عامر نے سعد سے پوچھا کہ اچھا ہنسنا کیونکر تھا سعد نے کہا  
ایک مرد تھا سکی ماس ایک سپر تھی اور سعد اس وقت تیر چلا رہا تھا تھے وہ مرد اپنی پیشانی کو  
سپر سے چھپا رہا تھا سعد نے اس کی اسٹیل ایک تیر نکالا جس وقت اس مرد نے سر کو اٹھایا  
سعد نے اس کے تیر مارا تیر نے خطا نہیں کی اس کی پیشانی پر لگا وہ مرد ایسا اولٹ کر گرا  
کہ اس کا سر نیچے اور پاؤں اوپر ہو گئے آنحضرت صلعم اس کی حالت کو ملاحظہ فرما کر ایسے  
ہنسے کہ آپ کے وہاں مبارک کی کچلتیں طاہر ہو گئیں۔

علی ابن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علی صلی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
پاس حاضر ہوا آپ کے پاس سواری کے لئے ایک حانور لایا گیا جس وقت حضرت علی صلی اللہ  
رکاب میں پاؤں کہا بسم اللہ کہا اور جس وقت اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے اچھو لیا کہ اے پروردگار  
اللہ ی سحر کنا ھذا و ما کنا لہ مقررین و انا الیٰ تبارکنا لعلہ کہ بہترین بار  
اچھو لیا کہ بار اللہ کہہ اور سبحانک الیٰ طمکت نفسی فاغفر لی و انا لک نعمر  
الذین الالات کہ کہ قسم و مایا میں نے کہا یا امیر المؤمنین آپ کس چیز سے ہنسے حضرت  
علی صلی اللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ نے ایسا ہی کیا  
تھا جیسا کہ میں نے کیا پہر آپ ہنسے تھے میں نے آپ سے پوچھا تھا یا رسول اللہ آپ  
کیوں ہنسے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو بندہ سے یہ بات خوش آتی ہے جس وقت وہ کہتا  
ہے رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ میرے سوا بندہ کے  
گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا۔

حسن قسم سے آنحضرت صلعم کا ہنسنا تھا اسی قسم سے آپ کا رونا بھی تھا اچھی اور بوند  
آواز سے نہیں روتے تھے جس طرح آپ بے مقدمہ کے کہتے تھے اسی طرح بے آواز



کے روتے تھے لیکن آپ کی آنکھوں میں آنسو ہر آنے سے اور ٹپکتے تھے اور آپ کے  
سیدہ مبارک بن جو بگا کی وجہ سے حوش ہوتا وہ سنائی دیتا تھا آپ بیت پر رحمت سے  
اور امت کے واسطے حوف اور شفقت سے روتے اور خوف الہی سے اور قرآن شریف  
سننے وقت بکا کرتے تھے اور کبھی رات کی مار میں بکا کرتے تھے عبد اللہ ابن مسعود  
اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے پاس آیا آپ ہمارے پرہے رہے تھے آپ کے سیدہ مبارک میں بگا سے مثل دیگر  
کے جو سن رہے تھے۔

عبد اللہ ابن مسعود رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے  
کلام اللہ شریف پر پڑھنے کے واسطے فرمایا عبد اللہ ابن مسعود نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا  
میں آپ کے سامنے کلام اللہ شریف پڑھوں کلام اللہ شریف تو آپ پر نازل ہوا ہے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں کلام اللہ شریف دوسرے شخص سے سننے کو دو  
رکتا ہوں پس میں نے سورہ نسا پڑھی اور جُنَّاكَ عَلٰی هٰذَا عَرْشِيْكَ اَمْك  
پہونچا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمیں مبارک کو دیکھا کہ اونٹنے آنسو روان تھے  
ابن عباس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چوٹی صاحبزادی تھیں  
اولکانتقال ہوا تھا آپ نے ان کو اپنے آغوش میں لے لیا پھر آپ نے سامنے رکھ دیا  
اونہوں نے رحلت کی اور وہ آپ کے دو برہنہ امین امین سے حج ماری آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم رسول خدا کے سامنے جلا کے وئی ہو جو منع ہے امین امین نے کہا کیا آپ کو  
روتے ہوئے میں نہیں دیکھتی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گریہ نہیں کرتا ہوں میرا  
یہ دنا درد سے رحمت کے ہے مومن ہر حال میں ایک خیر کے ساتھ ہے اگر مومن کمال



دونوں پہلوؤں کے درمیان سے نکلے وہ اللہ تعالیٰ عزوجل ہی کی حمد کرتا ہے۔  
 انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون صاحبزادی  
 کو دیکھا جہوں نے رحلت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پر تشریف رکھتے تھے میں نے  
 دیکھا کہ انکی چٹمان مبارک میں آنسو بہے تھے حضرت عائشہؓ سے روایت فرماتی ہیں  
 کہ عثمان بن مطعون مردہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بوسہ دیا اور آپؐ نے فرمایا تھے  
 عثمان بن مطعون آپ کے دودھ شریک بہائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے  
 آنسو بہت رہتے تھے۔

ایک بار آفتاب کو کسوف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں روتے تھے اور آپ کا  
 دم ٹپا ہوا تھا آپ فرماتے تھے یا رب اکمل عبادے ان لا تعد بہم وانا  
 قیہم وہم یستغفرونک و نحن نستغفرک یا رب اے ب کیا تو سے مجھ سے  
 وعدہ ہیں کیا ہے کہ تیری قوم کو عذاب سے ہلاک نہ کرو لگائیں اسی قوم کو لوگوں میں موجود ہوں  
 وہ مجھے معفرت چاہتے ہیں اے ب ہم سب لوگ تجھے مغفرت طلب کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی سیٹیاں تھی سوقت ایکو چھینک آتی آپ اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور چھینک کی آواز کو سنا دیتے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوقت چھینکتے تو اللہ عزوجل فرماتے آپ کیواسطے لوگ پر حملہ اللہ  
 کہتے تھے آپ اوسکے جواب میں یہی دیکھو اللہ تعالیٰ مالک فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں زور سے چھینک لینے کو مکر وہ جانتے تھے۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم چھینکتے وقت بلند آواز نکلنے کو مکر وہ سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبرادر غیر  
 شخص الگڑائی لیتا تو آپ مکر وہ سمجھتے تھے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو الگڑائی سے  
 محفوظ رکھا تھا اور ہرگز کسی ہی نے الگڑائی نہیں لی۔



فصل نویں۔ آنحضرت صلعم کے باتیں کرنے اور چپ رہنے کی صفیں  
 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم مثل تم لوگوں کی  
 مسلسل کلام نہیں کرتے تھے ایسے طور سے کلام کرتے تھے کہ ظاہر و باطن ہوتا تھا جو شخص آپ کی باتیں  
 تو اچھے طور سے یاد کر لیتا۔ آنحضرت صلعم کے کلام میں ٹھہراؤ تھا۔ آنحضرت صلعم  
 کے کلام کو جو شخص سنتا یاد کر لیتا تھا۔ آنحضرت صلعم جس وقت کسی کلمہ کے ساتھ تکلم  
 فرماتے تو تین بار اوسکا اعادہ کرتے تھے یہاں تک کہ آپ سے وہ کلمہ سمجھ لیا جاتا۔ اور  
 جس وقت کسی قوم کے پاس آتے تو اوسکے ساتھ تین بار سلام علیک کرتے تھے۔  
 آنحضرت صلعم جس وقت بیٹھ کے باتیں کرتے تو آسمان کی طرف آنکھیں اوٹھا کے  
 بہت دیکھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم ایسے طور سے باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی  
 شخص چاہتا تو اون باتوں کو شمار کر سکتا۔ آنحضرت صلعم بہت خاموش رہتے  
 تھے۔ آنحضرت بہت چپ رہتے تھے بے ضرورت بات نہیں کرتے تھے اور  
 جو شخص نامناسب بات کہتا آپ اوس سے مٹھ پیر لیتے تھے۔  
 آنحضرت صلعم زبان مبارک گوروکتے تھے مگر جس معاملہ میں مقصود ہوتا تو کلام  
 کرتے تھے آنحضرت صلعم کم گورم گفتار تھے کلام کا اعادہ دوبار فرماتے تھے  
 تاکہ سمجھ لیا جائے۔

آنحضرت صلعم کا کلام مبارک جو بہر نظم تھا آپ ہر ایک نرمی بات سے مٹھ پیر  
 لیتے تھے جو امور کہ عرف میں قبیح ہوتے اور اونکا ذکر کلام کرے کے لئے آپ کو  
 مضطرب کرتا تو اون امور سے آپ کنایہ فرماتے تصریح نہیں کرتے تھے۔  
 آنحضرت صلعم رفتار کے وقت ہر ایک قدم پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر کیا کرتے تھے



## فصل دسویں۔ آنحضرت صلعم کی قوت کی صفت میں

آنحضرت صلعم شدید حملہ تھے اس سبب اس وقت وہ غیر سے وایت ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک مرد نہایت قوت دار رہتا اور عمدہ کشتی جانتا تھا اور اسکے پاس ملکون سے آدمی لڑنے کے لئے آیا کرتے تھے وہ انکو پھیلا ڈالتا تھا ایک دن وہ ہیلوان مکہ معظمہ کی گھاٹیوں سے ایک گھاٹی میں رہتا آنحضرت صلعم ناگاہ اوس سے ملے اور اپنے اوس سے فرمایا کیا تو اسی کا نہ خدا سے نہیں ڈرتا میں جس چیز کی طرف تجھکو بلاتا ہوں تو اوسکو قبول کر رکھا لے کہا یا محمد کیا کوئی ایسا شاہد ہے جو آپ کے صدق کی دلیل ہو آپ نے فرمایا اگر میں تجھکو پھیلا ڈالوں تو کیا تو اسد اور اوسکے رسول پر ایمان لاتا ہے رکنا نہ قبول کیا آپ نے فرمایا لڑے لڑے تیار ہو جا رکنا نہ لے کہا میں تیار ہو گیا آنحضرت صلعم اوسکے نزدیک ہوئے اور اوسکو پکڑ کر پھیلا ڈالا رکنا نہ نے اس بات سے تعجب کیا اور چوڑے اور پھر لڑے کو کہا آپ نے دوسری اور تیسری بار یہی اوسکو پھیلا ڈالا رکنا تعجب کی حالت میں کھڑا ہو گیا اور کہا آپکی تان بہایت عجیب ہے آنحضرت صلعم نے سوار کا نہ ہیلوان کے ایک کثیر گروہ کو پھیلا ڈالا ہے انہیں گروہ سے۔ ابوالاسود جمعی تھا جو نہایت شدید تھا اوسکی شدت یہاں تک تھی کہ وہ گائے کے چمڑے پر کھڑا ہو جاتا تھا اور دس آدمی اوس چمڑے کو اپنی طرف کھینچتے تھے تاکہ اوسکے پاؤں کے نیچے سے کال لین چیرا پٹ جاتا مگر ابوالاسود اوس سے نہیں ہلتا تھا ابوالاسود نے آنحضرت صلعم سے کشتی لڑنے کی ہمت عاکی اور کہا اگر آپ مجھکو پھیلا ڈالینگے تو میں آپ پر ایمان لاؤں گا آپ نے ابوالاسود کو پھیلا ڈالا مگر وہ ایمان نہیں لایا۔

آنحضرت صلعم کی جماع میں جو قوت تھی اوسکی نسبت الشمنہ نے کہا ہے کہ آپ



ایک سب میں اپنی گیارہ بی بیوں کے یاس ساعتِ واحدہ میں زورہ فرماتے تھے۔  
ابن مثنیٰ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم حیات کے وقت نوبی بیوں کے  
پاس جاتے تھے صفوان بن سلیم رحمہ سے مرفوعاً روایت ہے آنحضرت صلعم  
نے فرمایا حضرت حبریلؑ میرے پاس ایک ہانڈی لائے میں نے اوس میں سے کہا یا مجھ کو  
جالیس مردوں کی قوت جماع میں دی گئی۔

طاؤس اور مجاہد رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کو جماع میں چالیس  
مردوں کی قوت دی گئی تھی اور ایک روایت میں مجاہد سے ہے کہ اہل بہشت سے اونیاس  
مردوں کی قوت جماع میں آپ کو دی گئی تھی۔ زید بن ارقم رحمہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ  
مرد کو اہل بہشت سے سو مردوں کی قوت کمانی اور پینے اور جماع اور شہوت میں دیکھا دی گئی۔

### باب تفسیر

آنحضرت صلعم کے لباس شریف و ستر اور ہتھاروں کی صفت میں اس باب میں چھ فصلیں ہیں  
فصل پہلی۔ آنحضرت صلعم کے لباس مثل کرتہ نہشت جاور ٹوپی عامہ وغیرہ  
کی صفت میں قاضی عیاض رحمہ علیہ دستاویز میں کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم کی سیرت اور  
آپ کا خلق و بیوی دولت میں دیکھو آپ اس بات کو پاؤ گے کہ آنحضرت صلعم کو زمین کے  
خزانے اور بلاؤ کی کنجشیں دی گئیں اور آپ کے لئے غنیمتیں حلال ہو گئیں جو آپ سے قبل  
کسی ہی کو غنیمت حلال نہیں ہوئی تھی۔ اور ان کی ہنگامی میں بلاؤ حجاز اور یمن اور تمام عرب کے  
جزیرے اور اون جزیروں کے نزدیک جو ملک تمام اور عراق سے تھے فتح ہو گئے اور اوطاق  
ملکوں کا خمس اور جزیے اور صدقات جو بادشاہوں کے لئے تھے سین آئے گئے بعض شاہوں  
کو ملے ہوں آپ کے یاس آئے اور ایک جماعت نے ملوکِ قالیہ مختلفہ سے آپ کے پاس



تحفہات سبجے مگر آپ نے اوں حیر و سچ کسی سے کو اختیار نہیں فرمایا اور اوس مال سے ایک  
 درہم اپنے پاس نہیں رکھا بلکہ اوسکے صرف کرنے کی جگہ اوسکو صرف کیا اور اوس سے  
 غیروں کو غنی کیا اور سلیمان کو اوسکے ساتھ قوت دی اور فرمایا کہ مجھ کو یہ مرید ہیں تاکہ  
 میرے لئے احد سونا بن جائے اور اوس سونے سے ایک تیار میرے پاس ٹھہرے مگر کسی  
 دنیار کو میں کہوں تو البتہ ادای قرص کے لئے رکھوں۔ ایک بار آپ کے پاس کچھ دینا گئے  
 تھے آپ نے اوسکو تقسیم کیا اور انہیں سے کچھ باقی رہ گئے آپ نے اون دیناروں کو  
 اپنی ایک بی بی کے پاس رکھ دیا آپ کو نہیں آتی یہاں تک کہ آپ اوسٹے اور اون  
 دیناروں کو تقسیم فرمایا اور کہا اب میں نے آرام پایا۔ روایت کیا گیا ہے کہ اپنے وفات  
 پائی آئی زہرہ بقیہ عیال کی وجہ سے ہن تھی آپ نے کہا نے بیسے لباس مکان میں جسکی  
 ضرورت نہی ہوتی ہے اقتصار اختیار فرمایا تھا اور اس کے سوا جس قدر اشیاء ہیں اوسے آپ کو  
 بے پروائی تھی آپ کو جو کچھ ملتا وہ ہیں لیتے تھے اگر اوقات آپ شکار اور موٹا لباس اور موٹی  
 چادر پہنتے تھے اور جو لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے اوسکو دینا کی ریس قبائین تقسیم فرماتے  
 اور جو شخص تقسیم کے وقت حاضر نہوتا اوسکے واسطے اوٹھا کے رکھتے تھے یہ بات آپ کی اس لئے  
 تھی کہ لباس میں ملبا بات اور اوس سے تزئین کرنا برگی کے خصال اور شاں کی جلالت کے  
 نہیں ہے۔ ایسے لباس عورتوں کی نموداری کے لئے ہوتے ہیں۔ لباس میں محمود بات  
 کپڑے کا صاف اور سپید رہنا ہے اور لباس کی خوبی یہ ہے کہ متوسط جس سے ہو متوسط  
 جنس کا لباس اوسکی جنس کے لباس کی عروت کو ساقط نہیں کرتا۔

مواہب میں ہے کہ جمال صورت اور لباس اور بہتیت میں تین نوع پر ہے ایک وہ ہے  
 جسکی تعریف کی جائے دوسرا وہ ہے جسکی بیکاری کی جائے تیسرا وہ ہے جسکے متعلق مدح اور



اور ذمہ نویس محمود وہ ہے جو خاص خدا کی واسطے ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے  
 اوس سے اعانت لیجائے اور اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ  
 کی قبولیت کی واسطے ہو جس طرح آنحضرت صلعم جب کہی آپ کے یاس قاصدا تے تو آپ  
 خانہ لباس پہنتی تھی ایسا لباس اوس لباس کی لطیف ہے جو کہ آلات جنگ و قتال کی واسطے ہو۔ جنگ  
 میں حریر کا لباس پیدا اور اظہار غرور کرنا اور رتوں کی بزرگی دکھانا محمود بات ہے جبکہ علما  
 کلمہ اللہ اور اللہ تعالیٰ کے دین کی بصرت اور عداوتی دین کے غیظ میں لایکی عرصے سے  
 ہو۔ اور مذموم وہ لباس ہے جو دنیا کی واسطے اور دنیاست و فخر اور اظہار عروج کے لئے  
 اور بیدہ کی غایت اور انتہی مطلب کا باعث ہو لیکن جس لباس کی مدح اور دم کی جائے  
 وہ لباس ہے کہ ان دونوں ارادوں سے عالی اور دونوں وصفوں سے محروم ہو۔  
 آنحضرت صلعم کسی معین لباس میں اقتضار کی وجہ سے تنگی نہیں کرتے تھے اور بقیہ قسمت  
 نفیس لباس طلب فرماتے تھے بلکہ جیسا لباس مسیر آجاتا ویسا ہی استعمال کرتے تھے  
 صاحب ہوا ہپ نے پہر کہا ہے کہ ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے علیہ میں مرفوعاً  
 روایت کی ہے کہ موسم بیدہ کی بزرگی اللہ جلتاہ کے نزدیک اس بات میں ہے کہ اپنا  
 لباس پاک رکھے اور جو کچھ مسیر آجائے اوس پرہ راضی رہے۔

مواہپ میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے وارد ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک  
 شخص کو دیکھا اوسکے کپڑے میلے تھے آپ نے فرمایا کیا اس شخص نے کوئی ایسی  
 چیز پہن پائی جس سے ایسا لباس پاک اور صاف کر لیتا۔ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لباس میں  
 کامل صلت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ آپ کا لباس پورا اور زیادہ مافع اور جسم مبارک پر ہلکا ہوتا  
 آپ کا عمامہ شریف اتنا بڑا نہ تھا جسکے اوٹھانے سے آپ کو تکلیف ہوتی اور وہ اسے بوجھ



سے آپ کو ضعیف کرتا اور آفات کا نشانہ بناتا۔ اور نہ آپ کا عمامہ اس قدر چوٹا ہوتا کہ گرمی اور سردی سے سر مبارک کی حفاظت نہ کر سکتا۔ اور یہ طور سے چادرین اور تہمت بھی جسم مبارک پر دوسرے کپڑوں کی نسبت ہلکے ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہینوں کو زیادہ لانا اور چوڑا نہیں رکھتے تھے غرض لباس میں ہر ایک چیز متوسطہ حالت سے استعمال فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لباس میں زیادہ دوست قمیص تھا جس کو آپ پہنتے تھے قمیص وہ لباس ہے کہ ڈور سے سی کی اوکو پہنتے ہیں قمیص میں دو آستینیں اور ایک گریبان رہتا ہے اور کپڑوں کے نیچے بیٹا ہوتا ہے قمیص صوف سے نہیں بنایا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوا ایک قمیص کے دوسرے نہ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب کو دیت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے کھانے سے شام کو واسطے اور شام کے کھانے سے صبح کے لئے اوٹھا کے نہیں کہا اور کسی شے سے مثل قمیص نہ تھمت چادر جوڑتے کے دو جوڑے نہیں لئے۔ آپ کے قمیص کی آستینیں پہونچون تک تھیں اور ایک دایت میں ہے کہ آستینیں انگلیوں تک تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قمیص مبارک ٹخنوں سے اوپر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت قمیص پہنتے تو سید ہے ہاتھ کو آستین میں ڈالتے تھے۔

قرہ ابن ابیاس سے دایت ہے کہ میں ایک گروہ مزینہ کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیعت کے لئے آیا آپ کے قمیص مبارک کی گٹھری اور سونگہلی ہونگہلی تھی میں آپ کے قمیص سے کے اندر اپنا ہاتھ ڈالا اور آپ کی خاتم نبوت کو چھوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کپڑوں کی قسم سے برومانی دوست تر تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو سبز چادرین تھیں اور ان میں خطوط بھی سبز تھے محض سادہ تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



سبز کپڑے جو تن معلوم ہوتے تھے۔

ابنی حبیفہ نے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر سرخ حلقہ تھا گویا میں آپ کی بیڈلیوں کی صفائی اور چمک کو دیکھ رہا ہوں۔ حلقہ نہمت اور چادر کو کہتے ہیں حلقہ میں دو کپڑوں سے کم نہیں ہوتے یا ایک ہی کپڑا ہو مگر اوہیں استر ہی ہو تو اسکو حلقہ کہتے ہیں۔ یہاں پر سرخ حلقہ سے یہ مراد ہے کہ حلقہ مبارک میں سرخ خطوط تھے محض سرخ نہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادیوں کو فراور اور ابرہہ کے خمار پہاتے تھے۔ خمار وہ کپڑا ہے جس سے عورتیں اپنے سر کو چھپاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں سے حریر کو ڈھونڈ کر نکال ڈالتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کی قیمت دس درہم تھی قبیلہ بنت مخزوم نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے جسم مبارک پر پرانا لباس تھا جو لکیاں بنا ہوا تھا اور اوہیں کوئی جوڑ نہ تھا۔ انس بن مالک سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ اسامہ مہم پر بیٹھا لگائے ہوئے تھے آپ کے جسم مبارک پر قطری چادر تھی آپ نے کاندھوں پر اسکو ڈال لیا تھا یا گردن مبارک میں باندھ لیا تھا آپ نے اوہیوں کے ساتھ مار پڑھی۔ قطری ایک قسم کی ٹوٹی کی چادر یا جانی ہوتی ہے اوہیں سر جی ہوتی ہے اور اس کے پلو موٹے ہوتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت مکان سے باہر نکلے آپ کے جسم مبارک پر سیاہ چادر یا لونگی لانی اور چوڑی تھی۔

منعیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رومی جبہ پہنا تھا اوہی سبیلین تنگ تین۔ جبہ دوہرا کپڑا ہوتا ہے جس میں بہرتی ہوتی ہے۔ اگر جبہ کا برہ صوف کا ہو تو جتہ



مین بہرتی مہین ہوتی۔ آنحضرت صلعم کی آستین پہونچے تک تھی آستین قبا اور قرعہ پہی  
 پہی ہے اور سفر میں ایسا جبہ بھی پہنا ہے جسکی آستینیں تنگ تھیں۔  
 اسمائیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے اونہوں نے ایک خضہ طلیہ  
 کمرانیہ کا نکالا اور سکا چوبندہ و ساج کا تھا اور اس کے دونوں فرعون پر سیاہ کے کسے گے  
 ہوئے تھے اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلعم کا جبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا  
 کے پاس تھا جس وقت اونہوں نے انتقال کیا تو مین نے یہ جبہ لے لیا  
 بھی صلعم اسکو پہنتے تھے اور ہم اس جبہ کو بہو کہ پیاروں کو پلاتے تھے ہین اور انکی شفا جاتا  
 ہین۔ آنحضرت صلعم جو چیز میسر آتی اسے پہنتے تھے کہی تہمت کہی بانی چادر کہی  
 صوف کا جبہ یا جسکا پہنا ساج ہے پہنتے تھے۔

ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے  
 ہمارے رکھائے رکھائے کیونکہ آنحضرت صلعم کی ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوئی اور ایک  
 تہمت نکالا اور فرمایا کہ آپ نے مین دونوں کپڑوں میں حلت فرمائی ہے۔ آنحضرت  
 صلعم کے پاس ایک موٹی چادر پیوند لگی ہوئی تھی جسکو آپ اوڑھتے تھے اور فرماتے تھے  
 کہ مین ایک بندہ ہوں اسلئے اسکو پہنتا ہوں آنحضرت صلعم کی ایک سیاہ رنگ کی چادر تھی  
 آپ نے کسی کو اس چادر کو اوڑھا دیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے  
 کہا میرے باپ اور مان آپ پر فدا ہوں وہ چادر کیا ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا مین نے  
 دوسرے شخص کو اوڑھا دی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مین نے اسکو کوئی شے آپ کے تنگ کی سپیدی  
 سے اسکی سیاہی پر چھپی نہیں کیی آنحضرت صلعم چادر مبارک سے کہی قناع نہاتے  
 تھے اور کہی اسکو پور دیتے تھے جسکو عرف مین طلیسان کہتے ہین۔



آنحضرت صلعم اور آپ کی صحابہ اکثر رونی کا لباس پہنتے تھے اور اکثر آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کتان اور اون کے کپڑے پہنے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے سیاہ مالون کا لباس پہنا ہے اور اکیبا رصوف کی ہی ہوئی چادر اوڑھی تھی اوسیں وندہ کی بوبانی تو آپ نے اوسکو ڈال دیا اور پہرہ اوڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پا جامہ ہی تھا اور آپ نے ایک قسم کا جوتا جسکو تاسومہ کہتے ہیں وہ ہی پہنا ہے آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر زعفران سے لگی ہوئی تھی آپ اوس چادر کو اسنے ہمراہ اپنی بی بیوں کے مکالون میں لیجاتے تھے جس بی بی کے پاس آپ کے آرام فرمانے کی ثوبت ہوتی آپ اوس چادر کو بی بی کو مایں مسجد یا کرتے وہ بی بی اوسیر بی بی چڑھتی تھیں اوس سے عفران کی بو نکلتی تھی آپ اوس چادر میں بی بی کے ہمراہ استراحت فرماتے تھے آنحضرت صلعم کے پاس ایک چادر رات کے اوڑھنے کی عفران سے لگی ہوئی تھی آپ نے اوسکو اکثر اوڑھ کر آؤ بیو کو نماز پڑھائی ہے اور اکثر آپ نے تنہا ایک ہی چادر اوڑھی ہے اور اوسکے سوا آپ کے جسم مبارک پر کوئی شے نہ تھی۔ آنحضرت صلعم اکثر رات میں ایک تہمت میں نماز پڑھتے تھے اوس کے بعض حصہ کو چادر کے طور پر اوڑھ لیتے تھے اور بعض حصے کو بعض بی بی پر اوڑھ دیتے تھے اور اوس تہمت میں نماز پڑھتے تھے۔

آنحضرت صلعم کا تمام لباس ٹخنوں سے اوپر رہتا تھا اور آپ کا تہمت اس سے اوچا ساق تک ہوتا تھا آپ کے قمیص کی گسٹین لگی رہتی تھیں اور اکثر آپ نے گسٹین کو نسا زمین کھول دیا ہے اور غیر وقت میں ہی کھول دیا ہے۔

عبید اللہ ابن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گاہ میں سنا کہ ایک آدمی میرے پیچھے سے یوں کہتا ہے کہ اپنے تہمت کو اوڑھنا تو اسنے کہ تہمت ستر کی



جیسا ہے اور باقی رہنے والی شے ہے میں یکایک دیکھا کہ وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو تہمت  
 اوٹھانے کے لئے فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک معمولی جادو کا  
 آپ نے فرمایا تم کو میری سپردی چاہیے میں تمہارا بیٹا ہوں میں نے دیکھا آپ کا تہمت پڈلیوں  
 تک تھا۔ سلمہ بن اکوع رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 تہمت کو پڈلیوں تک رکھتے تھے اور حضرت عثمان مہم نے کہا اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 تہمت تھا حدیفہ بن یمان مہم سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری پڈلی  
 کے عضلہ کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ جگہ تہمت کی ہے اگر تیرا دل نہ مانے تو اس مقام سے اور  
 نیچے رکھ اور پہ اس حالت سے بھی لٹکا کر رکھو تو تہمت کو ٹخنوں تک کہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے اسی جادو کو بھیجے  
 لٹکایا تھا آپ نے فرمایا اسی ابن عمر کو کپڑا زمین کو لگتا ہے وہ نار میں ہے ابوہریرہ  
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تہمت ٹخنوں سے نیچے ہے وہ اتنی  
 دوزخ میں ہے ایک بار ستاد نکیر کی قید پر معمول ہے جس میں عید وارد ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تہمت کو سامنے سے نچا اور پیچھے کی طرف سے اونچا رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جس وقت بیا کپڑا بابتے تو اوپر کا نام رکھتے یہاں سے فرماتے اللہم انک الحمد  
 کما کسوتہ نذیر اسألتک خیرہ وخیر ما صبیح لہ واعوذ بک من شرہ  
 وشر ما صبیح لہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بیا کپڑا پہنتے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے  
 اور دو رکعت نماز پڑھتے اور پراکھڑا دوسرے شخص کو پہنا دیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب بیا کپڑا بابتے تو اوپر کو جمعہ کے دن پہنتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک  
 چادر تھی جس کو عید کے دن اور جمعہ کے دن اوڑھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو



سرخ چادر اوڑھتے تھے۔

آنحضرت صلیم کے پاس ایک یمانی چادر تھی جسکو ہر عید میں اوڑھا کرتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلیم کے ہمراہ بازار کو گئے وہاں پر سندس کا ایک حلہ دیکھ کے آپ سے عرض کیا کاش اس حلہ کو عید کے واسطے آپ خرید لیتے تو مناسب ہوتا آنحضرت صلیم نے فرمایا اس حلہ کو وہ شخص ہیٹا ہے جسکو آحریت سے ہرہ نہو۔ آنحضرت صلیم کے اصحاب کے چوٹے فرزند جہا تک اصحاب کی قدرت ہوتی عید کے دن زیو اور عمدہ رنگین لباس پہنتے تھے۔

آنحضرت صلیم کے پاس سوا اور کپڑوں کے حاص جمعہ کے دن پہننے کے لئے دو کپڑے تھے اور اکثر آپ ایک تہمت ہی باندھتے تھے اوسکے اوپر دوسرے کپڑے نہیں ہوتا تھا اوسکے دونوں پلوؤں میں ہونڈھوں کے درمیان باندھ لیتے تھے آپ نے اکثر آدمیوں کے ساتھ اوسی تہمت میں جہازہ کی امامت کی ہے اور اکثر آپ نے اپنے مکان میں ایک تہمت میں تھارٹیر ہی ہے اور اوس میں آپ جیسے رہے ہیں آپ اوس تہمت کو بطور سے اوڑھتے تھے کہ ایک پلو اوسکا ایک کاندہ ہے پر اور دوسرا پلو دوسرے کاندہ ہے جڑ ہوتا تھا اور یہ وہ تہمت تھا جس میں آپ نے اوس دن جماع بھی کیا تھا۔ آنحضرت صلیم کے پاس حبوت کمین سے قاصد آتا تو آپ عمدہ لباس پہن لیتے تھے اور اپنے اصحاب کو اچھا لباس پہننے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔ آنحضرت صلیم کی چادر مبارک کا طول چھ ہاتھ اور عرض چار ہاتھ ایک بالشت تھا اور تہمت کا طول چار ہاتھ ایک بالشت اور عرض دو ہاتھ ایک بالشت تھا آنحضرت صلیم نے ایسی چادر بن بھی اوڑھی ہیں جنہیں سرخ خطوط تھے۔ آنحضرت صلیم اپنے اصحاب کو محض سرخ رنگ پہننے سے منع فرماتے تھے ابن عباس رضی



یہ روایت کی ہے رسول صلعم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو لارم ہے کہ کپڑے کی قسم سے سفید کپڑا اختیار کرو تمہارے مذہب لوگ سفید کپڑا پہنیں اور تم لوگوں سے جو لوگ کہ مرینا ونگو سفید کپڑے کا کفن دواسلئے کہ تمہارے سب کپڑوں سے سفید کپڑا اچھا ہے۔

مواہب میں عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی چادر مبارک کا طول چار ہاتھ اور عرض دو ہاتھ ایک یاشت تھا۔

لطیفہ لکھا گیا ہے کہ آنحضرت ایسے تھے کہ سوا خوشو کے آپ سے اور کوئی شیطا بہرین ہوتی اور اہل کی علامت یہ تھی کہ آپ کے جسم مبارک پر کپڑا میلا نہیں ہوتا تھا اور آپ کے کپڑوں میں کہی جوں ہیں پڑتی تھی ابن سبع نے سفایں اور ابن ہنی نے اعدب المار ووطب المار میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی تعظیم اور تکریم کی وجہ سے آپ کو جوں یاد نہیں جی تھی یہ کہا ہے کہ امام فخر الدین رازی نے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے کپڑے پر کہی ہیں بیٹھتی تھی اور آپ کا خون مبارک پھر نہیں جوستے تھے آنحضرت صلعم سفید ٹوپی پہنتے تھے جو ایک قسم کی لانی ٹوپی ہوتی ہے اور اسکو قلنسوہ کہتے ہیں۔

آنحضرت صلعم ٹوپیوں کو عمارہ کے نیچے پہنتے تھے اور بغیر عمارہ کے بھی ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر ٹوپیوں کے عمارہ باندھتے تھے اور آپ ایمانی ٹوپیں پہنتے تھے جو سفید اور دوسری ہوتی ہیں اور جنگ میں ایسی ٹوپیں اوڑھتے تھے جکے کان ہی ہوتے تھے اور آپ نے نماز بچاؤ وقت ٹوپی کو اوتار کر دوسکا ستر اپنے سامنے بنایا ہے۔ اکثر اوقات آپ کے سر مبارک پر عمارہ نہیں ہوتا تھا آپ سر اور پیشانی پر ایک پٹی باندھ لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت عمارہ باندھتے تو اوسکے سرے کو دونوں شانوں کے درمیان چوڑتے تھے۔ آنحضرت صلعم عمارہ کو سر مبارک پر بیٹھتے اور اس کے سرے کو پیچھے سر کے چہا پیتے تھے اور اوسکا

صلعم عمارہ کو سر مبارک پر بیٹھتے اور اس کے سرے کو پیچھے سر کے چہا پیتے تھے اور اوسکا



دوسرا دونوں شانوں کے درمیان چوڑ دیتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم جب وقت عمامہ باندھتے تو اس کے سرے کو دونوں شانوں کے درمیان چوڑ دیتے تھے اور بعض وقت سرے کو لپیٹ دیتے اور بعض وقت زیادہ لاسا چوڑ دیتے تھے۔ اور بعض اوقات سراسر بالکل چوڑا ہونہیں رکھتے تھے۔

آنحضرت صلی علیہ وسلم اکثر اہل مغرب کے طور پر ڈاڑھی کو ڈھانپا باندھتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے ایک عمامہ کا نام سحاب تھا آپ نے اس عمامہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت کر دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ عمامہ باندھ کے نکلتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم کو دیکھ کے فرماتے تھے اَنَّا كُنَّا عَلٰی فِی السَّحَابِ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے مجھ کو ایک عمامہ باندھوایا اور کاسر میرے ستانہ پر چوڑا رہا۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر اور حنین میں ان دونوں سے مدد کی کہ میرا عمامہ باندھ رہے ہوئے تھے اور یہ فرمایا ہے کہ عمامہ مسلمانوں اور مشرکین میں فرق کر دینا لایا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کسی سردار کو سردار نہیں بولتے تھے یہاں تک کہ اس کو عمامہ باندھ دیا جاتا اور اس کا سر اسید ہی طرف اس کے کان کے قریب چوڑ دیتے تھے چاہے وہ سب سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم فتح کے دن مکہ معظمہ میں داخل ہوئے آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا ابن حجر مکی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے عمامہ کا طول اور عرض جیسا اہل حدیث کے کہا ہے صاف نہیں ہے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس وقت آپ وضو کرتے تو اعضا مبارک کو اس کپڑے سے یونچتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کا ایک رومال پاؤں کے تلونکے یونچنے کے لئے تھا۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کے بستر مبارک اور اس کے متعلق کی صفیں



آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا تھا اور اس کے اندر کچھ جوروں کا پوست بھرا تھا۔ اس کا  
 طول دو گز یا قریب دو گز کے اور عرض ایک گز اور ایک بالشت یا قریب اس کے تھا آپ دہری  
 اسباب سے قلت پسند کرتے تھے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا کے خزانوں کی گنجائش عطا  
 کی تھی آپ نے اپنے اونٹوں کے لیے سے انکار کیا اور آخرت کو اختیار کیا تھا حضرت عائشہ صدیقہ  
 پوچھا گیا کہ آپ کے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک کیا تھا اونہوں نے فرمایا چمڑے کا  
 ستر تھا اور اس میں کچھ جوروں کا پوست بھرا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت انصار کی میری ہے  
 آئی اور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک دیکھا کہ ایک دہری چادر تھی اس عورت نے ایک  
 بستر بچاؤ میں اُن بھرا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت  
 فرمایا اسی عائشہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلاں انصار یہ عورت میری ہے  
 آئی تھی اور نے آپ کا بستر مبارک دیکھا تھا یہ ستر اس سے میری ہیں سیدیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اسی عائشہ اس بستر کو واپس کر دو واقعہ جلتانہ کی قسم ہے اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ  
 میری ساتھیوں نے اور چاندی کے پہاڑوں کو جلاتا حضرت حفصہؓ سے پوچھا گیا کہ آپ  
 مکان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیا تھا اونہوں نے فرمایا ایک ٹاٹ تھا ہم اس کو دھوا  
 کر لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سو جاتے تھے ایک رات میں نے کہا اگر اس بستر کو چار  
 کڑیوں تو آپ کے لئے نرم ہو جائیگا پس میں نے اس کی چار تہ کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 صبح کو اٹھ گئے تو فرمایا آج رات کو تم نے میرے واسطے کیا بچایا تھا میں نے کہا وہی بستر تھا لیکن  
 میں نے اس کی چار تہ کر لی تھی میں نے کہا آپ کے واسطے نرم ہو جائیگا آپ نے فرمایا کہ جیسا پہلے تھا اسی  
 حالت پر اس کو لوٹا دو اس واسطے کہ اس کی نرمی نے مجھ کو آج رات کی نماز سے روکا۔



آنحضرت صلعم کی ایک عباتھی آپ جس جگہ جاتے وہاں بچپانے کے کام آتی تھی اور آپ کے نیچے دوہری بچا دی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم اکثر ایک بور یہی پر استراحت فرماتے تھے اور آپ کے نیچے سوااوسکے دوسری شے نہیں ہوتی تھی۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس ایک غرفہ میں گیا گویا وہ ایک حمام خانہ تھا آنحضرت صلعم ایک بور یہ پر سو رہے تھے آپ کی سیلیوں بور یہ کے نشان تھے آپ کی یہ حالت دیکھ کے میں نے رو دیا آنحضرت صلعم نے دریافت فرمایا اے عبداللہ کس چیز نے تم کو رولایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کسری اور قیصر خزاوردیاج اور حریر پر آرام پاتے ہیں اور آپ اس بور یہ پر سوتے ہیں جسکے آپ کی سیلیوں پر نشان ہیں آنحضرت صلعم نے فرمایا اے عبداللہ تم نہ رولو اسلئے کہ کسری اور قیصر کیو سٹے دنیا ہے اور ہمارے واسطے آخرت ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے روایت کی کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس حاضر ہوا آپ ایک بور یہ پر تھے اور آپ کے جسم مبارک پر سوا شمت کے اور کوئی کپڑا نہ تھا بور یہ آپ کی سیلیوں میں نقش ڈال دیے تھے اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شٹی جو قریب ایک صاع کے پڑے ہیں اور کچا چمڑا لٹکا ہوا ہے یہ حالت دیکھ کے میری آنکھوں میں آنسو بہا رہے آپ نے فرمایا اے ابن ابی خطاب کس چیز نے تم کو رولایا میں نے عرض کیا اے نبی اللہ میں کس واسطے روؤں اسلئے کہ اس بور یہ آپ کے ہیلوی مبارک میں نقش ڈال دیئے ہیں اور آپ کے بغیر لے ہیں ان خراوہیں میں ہیں دیکھتا ہوں کہ وہ کچھ کہ اب دیکھتا ہوں کہ کسری اور قیصر باز و نعمت میں ہیں اور اوسکے کہانے کے لئے میوہات میوے کے واسطے نہ رہیں جاری ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اوسکے برگزیدہ ہیں اور اوسکے یہ حرا



ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی اس خطاب کیا تم اس بات سے خوشنود ہیں ہو کہ ہمارے  
واسطے آخرت ہو اور کسریٰ اور قیصر کے لئے دیا ہو یہ وہ قوم ہے کہ اسکے لئے مار و نمٹ  
عجسٹ کی ہے اور جلد سے قطع ہوئے والی ہیں اور ہم وہ قوم ہیں کہ ہمارے طیبات نے  
تا حیر کی ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تخت تھا  
اوس گھاس گھسری تھی اور وہ گھاس سے پھولا تھا اور اوسکی اوپر کالاکمل پڑا تھا  
ہمے اوسیں گھاس بھری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس تخت پر سو رہے تھے جسوقت آپ نے دونوں اصحاب کو  
دیکھا اوٹھ کے بیٹھ گئے دونوں صاحبوں نے دیکھا تو انکی سیلیوں میں تخت کانتاں تھا  
دونوں صاحبوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بستر اور تخت کی خشونت نے آپ کو  
کس قدر تکلیف دی ہے ہم اوسکو دیکھ رہے ہیں اور کسریٰ اور قیصر دیان کے ورش پر آرام  
کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات نہ کہو اسلئے کہ کسریٰ اور قیصر  
دو روح میں ہیں اور میرے بستر اور تخت کا انجام جنت کی طرف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے  
کی جامی کو کہی بڑا نہ کہا آپ کے لئے اگر فرش بچھا دیا گیا آپ اوسپر بیٹھ گئے اور اگر فرش نہ  
بچھایا گیا آپ میں ہی پر بیٹھ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاٹھوڑتے تھے آپ بے بی ہون کے  
فرمایا کہ جب میں تم میں سے کسی عورت کے پاس ہوں تو میرے پاس اس بی بی کے  
کھاف میں منزل علیہ السلام میں آئے مگر حضرت عائشہ کے کھاف میں میرے پاس آئے  
ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تکیہ چمڑے کا تھا جسپر آپ ٹیکالگاتے تھا اسکے پیچھے کھجور کا  
پوست بھرا تھا جاہل بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا



ایک تکیہ براولٹی حاسب سے ٹیکالگائے بیٹے تھے۔ آنحضرت صلعم پوپہ پر تیار پڑھتے تھے  
آنحضرت صلعم پوپہ نے پر تیار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم دباغت کئے ہوئے  
پوستین پر تیار پڑھتے کو لید کرتے تھے۔

### فصل تیسری۔ آنحضرت صلعم کی انگشتی کی صفت میں۔

آنحضرت صلعم کی انگشتی چاندی کی تھی اور اوسکا لکین حبشی تھا حتیٰ ایک قسم کا  
تنگیں ہے جس میں سپیدی اور سیاہی ہوتی ہے یا عقیق سوران و نون قسموں کے پتھر کا  
معدن حبشہ میں ہے اسطورہ سے احادیث میں وارد نہیں ہوا کہ آپ نے بالکل عقیق کی انگوٹھی  
پہنی ہو یعنی حلقہ اور نگین و نون عقیق کے ہوں آپ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اوسکا لکین  
بھی چاندی کا تھا۔

اس میں عمر و منہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتی لی تھی آپ اس  
سے مہر لگاتے تھے مگر پہنتے نہ تھے۔ آنحضرت صلعم سید ہے ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے  
بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنا مکروہ نہیں ہے اور اولویت کے یہی علاو نہیں ہے بلکہ  
سست ہے اسلئے کہ احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو چکا ہے لیکن سید ہاتھ میں انگشتی پہنا  
افضل ہے اسلئے کہ وہ ہاتھ کے متعلق احادیث صحیحہ میں اس بات کو باجوہی نے  
کہا ہے۔ آنحضرت صلعم بائیں ہاتھ میں انگشتی پہنتے تھے۔

آنحضرت صلعم انگشتی کا نگین بتلی کی جاب رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی انگشتی  
مبارک میں تین سطرین مقوش تھیں ایک سطرین محمد دوسری میں سول تیسری میں اللہ تھا  
السنہ منہ سے روایت ہے جسوقت آنحضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہ حج کی طواف  
یا مکہ میں آپ سے کہا گیا جس خط پر نہیں ہوتی ہے حج اوسکو قبول نہیں کرتے اپنے



انگشتری بنوائی اللہ عزوجل نے مین گویا میں اوس انگوٹھی کی پیدہی کو آپ کے دست مبارک میں اس وقت دیکھ رہا ہوں اور یہی اللہ عزوجل سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کی طرف نامہ لکھا آپ سے کہا گیا کہ یہ بادشاہ جس خطیر مہر نہواؤ سکو قبول نہیں کرتے مہری خط کو قبول کرتے ہیں آنحضرت صلعم نے انگشتری بنوائی اوس کا حلقہ چاندی کا تھا اور اوس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطون پر مہر کرتے تھے اور فرماتی تھی کہ خط پر مہر لگانا رفع بدگمانی کے لئے اچھا ہے اس عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے سونے کی انگشتری بنوائی تھی آپ اسکو دہتے ہاتھ میں پہنتے تھے اپنی انگشتری کو دیکھ کے لوگوں سونے کی انگشتریں بنوائیں آپ سے اوس انگشتری کو ڈال دیا اور فرمایا کہ اسکو کبھی نہ پہنونا پہروں لوگوں نے ہی اپنی اپنی انگشتریں ڈال دیں اور یہی اس عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگشتری بنوائی تھی اوس کا نگین مہلی کی طرح رہتا تھا اور آپ نے اوس انگشتری پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش کیا تھا اور مانعت فرمائی تھی کہ کوئی شخص اس عبارت کو اپنی انگشتری پر نقش نہ کرے وہ انگشتری وہ تھی جو معقیب سے بیرا میں مین گر گئی معقیب رضی اللہ عنہ اصحاب بدر سے ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتری مبارک اوس کے پاس رہتی تھی اور آنحضرت صلعم کے بعد وہ انگوٹھی خلفاء کے پاس رہتی تھی۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی وہ آپ کے دست مبارک میں تھی پھر انگشتری حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عمر فاروق کے ہاتھ میں تھی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہی یہاں تک کہ بیرا میں مین گر گئی اور پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش تھا۔

یاجوری نے کہا ہے کہ انگشتری کے واقعہ سے اس جانب اشارہ ہے کہ خلافت کا معاملہ



انگستری کو سادہ سطوی تھا جسوقت وہ گم ہوئی فتنے متصل ہو گئے اور مختلف باتیں پھیل گئیں اور ہرج  
 حاصل ہوا اسلئے بعض محققین نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کی انگستری میں وہ سرسری تھے  
 جو سلیمان علیہ السلام کی حالت میں تھے سلیمان علیہ السلام کی حالت جسوقت گم ہوئی تھی تو او کا ملک  
 جاتا رہا تھا اور آنحضرت صلعم کی انگستری مبارک قسطنطنیہ عثمانی صی اسد تعالیٰ عنہ سے گم ہو چکی تھی  
 علامت یہی آخر ہو گئی اور ایسے فتنے ریا ہوئے کہ آپ کے قتل تک لویت بیونچی اور وہ فتنے آخر  
 زمانہ تک مسلسل رہے۔ آنحضرت صلعم کو جب کسی ضرورت کے ہول جانے کا ڈر ہوتا تو  
 آپ انگستری یا انگشت مبارک میں ایک ڈورا باندھ لیتے تھے اس سے روایت ہے کہ  
 آنحضرت صلعم جسوقت بیت الحلا میں داخل ہوتے تو انگستری مبارک نکال لیتے تھے۔  
 آنحضرت صلعم کے پاس ایک آدمی آیا وہ کی انگوٹھی جست کی تھی اور ایک روایت میں ہے کہ  
 بیتل کی انگوٹھی تھی جس سے بت بوائے حاتم بنی آنحضرت صلعم نے فرمایا مھکو کیا ہوا  
 کہ تجھے بتوں کی بو پاتا ہوں اس مرد نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر وہ مرد آپ کے پاس آیا اس کے  
 پاس لوہے کی انگوٹھی تھی آپ نے فرمایا مھکو کیا ہوا کہ میں تیرے اوپر اہل دوح کار یور  
 دیکھتا ہوں اور میں نے وہ لوہے کی انگوٹھی پھینک دی اور کہا یا رسول اللہ میں کس چیز کی انگوٹھی  
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ چاندی کی انگوٹھی رکھ کر درون میں متقال سے یاد نہ ہو۔  
**فصل کوپتی آنحضرت صلعم کے جوئے اور روزہ کی صفت میں**

آنحضرت صلعم کے جوئے میں دو دو قبائل تھے اور اون دونوں قبائل کے  
 دو پہر سے شام تک جو اونگلیوں کے درمیان رہتے تھے آنحضرت صلعم ایک قبائل کو  
 انگشت ابہام اور اس کے قریب کی اونگلی میں اور دوسرے کو وسطی اور اس کے قریب  
 کی اونگلی میں رکھتے تھے عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نماز

وہ جوئے میں  
 انگشت ابہام اور  
 وسطی اور اس کے قریب  
 کی اونگلی میں رکھتے تھے



بستیہ پہننے تہمتیہ ایک قسم کی جوتی ہے کہ جسکے چمڑے پر بال ہیں ہوتے آپ اور جوتیوں میں وضو دیتے نہتے عبد اللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ یوہی جوتی بہنوں عمر و ابن حریثؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ صلعم کو نعلین مخصوصہ پہنے ہوئے مارنپٹتے دیکھا نعلین مخصوصہ ایک قسم کی جوتی ہے جسکے دونوں طاقوں میں جوڑ ہوتا ہے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بایں ہاتھ سے کہا ماکہلے اور صرف ایک ہی پاؤں میں جوتی پہننے سے ممانعت فرمائی ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جسوقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص جوتی پہنے تو جوتی میں پہلے سیدھا پاؤں ڈالے اور جسوقت جوتی اوتارے تو اوٹے پاؤں سے اوتارے تاکہ سیدھا پاؤں پہنتے وقت اول ہوا اور اوتارے وقت آخر ہے آنحضرت ﷺ جسوقت بایں کرنے کے لئے بیٹھتے تو دونوں جوتے اوتار لیتے تھے یا چوری نے کہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کفش منحصرہ معقبہ مسند تھی جیسا کہ اس بعد از طبقات میں روایت کی ہے محصرہ پٹی کمر والی معقبہ ٹیڑھی کی جاسے اس میں شمرہ لگاتا کہ ایڑھی کو روکے رہے مسند زبان کی صوت سامے کی دوک اور کھٹس کی یاں کی طرح لوکڑا تھی

حافظ کبیر زین الدین عراقی نے العیہ سیرت نبویہ میں کہا ہے  
وَنَعْلُهُ الْكَرِيمَةُ الْمَصُونَةُ طَوْنِي لِمَنْ سَأَلَهَا حَبِيْبُهُ آنحضرت ﷺ کی کفش مبارک کریمہ اور مصونہ تھی اس شخص کو خوشخبری ہو جس نے اسے پشانی کو اس سے ملا۔ لہا  
فَمَا لَانَ لِسِرِّهِ وَهَكَاءُ سَبِيْلَتِيَا سَسُوْا شَعْرَهُمَا۔ اس کفش مبارک میں مع شمرہ کے دو قبائل تھے اور دونوں کفشیں بستیہ تھیں اس کے چمڑے کے بال بچال ڈالے گئے تھے



وَطَوَّاهَا شَبْرًا أَصْبَعًا - وَعَرَضَهَا مَائِلًا لِلْكَعْبَانِ اَوْنَ كَفْتُونِ كَاطُولِ الْبَيْتِ  
 بِالنَّشْتِ اَوْرَدَ اَوَّلَ النَّشْتِ تَهَا اَوْرَدَ اَوَّلَ كَعْرَضِ طُحْمُونِ كَيْ فَرِيبِ تَهَا سَلْعُ أَصْدَاعِ وَبَطْلُ الْقَدَمِ  
 حَسُّ وَفَوْقَ دَاقِيسَتِ فَاَعْلَمَ اَوْنَ دُولُونِ كَفْتُونِ كَعْرَضِ سَاَتِ اَوَّلِ تَهَا اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 اَنْدَرِ كِي جَايِ جِهَانِ قَدَمِ رَهْتَا بِهٖ دَوَابِجِ اَوَّلِ سِي اَوْرَدَ زَادِہٖ جِي اَوَّلِ تَهَا اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 تَهَا اَوْرَدَ دَرْمِيَانِ اَوَّلِ قَبَالُونِ كَيْ دَوَابِجِ كِي مَقْدَارِ مِيْنِ جَا بِهٖ تَهَا اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 وَهَذِهِ مِثَالُ تِلْكَ الدَّلْعَلِ سَوْدُورُهَا اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ مِثَالُ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 مَسَارِكِ اَوْرَدِ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 لے اَنْخَضَرَتِ صِلْعَمِ كِي كَفْتُونِ مَبَارِكِ كَيْ نَقِشِ كُو جَرِ مَفْرُودِ مِيْنِ ذَكَرِ كِيَا بِهٖ اَوْرَدِ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 بِنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَلْفِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ اَلْمَلِكِ  
 بِهٖ ذَكَرِ كِيَا بِهٖ صَا حَبِ مَوَہِبِ لے كَمَا بِهٖ كَمَا بِهٖ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 كَيْ نَقِشِ كُو تَمِيْنِ لَكَا اَوْرَدِ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 لے دَوَابِجِ مِيْنِ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 نَفْعِ اَوْرَدِ بَرَكَتِ كَا جَوَ اَمْتَحَانِ لِيَا بِهٖ بِهٖ كَمَا بِهٖ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 بَعْضِ طَالِبِيْنِ نَفْعِ سِي حَوَالِيْ كِي اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ كَمَا بِهٖ كَمَا بِهٖ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 بِيْ بِيْ كَيْ دَوَابِجِ مِيْنِ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 تَهَا مِيْنِ نَفْعِ مَبَارِكِ كُو كَمَا اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ  
 لے اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ اَوَّلِ كَفْتُونِ كَيْ



صلعم کی کھن مبارک کی برکت کا تجربہ جو کچھ ہوا ہے منجملہ اوسکی یہ ہوشو شخص کفش مبارک کو تبرک کی کھن  
سے اپنے پاس رکھے اوسکو باغیوں کی بغاوت اور علیہ اعدا سے امان ہوگی اور ہر شیطان  
مار و اور حشیم بد سے قنودید ہوگی اگر عادلہ عورت کھن مبارک کو سید ہے ہاتھ میں پکڑے اور  
در روزہ کی شدت ہو تو اللہ تعالیٰ اوسکے وضع محل کو ایسے حول اور قوت سے آسان کر دے گا جو  
قرطی کا قول کیا اچھا ہے ۵

وَلَعَلَّ حَصْعَتَا هَذِهِ لِبَهَائِنَا ۝ وَانَّا نَخْصَعُ كَهَا اَيْدِ الْعِلْمِ

ایسی کفش مبارک ہے کہ ہماری گردن اور سینے کی رونق کی ہیبت سے جھک جاتی ہیں اور ہم ہر وقت  
اوس کھن مبارک کے سلسلے سے جھک جاتے ہیں تو ملدی یا تے ہیں وَصَعْتَا هَذِهِ اَعْلَى  
الْمَعَارِفِ اَدْنَا حَقِيقَتَا تَا ح وَصَوْرَتَا عَلَّ اوس کفش مبارک کو سر پر رکھ کر حقیقت  
میں وہ تاج ہے اور صورت میں کفش ہے یا حَصْعَتَا خَيْرُ الْخَلْقِ حَارِثُ مَرْيَمَ  
عَلَى التَّاجِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَمْرُؤَ الْعِلْمُ۔ آنحضرت صلعم کے پاؤں کے عیث  
اوس کھن نے فوقیت پائی ہے تاج بریں اوس کفش سے سرخ کرتا ہے سِقَاءُ لَدِي  
سَقِيمٍ رَحَاءُ لِبَائِشِ اَمَانٍ لَدِي حَوْثٍ كَلَا يَحْسَبُ الْفَضْلُ وَه كَهْنِ مَبَارَكٍ  
کے لئے شفا ہے اور نامراد کے لئے مراد ہے خوف والے کے لئے امان ہے ایسی ہی  
تہا کی گئی ہیں اوسکی بزرگتیں بریدہ رضے وامت ہے کہ سجاشی باو ستاہ صلتہ سے آنحضرت  
صلعم کے واسطے دو موزے سیاہ رنگ کے حکے رنگ میں و سرزنگ شریک تہا ہدیہ کے  
طور پر پہنے تھے آپ نے اوں موزوں کو ہینا بہر و صو کیا اور اوں پر مسح کیا۔

مغیرہ بن شہر رضے نے روایت کی ہے کہ حیدر سے آنحضرت صلعم کو واسطے دو موزے  
ہر ایک کے طور پر پہنے تھے تو ایسے او کو ہینا تہا طیرانی لے اوسط میں ایک بیووی عالم سے روایت



کی ہے کہ آنحضرت صلعم جبوقت قصاصی حاجت کے لئے ارادہ فرماتے تو دو روپایا کرتے تھے ایک دن آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے پہر آپ صوکیا اور ایک موزہ پہا ایک سبز رنگ طائر آیا اسے دوسرے موزہ کو لیا اور وپر کو اوڑھ لیا اور وہ کہ ڈال دیا وہیں سے ایک سائب نکلا آنحضرت صلعم نے فرمایا ہذا کراۃ اگر مہی اللہ یربنا اللہم اعودیک من شر من یشتی علی نطیہ ومن شر من یشتی علی رخلیہ ومن شر من یشتی علی اذنیہ۔

### فصل پانچویں۔ آنحضرت صلعم کے ہتیاروں کی صفت میں

ابن سیرین رحمہ نے روایت کی ہے کہ میں نے ایک تلوار سمرہ بن جندب کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ کو یہ یقین تھا کہ وہوں نے ایسی تلوار رسول اللہ صلعم کی تلوار کے موافق بنائی سمرہ ہی حنفیہ کے قبیلہ سے تھے اس قبیلہ کے لوگ اچھی تلوار بنانے میں مشہور ہیں۔

انس رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم کی شمشیر کا قبیضہ چاندی کا تھا قبیضہ تلوار کا نڈیا جو حیر قصبہ کے سر سے پہنچتی ہے اس سے مراد ہے جو عفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کی تلوار کی کوتی اور حلقہ اور قبیضہ چاندی کا تھا۔

آنحضرت صلعم کے پاس متعدد تلواریں تھیں آپ کی ایک تلوار کا نام مالور تھا وہ اول تلوار ہے جو آنحضرت صلعم کو آپ سے پہنچی ہے آپ کی تلوار کا نام قضیب تھا۔ آپ کی ایک تلوار کا نام قلعی تھا قلع ماویہ سے ایک جگہ ہے وہاں کی ہی ہوئی تھی آپ کی ایک تلوار کو تیار کہتے تھے اور ایک تلوار کو حقیق اور ایک تلوار کا نام مخدوم تھا اور ایک کا نام رسوب اور ایک کا نام مصامت تھا اور ایک کو بحیف کہتے تھے اور ایک کو ذوالفقار فقر گڑھے کہتے ہیں اس کی بارہ من گڑھے تھے آنحضرت صلعم کے معجزات میں ذکر کیا ہے کہ جبوقت عکاشہ



کی تلوار جنگ بدر میں ٹوٹ گئی تو اسیے ایک سو کئی لکڑی اونگو دی اور فرمایا کہ اس سے مارو  
 عکاشہ کے ہاتھ میں وہ لکڑی لابی تلوار بہت سفید چمکدار مضبوط ہو گئی عکاشہ نے اس  
 تلوار سے جنگ کی پہرہا شیعہ عکاشہ کے پاس وہ تلوار رہی جنگ کے موقعوں میں وہ اس تلوار کے  
 ساتھ جلتے تھے یہاں تک کہ عکاشہ شہید ہوئے۔ اور آنحضرت صلعم نے جنگ اثنین  
 عبادتہ بن جحش کو حکم دیا کہ تلوار جاتی رہی تھی کجور کی ایک باریک شاح دی تھی وہ شاح اونکے  
 ہاتھ میں تلوار ہو گئی تھی۔ آنحضرت صلعم کے پاس ایک حربہ تھا آپ اوسکو اپنے ساتھ  
 لیجا یا کرتے تھے اور جب وقت آپ نماز پڑھتے تو اسیے روبرو گاڑ دیا کرتے تھے۔ آنحضرت  
 صلعم کا رایت سیاہ اور لو اسفید تھا۔

زبیر ابن العوام سے روایت ہے کہ جنگ احد میں آنحضرت صلعم کے جسم مبارک  
 دوزیہیں تھیں آپ نے ایک پتھر پچانے کے لئے ارادہ فرمایا مگر زہون کے دوجہ کی  
 وجہ سے جاننے میں طلوعہ میں نیچے بیٹھ گئے آنحضرت صلعم اونکے اوپر چڑھ کر پتھر پر چڑھ گئے تو  
 کس میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا اپنے فرمایا اور جب طلوعہ یعنی طلوعہ میں نے ایسا کام  
 کیا کہ اوسکی وجہ سے اسے نفس پر جنت کو واجب کر لیا۔ آنحضرت صلعم کے پاس سات  
 زرہیں تھیں انکی ایک زرہ کا نام قات الفضول تھا وہ زرہ لابی تھی اسلئے اوسکا نام  
 رکھا گیا تھا اور انکی ایک زرہ کا نام قات الوشاح تھا اور ایک زرہ کا نام قات السجوی  
 اور ایک کا نام قضہ تھا اور ایک زرہ کا نام سعدیہ تھا اوسکی سبت کہا گیا ہے کہ پورے حضرت داؤد  
 علی نبیا وعلیہ السلام کی تھی اونہوں نے جالوت کی جنگ میں اوسکو پہنا تھا اور انکی زرہ کا نام  
 یہ تھا اور ایک کا نام خرق تھا انس بن مالک سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم  
 جب مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تھے تو آپ کے مبارک پر خود تھا۔



## فصل چہٹی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق سے یہ بات تھی کہ آپ اپنی ہمتیاریوں اور چارباہوں اور سامان کا نام رکھتے تھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رایت کا نام عقاب تھا وہ رایت سیاہ تھا گہری اسکو آپ رداوری  
 سفید کرتے تھے اس رایت میں سیاہ خطوط تھے آپ کے خیمہ مبارک کا نام کرم تھا اور انکی شمشیر کا  
 نام مشوق تھا اور قدح کا نام بریان کورہ کا نام صا و رزین کا نام واج مقراض کا نام  
 جامع تھا جس تلوار کو آپ اپنے ہمراہ لڑائیوں میں لیا کرتے تھے اسکا نام ذوالفقار تھا  
 آپ کی اور تلواریں بھی تھیں آپ کی ایک چمڑے کی مٹی تھی جس میں چاندی کے تین حلقے تھے  
 آپ کے تیردان کا نام کافور تھا اور آپ کے ماقہ کا نام قصوار تھا قصوار کو عضباہی کہتے ہیں  
 آپ کے چکر کا نام دلدل اور گدہ کا نام لعفور تھا جس بکری کا دودھ آپ نوش  
 فرماتے تھے اسکا نام عینہ تھا۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار  
 ریورسی کہتے تھے اسکا قاتمہ اور کوئی چاندی کی تھی اور اس میں چاندی کے حلقے پڑے تھے  
 اسکا نام ذوالفقار تھا آپ کی کہاں کا نام ذوالسدا و اور تیرواں کا نام ذوالجامع تھا  
 آپ کی زرہ تانبے سے موشی تھی اسکا نام ذات الفضول تھا آپ کے حربہ کا نام نیجا  
 سیر کا نام ذوقن تھا آپ کے گھوڑے کا نام جواشقرنگ تھا مگر تحریر تھا آپ کے اسب و ہم  
 کا نام سلب تھا آپ کی زین کا نام واج بعلہ شہبا کا نام دلدل اور ماقہ کا نام قصوار  
 اور گدہ کا نام لعفور تھا اور آپ کی بساط کا نام کز تھا آپ کے چوٹے نیزہ کا نام نمر  
 کوزہ کا نام صا و رایت کا نام مدلہ مقراض کا نام جامع تلوار کا نام مشوق تھا آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ڈبہ کا نام ربعہ تھا آپ نے دس آئینہ اور کنگھی اور قینچیں اور مسوگ رکھتے تھے آپ  
 کے ایک گھوڑے کا نام بحیف اور ایک گھوڑے کا نام ظرب اور ایک گھوڑے کا نام



لڑا دھوا اور آپ کے ایک کٹھن کا نام غمرا تھا اور سکو چاڑھی دھٹائی تھوڑی کی یہ بکا اٹھ خمر ہوا۔

## باب چوتھا

آنحضرت صلعم کے کہانے اور بیانیے اور سونے کی صفت میں اس باب میں جو فصلیں ہیں

فصل پہلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گزراں کی صفت میں

سماک بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے نعمان بن شیر سے سنا وہ کہتے تھے

کہ تم لوگ جو چاہتے ہو کہانے ہو جیسے ہو میں نے تمہارے ہی صلعم کو دیکھا کہ ناقص خرمون کا

اس قدر میں باتے تھے کہ ایسا پیٹ بہرتے آنحضرت صلعم کا اکثر طعام خرمی اور

پانی تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم اہلبیت محمد مدینہ بہر تک آگ نہیں جلا کر

خرمون اور پانی سے ہماری گزراں ہوتی تھی بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتی تھیں اسی میرے بہانے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے ہم ایک ہلال کو دیکھتے

پھر دوسرے اور تیسرے ہلال کو دیکھتے تھے دو مہینے تک سول اللہ صلعم کے مکانوں میں

آگ نہیں جلائی جاتی تھی جس سے کہا ما پکنا عروہ رضی اللہ عنہا نے کہا اسی خاک کس شے سے تمہاری

زندگی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ خرمون اور پانی سے زندگی بسر کرتے تھے لیکن رسول اللہ

صلعم کے ہمسایہ بھار لوگ تھے ان کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیں تھیں وہ لوگ آنحضرت

صلعم کو واسطے دودھ بھیج کرتے تھے وہ دودھ ہم آپ کو بلا دیتے تھے ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ پھر رسول اللہ صلعم کے پاس بھوک کی شکایت کی اور بھوک اور ضعف کے باعث

میں نے اپنے بیٹوں پر پتھر باندھے تھے وہ آپ کو دکھائے آنحضرت صلعم نے ہمو کو دکھایا کہ

شکم مبارک پر دو پتھر بندھے تھے مویہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

دن رسول اللہ صلعم بھوکے تھے آپ نے ایک پتھر کی طرف ارادہ فرمایا اور اسکو اوٹھا کے



اپنے شکم ساک پر باندھ لیا اور فرمایا آگاہ ہو کہ دنیا میں بہت سے نفس کہا بیوا لے نعمت  
 واسے ہیں قیامت کے دن وہ ہو سکے بیٹ اورنگے ہونگے۔ آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ  
 ایسے نفس کو بزرگ کہتے ہیں اور وہ نفس اونکی اہانت کرتا ہے آگاہ ہو کہ بہت سے لوگ ایسے  
 نفس کو ذلیل کرتے ہیں اور وہ نفس اولکا اکرام کرتا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایسے وقت  
 میں مکاں سے باہر نکلتے آئے اور سوقت میں ماہرین نکلتے تھے اور آپ کے پاس اس وقت  
 کوئی شخص ملے کے لیے نہیں آتا تھا اور سوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابو بکر  
 صدیق آتے آتے فرمایا ای ابو بکر کس ضرورت سے آئی ہو عرض کیا میں اسے مکان سے  
 اس واسطے نکلا کہ آپ سے ملوں اور آپ کو سلام کروں اور آپ کو دیکھوں تو ٹوٹی دیر نہیں  
 ٹھیرے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دمایا کس ضرورت سے آئی ہو عرض  
 کیا یا رسول اللہ ہونک کی وجہ سے آیا ہوں آپ نے فرمایا میں ہی کچھ ہونک پاتا ہوں  
 ابی الہیتم اس الہیتم کے گھر چلو ابی الہیتم کے پاس خرموں کے بہت درخت اور درودہ  
 دیو والی بکریاں تھیں اور اونکی بایں کوئی خادمہ نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی الہیتم کو مکان پرین پالیا اور  
 بی بی سی بھیا کہتا تو سوہ کہاں ہیں بی بی بی تو کہا کہ ہمارے واسطے بیٹا پائی لیس گئی ہیں کچھ دیر  
 نہیں ہوئی تھی کہ ابی الہیتم ایک مشک بانی سے بھری ہوئی لاسے اور اسکو لے آیا اور آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگے میرے ماں باپ پر خدا ہوں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ  
 کے اپنے باغ میں لے گئے اور فرس بچا یا بھر حرموں کے درختوں کی طرف گئے اور ایک  
 خوشہ لاسے رکھ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشہ کو دیکھ کے فرمایا ہمارے واسطے بچے  
 خرمے کیوں نہیں لاسے ابی الہیتم نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ تازہ



پچھتہ خرے اور نیم نچتہ دونوں کو آپ خود سید فرالینگے۔ آنحضرت صلعم نے منع صحابہ  
 حسرت سے کہا ہے اور بانی سپاہ آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے فضلہ قدرت میں  
 سیری جان ہے یہ اون نعمتوں سے ہے کہ قیامت کے دن تم سے اونکا سوال کیا جائیگا  
 ٹھنڈا سایہ اور تازے پاکیزہ خرے اور ٹھنڈا بانی نعمتوں سے ہے اور اسکا حساب ہوگا  
 پس ابو الہیثم آپ کے واسطے کہانا پکوانیکے لئے گئے بنی کریم صلعم نے اوسے فرمایا کہ ہمارے  
 واسطے دو دوہ والی مکرئی بیج نہ کرنا ابو الہیثم نے مکرئی کا ایک کچھ ماوہ تھا یا نہ بیج کیا اور اوسکو  
 پکوانکے آپ کے پاس لائے آنحضرت صلعم اور صحابہ نے اوسکو تساول فرمایا آنحضرت  
 صلعم نے ابو الہیثم سے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے ابو الہیثم نے کہا کوئی خادم  
 نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ جسوقت قیدی لوگ آویں اوسوقت تمہارے پاس آنحضرت  
 صلعم کے پاس وقیدی آئے تیسراونکے ساتھ نہ تھا ابو الہیثم آپ کے پاس آئے آپ نے  
 اون سے فرمایا کہ اں دونوں آدمیوں سے ایک کو پسند کر لو اونہوں نے عرض کیا یا  
 رسول اللہ آپ ہی میرے واسطے پسند کر دیجئے آنحضرت صلعم نے فرمایا اَلْمُسْتَسْتَارُ مَثْمُونٌ  
 تم اس آدمی کو لو میں نے دیکھا ہے کہ غلام پڑھتا ہے میں تمکو وصیت کرتا ہوں کہ اسکے ساتھ نہ لکھی  
 کرنا ابی الہیثم بنی بی کے پاس آئے اور آنحضرت صلعم کی وصیت ہو کہ جو خبر کی اونکی  
 بی بی نے کہا کہ جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق میں فرمایا ہے تم اوسکے حق کو ادا  
 نہ کر سکو گے مگر طور سے حق ادا کر سکو گے کہ اوسکو آزاد کر دو ابو الہیثم نے کہا وہ آزاد ہے۔  
 آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اور کسی خلیفہ کو نہیں بھیجا بلکہ اوسکے دوست  
 اندرونی ہوتے ہیں ایک دوست خاص اوسکو امر معروف کی واسطے حکم کرتا ہے اور امر منکر سے  
 اوسکو منع کرتا ہے اور دوسرا فساد کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتا جو شخص دوست بدکار



سے لگا کر کہا گیا تحقیق وہ عصمت الہی کے باعث محفوظ اور معصوم رہا۔  
 عتبہ بن غزو ان رضی اللہ عنہ کی روایت کی ہے کہ تحقیق میں نے اپنے آپ کو ایسے  
 حال میں پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو لوگ تھے ان میں سے میں ساتواں آدمی تھا ہمارا کہانا  
 نہ تھا مگر درختوں کے پتے سے پتہ لے کر کے کھانے سے ہماری بچیں چل گئی تھیں میں نے  
 ایک چادر بڑی بھری پائی اور سکوایا اور سعد بن مالک کے درمیان تقسیم کیا اور وہی چادر کے  
 میں نے ہمت بنایا اور آدھی سے سعد نے ہم ساتوں آدمیوں سے کوئی شخص نہ تھا مگر  
 ہر ایک شہر کا امیر تھا قریب وہ زمانہ تھا کہ ہمارے بعد امر کو تمام مالوگ۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق خدا کے معاملہ میں میں ایسا  
 خوف دلایا گیا کہ میری طرح کوئی خوف نہیں دلا گیا اور تحقیق میں خدا کے معاملہ میں ایسا ایدوا گیا  
 کہ کوئی ایدو میں دلا گیا اور میری طرح کوئی ایدو نہیں دلا گیا اور میں نے اس سے کہ میرے اور بلال کے واسطے اتنا  
 کھانا تھا کہ ذی حیات کھائے اس قدر غلہ تھا کہ بلال کی نعل و سکو چھپاتی تھی یعنی ہر سات  
 قلیل مقدار غلہ تھا جو بلال کی نعل میں چھپا ہوا تھا۔

اور یہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح اور شام کو کھانے میں  
 روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا مگر وہاں لوگ جس وقت آتے تو ان کے کھانے کے لئے روٹی اور  
 گوشت جمع ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے کھانے میں اپنے پاس گوشت اور روٹی  
 جمع نہیں کرتے تھے مگر جس وقت لوگ آپ کے پاس کھانا چوتے تو ان کے لئے گوشت اور  
 روٹی جمع کرتے تھے تو قل بن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف رضی  
 اللہ عنہ ہمارے ہم صحبت تھے اور وہ نہایت اچھے علیین تھے لیکن وہ ہمارے ساتھ نہیں  
 واپس آئے اور واپسی کے وقت ہمارے ساتھ لے آئے جس وقت ہم لوگ ان کے مکان



میں داخل ہوئے اور ہوں نے مکان میں پہنچ کر غسل کیا پھر باہر نکلے اور ہمارے واسطے ایک طبق لائے جس میں روٹی اور گوشت تھا سوقت و طبخ رکھا گیا عبدالرحمن بن خروئے نے میں سے کہا یا ابو محمد تم کہیں روئے اور ہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی اسیے اور آپ کی اہلبیت نے کسی بیٹ بھر کے ٹھکی روٹی نہیں کھائی ہم ایسا گناہین کرتے کہ عمدہ معیتیں ہوں واسطے آخرت میں کہی گئی ہوں بلکہ یہ گناہ کرتے ہیں کہ وہ نعمتیں ہیں پیچیدی گئی ہیں۔ انش سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اس وقت بہو ایک کے باعث بیٹھ کر ٹیکہ دیکھ بیٹھے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیر سے کہ اللہ تعالیٰ انکو دیتا تھا نہیں لیتے تھے مگر فقط ایک سال کا قوت لیتے تھے وہ قوت معمولی حرموں اور حوؤں سے ہوتا تھا اور سب چیزیں حد سے غرض کی راہ میں ترجیح کوئے کے لئے رکھ دیتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کا کھانا شام کے لئے اور شام کا کھانا صبح کے واسطے اڑھانے کہی نہیں رکھتے تھے۔ ترمذی نے انش سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بی حیر دوسرے دن کیواسطے اڑھانے نہیں رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کا کھانا کھاتے تو شام کا کھانا نہیں کھاتے اور شام کا کھانا سوقت کھاتے تو صبح کا کھانا نہیں کھاتے تھے قسطاً صواب میں کہا ہے کہ شبہ ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب جو مک کی حالت میں ایام گزارتے تھے باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپتال بیت کو ایک سال کا قوت دیکھتے تھے اور آپ کی بیتاں تھیں کہ اللہ جل شانہ نے انکو غنیمت دی تو اپنے چار آدمیوں میں ایک ہزار اوسٹ تقسیم فرما دیے تھے اور آپ سے عمرہ میں ایک سو اوسٹ قربانی کے لئے بھیجے تھے اور آپ کو بیج کر کے مساکین کو کھانا کھلایا تھا اور آپ نے ایک عربی کو بکریوں کا گلہ عطا فرمایا تھا اور سب طرح اور بھی آپ کی عطا تھی اور آپ کے ساتھ جو مالدار اصحاب مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت



عمر فاروق رحمہ اور حضرت عثمان غنی اور حضرت طلحہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تھے یہ اصحاب  
 آپ کے روبرو ایسی حالتوں اور مالوں کو مدلل کرتے تھے آپ نے صدقہ کیواسطے حکم فرمایا تو  
 حضرت ابو بکر صدیق رحمہ اپنا تمام مال لے آئے اور حضرت عمر فاروق رحمہ اپنا نصف مال لے آئے  
 اور جسوقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے ارادہ فرمایا تو ادسکا سامان حضرت عثمان غنی رحمہ  
 ایک ہزار اونٹوں سے کیا اس سے کہہ کا حواب طبری نے دیا ہے عیا کی فتح الکبار میں  
 حکایت کی گئی ہے کہ یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہوئے رہتے تھے یہ امر  
 کسی کسی وقت میں ہوتا تھا یہ حالت مجامع اور تنگی و مجتہدیت کے باعث نہیں ہوتی تھی بلکہ  
 یہ حالت کہیں ایشا کر دیے کے باعث ہوتی تھی اور کسی بہت کم لے اور شکم سیر ہوئے کو مکروہ  
 جاننے کے سبب سے ہوتی تھی حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ حق یہ بات ہے کہ اکثر اصحاب  
 ہجرت سے پہلے حکم مکہ معظمہ میں رہتے تھے تنگی کی حالت میں تھے جسوقت مدینہ کی طرف  
 ہجرت کی تو اکثر لوگ ایسی ہی حالت میں تھے انصار نے آپ کے مکانات اور ایسی دودھ دیے والی  
 اونٹنیوں سے اونکو مدد دی جسوقت مہاجرین کو نصیر اور نصیر کے بعد فتح ہوئی تو مہاجرین نے  
 انصار کی اونٹنیوں کو واپس کر دیا متیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود مکمل فراخ دستی دنیا  
 کے اس بات کو خود اختیار کیا تھا چنانچہ پھر مدی نے حدیث امامہ سے تخریج کی ہے کہ  
 یہی صلعم نے فرمایا میرے بے میرے اوپر عرص کیا کہ بطیار کہ کو میرے واسطے سوخا کر دے  
 میں نے کہا اے بے میں یہین چاہتا میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر اور ایک دن ہوکا  
 رہوں۔ جسوقت میں ہوکا ہوگا تو تیری طرف تصرع اور تیرا ذکر کروں گا۔ اور جسوقت شکم سیر  
 ہوگا تو تیرا شکر اور تیری حمد کروں گا ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت  
 صلعم اور حضرت جبریل علیہ السلام مقام صفائین تھے آنحضرت صلعم نے حضرت جبریل



سے کہا اوس ذات کی قسم ہے کہ اوسے بھگوان کے ساتھ بیجا ہے آل محمد پر کوئی شبہ نہیں  
 اتنی کدلیک سیل کی مقدار میں آیا ایک دست کی مقدار میں بتو ہوتے کہ وہ کسا اچھا یہ فرمانا  
 اس قدر سرعت کے ساتھ نہ تھا کہ آپ نے ایک ایسی ہیبت ناک اور آسمان سے سنی کہ انکو  
 اوسنے مقرر کر دیا آنحضرت صلعم نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو حکم فرمایا ہے کہ قائم  
 ہو جائے جبریل علیہ السلام نے کہا نہیں لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کا کلام سنا اوس وقت  
 اسراہیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ آپ کی طرف وتر سے اسرافیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے  
 اور کہا کہ آپ نے جو کچھ دکر کیا وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سنا محکومین کے حراوت کی  
 کنخیوں کے ساتھ بیجا ہے کہ آپ کے سلسلے پیش کروں اگر آپ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ تمہا  
 کے پیار و مراد و یا قوت اور سونے اور چاندی کے بجائے آپ کے ہمراہ جلیں نو میں ایسا  
 گرسکا ہوں اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ میں نبی و شاہ ہو کر رہوں یا آپ کی یہ خواہش ہے کہ  
 میں ہی عبد ہو کر ہوں ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار فرمائیے۔ جبریل علیہ السلام  
 نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع کریں آنحضرت صلعم نے اسرافیل علیہ السلام سے  
 تین بار فرمایا کہ میں ہی عبد ہو کر رہتا چاہتا ہوں اس حدیث کو طبرانی نے ہنا حسن کے ساتھ  
 روایت کیا ہے یو صیری نے اس مقام پر کیا خوب کہا ہے ۵

وَمَا وَدَّتُهُ الْجَمَالَ لَتَسْمِعَنَّ دَهَبًا	عَنْ هُشَيْبٍ فَأَرَاهَا أَيُّمَا شَمِيمًا
--	--

بلند بیارون نے سونا بکر آپ کو اپنی طرف مانگ کر چاہا آپ نے اون پہاڑوں سے اپنی  
 بہت نفرت ظاہر کی۔

آنحضرت صلعم کی وٹی کی یہ حالت تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ آپ  
 اور آپ کے اہل بیت بے درپے راتوں کو سوئے اور شب کا کمانا نہیں پاتے تھے



اور کتر آپ کی ہوئی جو کی ہوتی تھی حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ سے روایت ہے کہ آنحضرت  
صلعم کے اہلبیت نے جو کی ہوئی سے متواتر دو دن پیٹ میں بھرا یہاں تک کہ آپ نے  
وفات پائی سلیم بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے ابامانر سے سنا وہ یہ کہتے تھے کہ  
آنحضرت صلعم کے مکان کے لوگوں سے جو کی ہوئی میں سچی نہیں تھی یہاں تک کہ وہی ہوئی  
حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ سے روایت ہے کہ آپ کے دستار حوان سے جو کی کا  
ریرہ تک نہیں اٹھایا گیا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور ہی حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ  
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی اور میرے پاس ہوا تو بڑے جو کے  
اٹنے کے کوئی سے نہیں تھی کہ جسکو وہی حیات کہا دے آدھے دس کی مقدار میں جو جو  
میں نے اوکو کہا بہت دنوں تک وہ جو میرے پاس ہے ایک دن میں نے اوکو وزن  
کیا وہ بڑے گئے آنحضرت صلعم جو کی ہوئی بغیر جینے ہوئے اٹنے کی کہلاتے تھے اور بغیر  
پانی کے گھونٹ کے اوکو حلق سے نہیں اٹھا کر تھے سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ  
یوحیا گیا کیا رسول اللہ صلعم نے جینا ہوا آگایا ہے سہل نے کہا رسول اللہ صلعم نے جینا  
ہوا اٹانیں دیکھا یہاں تک کہ آپ حدادی غزوہ جمل سے ملے سہل رضے یوحیا گیا کیا رسول  
صلعم کو رات میں تھارو چلیں تھیں اونہوں نے کہا چلیں ہمیں تھیں سہل سے کہا گیا کہ جو کے  
اٹنے میں نہیں ہوتا ہے اوکو کس طور سے علحدہ کرتے تھے سہل نے کہا ہم جو کے اٹنے  
کو ہونک دیتے تھے اوکو سس جبقدر اڑتا اور جاتا ہوا اوکو ہم گوندہ لیتے تھے اور ایک  
روایت میں یون آیا ہے کیا ہمارے پاس رسول اللہ صلعم کے ماہ میں چلیں تھیں سہل نے  
کہا زمانہ کعبت سے وفات تک رسول اللہ صلعم نے چلیں نہیں دیکھیں۔  
الس رحمہ نے کہا میں یہ بات نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلعم نے بتلی جیانی دیکھی ہو یہاں تک



کہ آپ اللہ تعالیٰ سے لاحق ہوئے اور نہ ٹہی ہوئی بکری جسکو سمیٹتے ہیں آپ نے  
دیکھی سمیٹوہ مکاری ہے کہ گرم پانی سے اوسکے بال جدا کر کے مع جلد کے ہونکر کھاتے ہیں  
یہ خوراک اہل دولت کی ہے اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

قتادہ رحمہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان کے اوپر  
اور سکورہ میں کھانا نہیں کھایا سکورہ ایک چوٹا رتن ہوتا ہے جس میں سالن اور حواشیں وغیرہ  
رکھ کر دستار خوان پر رکھتے ہیں سکورہ کا معرب سکرہ ہے اور نہ آپ کے واسطے تیلی روٹی ہوتی  
اس سفر پر کھانا کھانے سے سفر گول وضع پر چمڑے سے ہوتا ہے اوسپر کھانا کھاتی ہیں  
مسروق نے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ رحمہ کے پاس گیا اونہوں نے  
میرے واسطے کھانا منگایا اور کھا کہ میں کھانے سے اپسائیٹ نہیں بہرتی اور روٹیاں چاہتی  
ہوں پس وہ دیتی ہوں میں نے یونچہ یہ حالت کیوں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رحمہ نے  
فرمایا کہ جس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا کو چھوڑا ہے میں اوس حالت کو یاد کرتی ہوں خدا  
کی قسم ہے کہ آپ دن میں دو بار گوشت اور روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔ ایوہر یہ رخصت  
روایت ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک متواتر کھانے سے پیٹ نہیں ہرا یہاں تک کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم نے روایت  
کیا ہے کہ آل محمد گھوٹی روٹی سے دو دن تک سیر نہیں ہوئے مگر یہ کہ دو دن کے کھانے میں  
ایک دن گھوٹی روٹی ہوتی اور ایک دن کھجوریں ہوتی تین سال رخصت حضرت عائشہ رحمہ  
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی روٹی اور روغن نبوی سے ایک دن میں  
دو بار سیر نہیں ہوئے۔ اور حضرت عائشہ رخصت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجور  
دو دن تک متواتر سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور ایک روایت میں



حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کئی وٹی سے دو دن تک متواتر سیر نہیں  
ہوئے اور اگر آپ چاہتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو وہ عطا کرتا جو خیال میں ہی نہ آسکتا قسطاً فی  
لے ملوہب میں کہا ہے کہ میں نے اس بات کو ڈھونڈا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وٹی کے قوص آیا  
چھوٹے چھوٹے تھے یا بڑے ہوتے تھے اس بارہ میں نصیحت کے بعد میں نے کچھ نہیں پایا سچ  
یہ ہے کہ کچھ وٹی چھوٹی ہوئے کی روایت ہے جو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں مرفوعاً ہے  
آپ نے ارشاد فرمایا کہ روٹی کو چھوٹا کرو اور اسکی تعداد کو زیادہ کرو مقدار کا چھوٹا ہونا اور تعداد کی  
کثرت ہمارے لئے موجب برکت ہے شیخ عارف بانی اسرارہم شمولی اسے دستار خوان کی  
روٹیوں کو چھوٹا کرتے تھے جیسے شیخ ابوالعباس احمد دومی اور سادات سنی الواروٹیوں کو چھوٹا  
کرتے تھے اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کی برکات کا ہمارے اوپر عائد کرے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گئے آپ نے ایسا شکم مبارک ایک دن میں دو کمانوں  
سیریں بھرا اگر آپ تھر سے سیر ہوتے تو جو کئی وٹی سے سیر نہیں ہوتے اور جو کئی وٹی سے  
سیر ہوتے تو تھر سے سیر نہیں ہوتے تھے قسطاً فی لے کہا ہے کہ پیٹ بہر مادہ بدعت ہے  
کہ قرن اول کے بعد ظاہر ہوئی ہے لسانی اور ابن ماجہ سے روایت کی ہے اور حاکم نے  
حدیث مقدم بن معدی کرب سے اسکی صحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن  
آدم نے میٹ سے بدتر کسی برتن کو نہیں بہرا ابن آدم کے لئے حیدلقات کافی ہیں کہ اسکی  
پہیہ کو سید ہار کہیں اگر ابن آدم کے نفس پر آدمیت غالب ہے تو اسکو ایک تلث کہاؤ اور  
تلث یانی سیبہ اور ایک تلث سانس لیے کے لئے کافی ہے۔ قرطبی نے اس مقام پر  
کہا ہے کہ اگر اس تقسم کو بھرا بھی سدا تو البتہ وہ اس حکمت سے تعجب کرتا حضرت حسن رضا  
نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیبہ اور فرمایا کہ آل محمد کے پاس شب میں ایک صاع



کی مقدار میں طعام نہیں ہا ہے اور حال یہ ہے کہ آل محمد کے تو گھر میں حضرت حسن بن  
 فراتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لئے نہیں کہی کہ آپ کے واسطے اللہ سبحانہ کا رزق  
 مستقل ہو جاوے بلکہ آپ نے اس بات سے اپنی امت کی غنوار سی اور شہابی کا ارادہ کیا ہے  
 کہ تسلی کی حالت میں مصطر ہو جاوے شقار قاضی عیاض میں حضرت عائشہ صدیقہ  
 روایت ہے کہ آپ کے شکم مبارک کو سیری کے باعث کبھی متلا نہیں ہوا اور آپ نے  
 اس کے شکوہ کو کسی شخص کے سامنے کسی نہیں پہلایا آپ کے نزدیک فاقہ غناسے یادہ دوست  
 اگرچہ آپ ہوئے ہوتے مگر طول شب کو ہونکے گزارتے تھے ہونکے آپ کو  
 دن کے روزہ سے منع نہیں کرتی تھی اگر آپ چاہتے تو اپنے رب غروب سے عین کے  
 خزانے اور زمین کے میوے اور روئی میں کی خوش پیش طلب دواتے آپ کا احوال جوین  
 دیکھتی تھی آپ کے واسطے کہلے دتی تھی لو کہ ہوگا دیکھیں آپ کے شکم مبارک پر پابا تہ پیری تو دین  
 یہ کہتی تھی کہ میری جان آپ پر ہوگا نہ آپ پر یا اس مقدار کو ہو پتھر کہ آپ کے واسطے قوت ہوتا آنحضرت صلی  
 فرماتے اسی حالتہ مجھ کو نیا سکی تعلق مجھ پر تکلیف دیا کی پیری بھائی اولی العزم رسولوں میں سید بادہ تکلیف  
 اوٹھائی اور صکریا اور پھر حال پر یا سکی گئی اور اسے رب کے یاس ہوئے اللہ تعالیٰ نے اس کے مرتبہ  
 بزرگ کیا اور اونکا ثواب عظیم فرمایا۔ میں اس بات سے ترم کرتا ہوں کہ اپنی معیشت میں عاہیت  
 چاہوں اور کل کے دن اس کے مرتبہ سے میرے مرتبہ میں کمی ہو جاوے میرے نزدیک کوئی  
 اس سے یادہ دوسرے نہیں ہے کہ اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں سے ملوں حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ بعد ایک مہینہ سنے یادہ نہیں ٹھہرے  
 اور آپ نے دعائے پائی صَلَوَاتُ اللہ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قاضی عیاض نے تین  
 ورق کے بعد کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام صوف بہتے تھے اور بالون کو سچا لے تھے



اور جو کی اونٹنی سمک اور را کہہ کے ساتھ کہاتے تھے عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ کانس  
آپ اسی سواری کی واسطے گدہ لیتے تو اچھا ہوتا آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس  
جیر سے زیادہ مکرم ہوں کہ مجھ کو گدہ دے آپ ساتھ مشغول کرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مالون  
کے کپڑے پہنتے تھے اور درختوں کے پتے کہاتے تھے اور آٹکا کوئی مکان نہ تھا جس جگہ  
میں آجاتی وہیں پر آپ سو رہتے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک سب ناموں سے یاد  
دوست یہ نام تھا کہ لوگ او کو مسکیں کہتے۔

کہا گیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جب بین کے پانی پر اترے تو نقولات کی ہنری لاغری  
کے باعث اس کے پیٹ سے نظر آتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے سید کوئی  
ایک نبی نبیوں سے فقرا و قمل میں مبتلا ہوتا تھا اور یہ امتامیوں کے نزدیک اس طرح دوست  
تھا جس طرح تم لوگ محنت سے خوش ہوتے ہو وہی اہل نے کہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام  
کسلا ہری گھا کس تھا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس قدر روتا تھا  
کہ اون کے خساروں پر آکسوؤں نے گڑھا کر دیا تھا طبری نے وہب سے حکایت  
کی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام جو نہ پڑے کے سایہ میں بیٹھتے تھے اور ایک پتھر کے گڑھ میں  
کھانا کھاتے تھے جس وقت یانی پیسے کے لیے ارادہ فرماتے تو اوسے گڑھ میں چار پائے  
کے طور سے منہ کونیا کر کے یانی پیسے تھے آپکی بہتان اللہ تعالیٰ کی تواضع کے لئے تھا  
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ساتھ کلام کرنے سے مرگئی دی تھی۔

فصل دوسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے اور سال کی صفحہ  
کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ایسی تین انگلیوں  
کھانا کھاتے تھے اسامہ را بہام کے قریب کی انگلی اور وسطی سے پہرین نے دیکھا



کہ آپ اپنی تینوں اولادوں کو پونچھنے سے پہلے چاہتے تھے اور اسی سبب سے اس کے  
 قریب کی انگلی اس کے بعد اسام۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے کہا کہ یہاں نہیں بچل جاتی اس کے  
 کہ اسے کو مکروہ سمجھتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم کہنا انوقت نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے  
 کہ گوتم کہ اسے میں برکت نہیں ہے اس کو ٹھنڈا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھلاؤ  
 میں کہلاتی ہے آنحضرت صلی علیہ وسلم جو کہا آپ کے قریب ہوتا اس کو کہاتے تھے اور تین  
 اولادوں سے کہنا کہاتے تھے۔ اور کثرت اوقات اسے کہنا کہ اسے میں چوستی اور انگلی سے ہی  
 سدولی ہے اور دو اولادوں سے ہرگز نہیں کہاتے اور فرماتے کہ دو اولادوں سے  
 کہنا کہنا شیطان کا فعل ہے

آنحضرت صلی علیہ وسلم اپنی اولادوں سے کہانی کو پوچھ کر چاہتے تھے اور یوں فرماتے تھے  
 کہ آخر کہنا برکت میں یا وہ ہے اور آپ اپنی اولادوں کو اس قدر چاہتے تھے کہ سرخ  
 ہو جاتی تھیں اور ہر ایک اولاد کو چاہنے کے بعد اور مکروہ مال سے پوچھتے تھے اور یوں  
 فرماتے تھے معلوم نہیں کہ کون سے کہانے میں برکت ہے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم جو  
 خاص کر گوشت اور روٹی تناول فرماتے تو ہاتھ اچھی طرح سے دھوئے اور کچے ہوئی یا پیسی  
 مسسہ پر مسح کر لیتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے گوسفٹوں کی  
 قسم سے اگر کچھ کہا یا تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں کو اس کی بوسے پاک کر دے اور  
 جو شخص مقابل میں ہو اس کی بوسے اس کو ایذا نہ دے آنحضرت صلی علیہ وسلم کا کہنا کہ ان کے  
 لئے مٹی یا اکثر اس طور سے تھا کہ دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کو ملا لیتے تھے جس طرح  
 تھار پڑھنے والا شخص گھٹنوں اور پاؤں کو ملا کر بیٹھا ہے مگر متاخر ہوتا تھا کہ آپ کا ایک



گھٹنا دوسرے گھٹنے پر اور ایک قدم دوسرے قدم پر پڑتا تھا آنحضرت صلیم فرماتی تھیں کہ  
 میں ایک بندہ ہوں جس طرح بندہ کہاتا ہے میں بھی کہاتا ہوں اور حسب طور سے بندہ بیٹھتا ہے  
 میں بھی اور سیٹھ بیٹھتا ہوں ابی جحیفہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلیم نے فرمایا کہ  
 میں تکیہ لگا کر کہانا نہیں کہاتا ابن ماجہ رضی نے روایت کی ہے رسول اللہ صلیم نے  
 منہ پر کل جھک کے کہانا کہانے سے ممانعت فرمائی ہے ابن عدی رضی نے غریب کی ہے  
 کہ آنحضرت صلیم نے کہانا کہانے وقت بائیں ہاتھ تکیہ لگانے سے رخصت فرمایا ہے۔  
 آنحضرت صلیم کے سالن کی یہ حالت تھی آپ حلال کھانے سے پرہیز نہیں فرماتے تھے  
 اگر خسرے پائے اور روٹی نہیں ہوتی خرما ہی کھالئے اگر بھیا ہوا گوشت یا یا وہی کھالیا  
 اگر گھوٹ یا جو کی وٹی پانی وہی کھالی اگر شیریں یا سہد یا یا وہی کھالیا اگر دودھ یا یا وہی وٹی  
 نہیں ہوتی وہی بی لیا اور اس کے ساتھ کتفا کیا اگر تربیا یا یا رہ کھور پانی وہی کھالی۔ آنحضرت  
 صلیم حاضر کھالیتے تھے اور جو پیر پائے اس کو واپس لین کرتے تھے زہد مہاجرین سے  
 روایت ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی کے پاس تھے ابو موسیٰ اشعری رضی کا گوشت لائے ایک آدمی  
 ہم لوگوں سے دور بیٹ گیا ابو موسیٰ اشعری رضی نے اس سے پوچھا کھلو کیا ہوا اس  
 مرد نے کہا کہ میں نے مرغ کو بجا ست کھاتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں نے حلف کیا  
 کہ اس کو نہ کھائوں گا ابو موسیٰ اشعری رضی نے اس مرد سے کہا میرے نزدیک تو میں نے  
 رسول اللہ صلیم کو دیکھا ہے کہ آپ مرغ کا گوشت کھاتے تھے۔

ابو اسحاق بن عمر بن سفینہ رضی سے روایت ہے کہ آپ باپ سے اور اوکے باپ سے  
 باپ سفینہ سے جو آنحضرت صلیم کے غلام تھے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
 صلیم کے ساتھ جباری کا گوشت کھایا ہے جباری ایک پردہ ہے جسکی گردن اور چوچ دونوں



لابنی ہوتی ہیں اور سکارنگ حاکم ستری ہوتا ہے اور وہ نہایت تیر پروار ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت  
 اور جویرہ سکار کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت کھاتے تھے آپ سکار شدہ طائر کو یہ خود مول لیتے اور یہ خود سکار  
 کرتے بلکہ اسے واسطے سکار کئے ہوئے پرند کے لائے جانے کو دوست رکھتے تھے اور اسکو  
 کھاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ جس وقت تم ہانڈی  
 پکاؤ تو کدواؤ سمین زیادہ کرو اس لئے کہ کدو قلب حزن کو مصلوب کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تریہ  
 گوشت اور کدو کے ساتھ کھاتے تھے اور آپ کدو کو دوست رکھتے اور فرماتے تھے  
 کہ کدو میرے بہائی یونس علیہ السلام کا درخت ہے۔

جابر بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا  
 لکچے پاس کدو تھا اس سے کاٹا ہوا تھیں نے پوچھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم اسکے  
 ساتھ اسے کھاتے کو زیادہ کرتے ہیں۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک خیاط نے کھانا پکایا تھا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 دعوت کی تھی میں آپ کے ہمراہ کھانے کی واسطے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسج کی روٹی  
 اور شوربالا لایا گیا جسمین کدو اور خشک گوشت تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ  
 کھیلے کے اطراف سے کدو کو ڈھونڈتے تھے پس اس دن سے میں ہمیشہ کدو کو دوست  
 رکھتا ہوں نوومی نے کدو کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ بات مستحب ہے کہ مرد کدو کو دوست  
 رکھے اور اس طرح جس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اسکو دوست رکھے حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیراؤ تھو کدو دوست رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک نبی کی چیراؤ  
 دوست ترسہد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پیسے کی چیراؤ سے دوست تہودہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 دودھ پیتے وقت فرماتے تھے کہ دودھ میں چکائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں دودھ



کبھی دودھ میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے واسطے جس وقت دودھ لانا جاتا تو آپ فرماتے برکت ہے۔ آنحضرت صلعم کھجور کو دودھ کے ساتھ ملا کے دوہوں کا نام طیبین فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم کے کھجور کو مسکے کے ساتھ کھایا ہے اور اسکو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلعم روٹی اور گھی کھاتے تھے احیاء العلوم میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلعم کو واسطے فالودہ لائے۔ آنحضرت صلعم کے فالودہ کھانے کی دریافت فرمایا اسی اباعبداللہ یہ کیا چیز ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر دہا ہوں ہم گھی اور شہد کو ہانڈی میں الٹا لگا کر دیتے ہیں پہراو سکو جو تیش دیتے ہیں اور گھیون کی میدہ کو گھی اور شہد کو اوپر چھوڑ کے یہاں تک ہلاتے ہیں کہ وہ یک جاتا ہے اور اسافالودہ ہو جاتا ہے جیسا آپ ملاحظہ کر رہے ہیں یہ شنگے آنحضرت صلعم کے فرمایا یہ کھانا طیب ہی ہو رہا ہے اس قصہ کو عبد اللہ بن سلام سے دوسری جگہ کے ساتھ مع اس کھانے کے نام کے بیان کیا ہے کہ اسکو حصیصہ یعنی لسی کہتے ہیں۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک کھانوں میں زیادہ دوست گوشت ہوتا اور گوشت کی نسبت آپ فرماتے تھے کہ قوت سماع کوڑھاتا ہے اور گوشت دیا اور آخرب میں سید الطعام ہے اگر میں اسے رب سے چاہتا کہ مجھ کو ہر روز گوشت کھلائے تو وہ مجھ کو گوشت کھلاتا۔

عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے او کو جبروی کہ میں نے ایک بھی ہوئی پہلی آنحضرت صلعم کے نزدیک کی آپ نے اس سے گوشت تناول فرمایا عبد اللہ ابن حارث مے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلعم کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہو گوشت کھایا ہے مغیرہ بن شعبہ نے روایت



کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ات مہماں ہوا ایک سیٹی بھی ہوئی لائی گئی اپنے چٹری لکے اور سکو کاٹا شروع کیا میرے واسطے چٹری سے پسلی کا گوشت کاٹا اتنے میں بلال ہمارے لئے اداں دینے لگے آپ نے چٹری ڈال دی اور فرمایا بلال کو کیا ہوا ترست یا وہ ملا کی موچیں بڑھ گئی تھیں آپ نے فرمایا انکو قطع کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسم وقت کلیجی ہونی جاتی تھی اور سکو کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبری کے دست اور شاہ کو دست رکھتے تھے۔

ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا آپ نے اپنی طرف ایک دست اٹھا لیا دست کا گوشت آپ کو سید ہوتا ایسے دست کا گوشت دانتوں سے کاٹ کر کھایا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ یہی صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت پسند تھا آپ کو دست کے گوشت میں ہر دیا گیا ہر دینے کا گمان یہود سے کیا جاتا تھا۔

ابو عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہانڈی پکائی آپ کو دست پسند تھا آپ کو میں نے ایک دست دیا یہ آپ نے مجھے دست طلب فرمایا میں نے دوسرا دست بھی دیا یہ آپ نے دست طلب فرمایا میں نے اسے کیا یا رسول اللہ بکری میں کتنے دست ہوتے ہیں دو دست تو انگوٹھ میں پچا آپ نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اوکے قبضے میں میری جان ہے اگر تم حب رہتے تو جتنے دست میں تھے مانگتا تم محکوم لئے جاتے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے روایت کی ہے کہ دست کا گوشت آپ کو زیادہ دوست نہیں تھا لیکن سبب یہ تھا کہ آپ کو گوشت فاصلہ سے ملتا تھا آپ اپنے دست کی جانب تعجیل فرماتے تھے کہ دست کا گوشت دوسرے گوشتوں کی نسبت جلد پکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بکری میں زیادہ دوست اور اسکے سامنے کا حصہ تھا عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بڑا گوشت



زیادہ یا کیرہ ہے۔ ضیاعہ منبت الزبیرؓ سے روایت ہے انہوں نے اپنے مکان میں  
 ایک بکری فسخ کی رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس کسی کو بھیجا کہ اسی بکری کے گوشت  
 ہمارے کھانے کے لئے دو ضباعہ لے کہا ہمارے پاس گردن کے سوا اور کچھ  
 باقی نہیں رہا تھا میں نے گردن کے پیچھے سے حیا کی جو شخص کوست لیے کیواسطے  
 آیا تھا اوستے واپس جا کے خمر کی آب نے اس سے فرمایا کہ ضباعہ ص کی طرف لوٹ جاؤ  
 اور اس سے کہو کہ گردن ہی کو بھیج دو اسلئے کہ سات کا حصہ ہے اور بکری کی پاکیزگی سے  
 نزدیک ہے اور یلیہ ہی سے دور ہے آنحضرت ﷺ حسم سوخت گوشت کھاتے تو گوشت  
 کی طرف سر مبارک کو نہیں جھکاتے بلکہ گوشت کو اپنے منہ کی طرف اٹھا لیتے اور اسکو  
 دانتوں سے کاٹ کے کھاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ خشک گوشت کھایا ہے  
 جیسا کہ حدیث میں ایک مرد سے سنن میں وارد ہوا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے  
 ایک بکری فسخ کی اور ہم سفر میں تھے آپ نے فرمایا اسکا گوشت درست کر لو حد تک آب  
 میں تھے وہ گوشت میں آگ لگاتا تھا آنحضرت ﷺ نے گوشت کا گوشت کھایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے دنبہ کا گوشت کھایا ہے آنحضرت ﷺ نے سفر و حضر میں اونٹ کا گوشت کھایا ہے آنحضرت ﷺ نے  
 خر گوشت کا گوشت تناول فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دریائی جانوروں کا  
 گوشت نوش کیا ہے آنحضرت ﷺ نے شید کھایا ہے اور شید اسطور سے تیار  
 ہوتا ہے کہ گوشت کے شوربے میں دھنی کو ملا دیتے ہیں اور کسی شید کے ساتھ گوشت ہی ہوتا ہے  
 عرب کی ایشال سے ہے اَلْزَبِيدُ اَحَدُ اللَّحْمَيْنِ آنحضرت ﷺ نے روغن زیتون کے  
 ساتھ روٹی کھائی ہے حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ  
 روغن زیتون کھاؤ اور اسی سے تمہیں کروا سلئے کہ یہ روغن مبارک درخت سے ہے۔



آنحضرت صلعم نے یکے ہوئے چقندر کھائے ہیں آنحضرت صلعم نے حریرہ کہا یا ہے  
 خریرہ ایک قسم کا کھانا ہے کہ آٹے سے پکایا ہے اور عسیدہ کی طرح ہوتا ہے لیکن اس سے زیادہ  
 سلا ہوتا ہے اور عسیدہ ایک قسم کا میٹھا کھانا ہے آنحضرت صلعم نے پیر نوتس فرمایا ہے  
 آنحضرت صلعم نے رطب اور تمر اور ستر ساول کئے ہیں آنحضرت صلعم نے درخت  
 ارک کا پھل کھایا ہے۔ آنحضرت صلعم نے پیر کھایا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت  
 کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس تبوک میں پیر لایا گیا آپ سکین باغی اور بسم اللہ کہہ کے اوسکو  
 کانا۔ لیکن بیار کی کنسیت ابو داؤد نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یوں  
 روایت کی ہے کہ آخر وہ کھانا جسکو رسول صلعم نے کھایا اوس میں پیاری تھی طاہر اس قول سے  
 یہ ثابت ہوتا ہے کہ پکی ہوئی پیاری تھی بکیری کی باعث اوسکی بدبو نہیں رہی تھی اور اس بات پر حضرت  
 عائشہ کا قول دلالت کرتا ہے کہ آخر کھانا جو رسول صلعم نے کھایا تھا اوس میں پیاری تھی  
 اور یہہ میں کھا کہ پیاری کھائی تھی۔ آنحضرت صلعم کے نزدیک سالوں میں زیادہ دوست  
 سر کرتا۔

نور الدین علی بن ابی شیبہ

حضرت عائشہ صدیقہ م نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ  
 اچھا سالن ہے ابن عباس م نے روایت کی ہے کہ مکہ معظمہ کی فتح کے دن رسول اللہ  
 صلعم امہانی رم کے یاس تشریف لے گئے اور وقت آب بہو کے تھے اونسے آپ نے  
 پوچھا کیا بہتا رہے یاس کہا ہے میں کھاؤنگا امہانی رم سے جواب دیا کہ میرے پاس  
 روٹی کھو کے ٹکڑے ہیں مھکو ترم آتی ہے کہ اوسکو آپ کے ماس لاؤں آپ نے فرمایا اوں  
 ٹکڑوں کو لاؤ آسے نے اوں کو توڑ کر باہی میں بھگا دیا اور امہانی رم مک لائیں آپ نے  
 پوچھا کیا کوئی سالن ہیں ہے امہانی رم نے کہا میرے پاس سوا سر کہ کے اور کوئی سالن



نہیں ہے آپ نے فرمایا سرکہ ہی لے آؤ جو وقت اُمہانی رمہ سرکہ لائیں آئے اوسکو وٹٹی پڑ  
 والا اور اوسے کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کی پھر فرمایا لَعْمَ الْاَدَامُ الْحَلَّ یعنی سرکہ اچھا  
 سالس ہے اسی اُمہانی جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج میں ہوتا اہم سعد رضی سے روایت  
 کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس تشریف لائے اوس وقت میں  
 حضرت عائشہ کے پاس تھی آپ نے یوحیا کیا ہمارے پاس صبح کے کھانے سے کچھ ہے  
 اوسوں نے کہا ہمارے پاس وٹٹی اور تر اور سرکہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَعْمَ  
 الْاَدَامُ الْحَلَّ اور یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْحَلِّ فَاِنَّهٗ كَانَ اَدَامُ الْاَوَّلُ  
 قَتْلَہٗ اسی میرے بعد سرکہ میں برکت دے تحقیق سرکہ مجھ سے پہلے ایسا کا سالن تھا اور فرمایا  
 جس گہر میں سرکہ ہے وہ گہر محتاج میں ہے سرکہ کی یہ تعریف بحسب وقت ہے جیسا کہ ابن قیثم  
 نے کہا ہے کہ سرکہ کی یہ مدح دوسری چیز اور اسکی فصیلت سے میں ہے بلکہ ایک سرکہ کی نسبت  
 تعریف و مامادوس شخص کی دل داری کی عسر ص سے تھا جسے آپ کے حضور میں ہر کہ پیش کیا  
 اور آپ اوسکو بھس کے خوش کریکے واسطے سرکہ کی تعریف کی نہ اس سے سرکہ کی فصیلت تمام  
 چیزوں پر مقصود ہی اسلئے کہ اگر مثل گوشت یا شہاد و دودہ کے چیرین موجود ہوں تو یہ چیزیں البتہ  
 مدح کی یادہ مستحق ہیں اس سے یہ جان گیا کہ درمیاں اس تعریف اور بئس الْاَدَامُ الْحَلَّ کے  
 منافات نہیں ہے یعنی سرکہ بڑا سالس ہے ابو موسیٰ اشعری رمہ سے روایت ہے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فصیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے  
 ترید کو تمام کھانوں پر فصیلت ہے انس رمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 صفیہ کے نکاح میں تھوڑے ستوؤں سے ولیمہ کیا تھا۔ سلمیٰ زوجہ ابی رافع مولے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت حسن علی اور ابن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم میرے پاس



آئے اور مجھ سے کہا جس کہانے کو رسول صلعم سید فرماتے تھے وہ کہانا پکاؤ کہ اچھی طرح سے کھایا جاوے میں نے کہا اسی بیٹو آج اسکی خواہش یہ کرو اور ہنوں نے کہا آج ہی ہمارے واسطے لپکاؤ راوی نے کہا سلمیٰ مراد ٹہن اور تھوڑے بولے اور کو بیسیا اور اون کے آٹے کو ایک ہانڈی میں ڈالا اور سپر تھوڑا روغن سیون چھڑا اور سیاہ مرچ اور تو ایل کو اوس کہانے کے ہمراہ اون حضرات کے پاس لائیں اور کہا رسول صلعم میں کہانے کو پسند فرماتے تھے یہ کہانا اوسی قسم کے کہانوں سے ہے تو ایل گرم دو این ہیں کہ ہمد سے لائی جاتی ہیں کھا گیا ہے کہ تو ایل کشیر اور زبجیل اور زبیرہ سے مرکب ہوتی ہیں اسی مقام سے یہ بات لی گئی ہے کہ جس چیز سے کہانے کی صلاح آسانی سے ہوتی آنحضرت صلعم کو دوست کہتے تھے صلاح طعام رہے کے منافی ہیں ہے۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ خندق میں تھا وہاں سے اپنی بی بی کی طرف گیا اور اوسے یونچیا کہ تمہارے پاس کوئی شے کہانے کی ہے میں نے رسول صلعم کو دیکھا بہت بھوکے ہیں میری بی بی نے حوٹ کی ایک جھولی نکالی ہمارے پاس ایک بکری پٹی ہوئی تھی میں نے اوسکو ذبح کیا میری بی بی نے حوٹ کو بیسیا اور گوشت کو دیگ میں ڈالا پھر میں نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر مخفی طور سے خبر کی اور میں نے عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ہمراہ تھوڑے آدمی چلیں آنحضرت صلعم نے بلند آواز سے پکارا اسی اہل حدق حابر نے کہانا لکایا ہے تمکو بلائے ہیں جلد آؤ اور مجھ سے فرمایا کہ ایسی دیگ کو نہ اوتارو اور جب تک میں نہ آجاؤں گوند ہے ہوئے آٹے کی وٹی نہ لکھاؤ جسوقت آنحضرت صلعم تشریف لائے میری بی بی نے گوند ہار لٹا آپ سامنے دکھلا آپ نے لعاب ہن مبارک آٹے میں ڈالا اور اوسکی برکت کے لئے آپ نے دعا فرمائی



یہ آپ سے ہماری دلیک کی طرف ارادہ فرمایا اور وہیں ہمارے مبارک ڈالا اور اسکی برکت کے  
 لئے دعا کی پھر میری بی بی سے فرمایا کہ وہ ٹی پکانیوالی کو بلاؤ تاکہ ہمارے ساتھ لکاوے اور  
 اسی دیک میں سے سال رکالو اور اسکو جو لہے سے۔ اور تاروا و سوقت ہر آدمی سے چاہئے  
 قسم کہانی کہ سب آدمیوں نے کہا کہ کیا لیا پہا تک کہ کمانا چوڑ دیا اور چلے گئے اور  
 ہماری دلیک جو تار تہی رہی اور ہمارے آٹے کی روٹی پکتی رہی آٹا صیانتا دیا ہی  
 اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے اور سی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکاں سے نکلے میں آپ کے ہمراہ تھا آپ انصار کی ایک عورت کے پاس تشریف  
 لے گئے اوس کی بی بی نے آپ کے واسطے ایک مکرئی رخ کی آپ نے کہا کہ کیا یہ آپ نے  
 طہر کی ہمارے واسطے دھو کیا اور مارٹہ ہی پہ ہمارے واسطے لئے وہ بی بی مکرئی کا دوڑ  
 حواو سکے تنوں میں باقی تھا لیکر آئی آئیے دودہ پیابہ عصر کی مارٹہ ہی اور تارہ و تنوں کیا  
 ام منذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پاس تشریف لائے اور  
 آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے ہمارے مکاں میں کھجور کے حوتے لٹکے ہوئے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھجورین کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے  
 میں مصروف ہوئے آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسی علی ٹھہراؤ تم لے یہ ہوا ام منذر نے کہا  
 حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 یقیندار اور بوجہ تیار کئے ہی صلعم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہاں سے کہاؤ یہ عدا اب کے  
 واسطے زیادہ موافق ہے۔ عبد اللہ ابن سلام نے روایت کی ہے کہ میں نے نبی  
 صلعم کو دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیکر اوسیر کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ کھجور اس روٹی کا  
 سال ہے۔



النسب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہانڈی اور کٹیلے اور رکابی وغیرہ کا بچا ہوا کہا مایید تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ دوست کہا ماروٹی کا ترید اور جس کا ترید تھا جس کا ترید تھا اور روغن براد اور میر سے بنتا ہے اور کہی میں بنیہ کی جا آٹایا روٹی کے باریک کوٹے ہوئے ٹکڑے ماہم ملا کے ملتے ہیں کہ مخلوط ہو جاتے ہیں۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے گوشت سے دست کو اور ہانڈی کے سالنوں سے کدو کو اور تمر کی قسم سے عجمہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور عجمہ کی برکت کے لئے آپ دعا کی ہر اور عجمہ کی سبب آپ یہ فرماتے تھے کہ بہشت سے ہے اور عجمہ رہا اور سحر کے لئے متفا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمر کی قسم سے زیادہ دوست عجمہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا اور تمر کو زیادہ دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقولات سے کاسی اور شمرہ اور حروہ کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گڑی کو دوست رکھتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دھن خربا کی جربی کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گردوں کے کھانے کو مکروہ سمجھتے تھے اس لئے کہ گروسے بیتاب کا محل ہیں اور بکری کی سات چیر ہیں کہاتے تھے عصوئائل خصیثیں مادہ کی ترنگاہ اور حوں اور مٹانہ اور پتہ اور عدد اور دوسرے شخص سے اچروں کا کہا مکروہ جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گروسے ہیں کہاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبیعی گوہ اور طحال یعنی تلی کو چوڑ دیتے تھے اور ہین کہاتے تھے مگر ان دونوں چیزوں کو حرام ہی ہیں کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پیار اور گندماہین کہاتے تھے اس لئے کہ ایکے پاس ملا لگاتے تھے اور آپ حبز بل علیہ السلام



سے کلام کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کہاں سے کی کہی بڑائی نہیں کی اگر  
اوسکی جواہر ہوتی تو کہا لیا اور اوسکو چھوڑ دیا۔

حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف  
لائے تھے اور دریاوت دریاوتے کیا ہمارے پاس صحیح کہا جاتا ہے کہی نہیں ہے آپ دریاوتے  
میں بے روزہ رکھ لیا ایک دن آپ میری پاس آئے میں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ ہمارے  
پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے پوچھا کیا ہدیہ ہے میں نے کہا جیس ہے آپ نے فرمایا میں نے  
روزہ کی حالت میں صبح کی ہے حضرت ام المومنین نے کہا ہر آپ نے جیس کو کہا یا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبوقت ہدیہ لایا جاتا تو آپ دریاوت دریاوتے تھے کہ یہ صدقہ  
یا ہدیہ ہے اگر کہا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ اصحاب سے اوسکے کہانیکے واسطے فرماتے اور جو  
ہیں کہاں اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو آپ ایسا ہاتھ بڑھا کے اصحاب کے ساتھ کہا کرتے تھے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ سے ہمیں کہاتے تھے یہاں تک کہ ہدیہ لانے والے سے  
دراوتی کہہ ہی کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹین اور بکری تھیں کہ  
آپ اور آپ کے اہل اوسکے دودھ کے اپنا قوت کرتے تھے اور آپ اس بات کو دوست سین  
رکھتے تھے کہ اونٹ اور بکریں ایک سہرا تھیں اور حادین اگر یہ جانور سو سے بڑھ جاتے تو رائے  
جانوروں کو دھج کر ڈالتے اور آپ کے ہمسایہ جو لوگ تھے اوسکے پاس دودھ دینے والی اونٹ  
تھیں وہ لوگ اونکا دودھ آپ کے پاس بھیجتے تھے آپ اوس دودھ کو پیتے تھے۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی سات بیٹریں دودھ دینے والی تھیں ام ایمن ام حنینوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ  
کہلایا تھا اون بیٹریوں کو چراتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب کے باغوں کی طرف نکل جاتا کرتے تھے اور بیوہ



کہاتے اور جلسے کے لئے لکڑیں لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ اور علامہ کی دعوت کو قبول فرماتے اور یہ کو قبول کرتے تھے اگرچہ ایک گھوٹ دودھ ہوتا یا ایک راس حرگوس کی ہوتی اور اسکو کھاتے اور اسکا بدل فرماتے تھے اور صدقہ کو تنہا کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت کھاتے کی دعوت میں بلانے جاتے اور کوئی شخص آپ کے ہمراہ ہو جاتا تو آپ صاحب مکان سے اس شخص کی اطلاع کر دیتے تھے اور یوں فرماتے تھے کہ یہ شخص ہمارے ہمراہ ہو گیا ہے اگر تم چاہو تو یہ شخص واپس چلا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ دوست وہ کھانا تھا جس میں آمبیون کے ہاتوں کی کثرت ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان کو کھانا مکرر دیتے تھے اور چیدار کھانا پیش کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور ان کے والدین سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شکم مبارک کو زیادہ کھانے کے سبب سے کبھی متلاہیں ہوا۔ آپ ایسے اہل سے کھانا نہیں مانگتے تھے اگر کوئی اہل نے کھانا دیدیا تو ایسے کھالیا۔ اور جو کھانا آپ کو دیا ایسے اسکو قبول کیا اور جو دیا وہ پی لیا۔ اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آپ جو داوٹھ کے کھانا لے لیا اور جو پیا پیتا پی لیا ہے مسلمان رہے روایت کی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت ہمیں ہے کہ کھانے کے بعد وضو کیا حواس میں لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ بات ذکر کی اور تورات میں میں سے جو پڑھا تھا اس سے جبروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کی برکت ہمیں ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے سے بعد وضو کیا جائے۔

وضو سے مراد اس مقام پر ہاتھوں کا دھونا ہے۔

فصل تیسری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے پہلے اور بعد کھانے کے جو چیزیں پڑھتے



تھے اونکے بیان میں -

آنحضرت صلیم جسوقت دستار حواں کھا جاتا اسلم اللہم اجعلها لعمۃ  
 مشکوٰۃ تصیل رہا لعمۃ الجحۃ دہاتے تھے۔ آنحضرت صلیم کے رو یک حب  
 کس ناما تو بسم اللہ فرماتے تھے اور جسوقت کھانے سے فارغ ہوتے تھے اس طور سے  
 کہتے تھے اللہم ایاک اطعمت وسقیئت واعطیت واقنیت وهدیت  
 واحبتبت اللہم فلک الحمد علی ما اعطیت آنحضرت صلیم کے کھانیکا  
 دستار حواں جسوقت اوٹھایا جاتا تو الحمد للہ حمد کثیرا طیباً مبارکاً و الحمد  
 للہ الذی کھانا و اوکا عیرمکے ولا مکھویر ولا مؤدع ولا مستعنی  
 عنہ رہتا فرماتے تھے آنحضرت صلیم جسوقت کھانے سے فارغ ہوتے تو اسطور  
 سے کہتے تھے اللہم لک الحمد اطعمت وسقیئت واشتعت وارویت فلک  
 الحمد عیر مکھویر ولا مؤدع ولا مستعنی عنک ابوسعید الخدری  
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلیم جسوقت کھانے سے فارغ ہوتے والحمد للہ  
 الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا مسلمین کہتے تھے آنحضرت صلیم جسوقت  
 کھانا کھاتے یا پانی پیتے اسطور سے دہاتے تھے الحمد للہ الذی اطعم وسقنا  
 وسوۃ وجعل لہ مخرجاً ابوالیوب الانصاری نے روایت کی ہے  
 کہ ایک بار ہم صلیم کے پاس تھے ہمارے واسطے کھانا آیا ہے اول میں جو کھانا کھایا  
 اوس سے برکت میں کوئی کھانا اعظم ہیں دیکھا اور اسکے آخر میں برکت کی کمی جو ہوئی  
 اقل کم برکت کھانا ہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بات کیسی تھی آپ نے فرمایا  
 جسوقت کھانا کھایا تو سبیل اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا پھر وہ شخص مٹیا جب کھانا اور



مام مبارک میں لیا اور شخص کے ساتھ شیطان لے لیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آدمیوں کے ہمراہ  
 کھانا کھا رہے تھے ایک اعرابی آیا اور سنے وہ کھانا دو لقموں میں کھالیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کا مام مبارک لیا جاتا تو یہ کھانا تم سب لوگوں کو کفایت کرتا حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم  
 لوگوں سے کوئی شخص کھانا کھاوے اور وہ اللہ تعالیٰ کا مام لیا ہو تو جاوے میں اسکو چاٹنے کے  
 اسم اللہ اور آخرہ کہہ لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق وقت قوم کے نزدیک کھانا تناول  
 فرماتے جب تک ان کے لئے دعا نہ کرتے مگر پھر بکھلتے اور اسطور سے کہتے تھے اَللّٰهُمَّ  
 مَا رِاحَتْ لَہُمْ وَاسْخَمَہُمْ اَوْ یُوْنِ دَعَا دِیْتِی تَنْتِی کَہْتَارِی پَسْ وَزَہْ دَارِ اَطَارِکْرِی  
 اور ہمارا کھانا ابراہیم کھائیں اور ہمارے اوپر ملائکہ درود بھیجیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق وقت  
 قوم کے ساتھ کھانا کھاتے تو سب سے آخر تک کھاتے رہتے تھے تاکہ دوسرے لوگ  
 بھونکے نہ اوشیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ حق وقت دستار حواں کھا جائے تو آدمی کو چاہئے  
 کہ وہ اسے تاکہ دوسرا شخص سیر ہو جاوے اگرچہ چودسیر ہو چکا ہو اس لئے کہ اسے حلاوت  
 کی وجہ سے آدمی دوسرے کو تر مندہ کرتا ہے یہ بات قریب قیاس ہے کہ دوسرے کو کھانا  
 ضرورت ہو عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
 آئے آپ کے پاس کھانا تھا آپ نے فرمایا میرے پیارے بیٹے نزدیک آؤ اور اسم اللہ کہو  
 اور جو کھانا ہمارے قریب ہے کھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو کھانا  
 آپ سے قریب ہوتا وہ کھاتے اور حق وقت تم لائی جاتی تو ایک حائے سے ہمیں لیتے تھے



بلکہ اور طرف بھی ہاتھ کو حرکت دیتے تھے النشہ سے وایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدہ جلقمہ کہاتا ہے اور اس لقمہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا بدہ ایک گھوٹ یا پی پیٹا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بدہ سے خوشنود ہوتا ہے

**فصل چوتھی۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میوہات کی صفت میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہاتھ میں رکھتا اور اونٹنی ہاتھ میں تربر لیتے تھے اور طب کو تربر کے ساتھ کھاتے تھے آپ کے نزدیک یہ دونوں میوے اور میووں سے زیادہ دوست تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے اور اونٹنی گھٹلیں طبق میں ڈالتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربر کو طب کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ طب کی حرارت تربر کی برودت سے ٹوٹ جاتی ہے اور تربر کی برودت طب کی حرارت سے ٹوٹتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربر کو روٹی اور شکر کے ساتھ کھاتے تھے اور آپ نے اکثر تربر کو طب کے ساتھ کھایا ہے اور تربر اور طب کے کھانے میں دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے تھے۔ ایک دن آپ صید سے ہاتھ سے طب کھا رہے تھے اور گھٹلیں مائیں ہاتھ میں لے رہے تھے اور دھیر سے ایک بکری گدڑی آپ نے اونٹنیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا وہ بکری آپ کے ہاتھ میں گھٹلیں کھانے لگی اور آپ اسے صید سے ہاتھ سے طب کھاتے رہے یہاں تک کہ آپ طب کھانے سے فارغ ہو گئے اور بکری گھٹلیں کھا کے چلی گئی النشہ سے وایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حریرہ اور طب ملا کر کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدڑی کو طب کے ساتھ کھاتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وایت ہے کہ میری ماں نے میرے موٹے ہونے کے لئے علاج کیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں



مجھ کو داخل کریں یہ کام دوسرے درست نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے گڑیوں کو رطب کے ساتھ کھایا پس میں ایسے طور سے موٹی ہو گئی۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور نسائی نے رطب کی جگہ تمر کو بدل کر کے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گڑی کو رطب اور نمک کے ہمراہ کھاتے تھے اور آپ کے نزدیک درموجات سے رطب اور انگور زیادہ دوست تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگوروں کو خوشہ کے ساتھ وہیں مبارک میں کھ لیتے تھے انگوروں کا عرق آپ کی رات مبارک پر شپک کے موٹی کی مانند نظر آتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہے کہ معاذ رحمہ اللہ مجھ کو رطب کے طبق کے ساتھ سہیا رطب کے اوپر چھوٹی چھوٹی گڑی تین بیلی پل کی کھلی ہوئی تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتے تھے میں نے طبق لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور سوقت لیا پس بحرین سے آیا ہوا زیور رکھتا تھا آپ نے دست مبارک میں زیور بہر کے مجھ کو دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ نیا پیل آتا تو آپ اسکو پہلے ایسی دونوں انگوٹھ پر رکھتے پھر دونوں ہونٹوں پر رکھتے اور فرماتے **اللّٰهُمَّ كَمَا اَرْتِيَا اَوَّلَهُ فَاِخِرَهُ پھر جو بچہ آپ کے پاس ہوتا وہ پیل اسکو دیدیتے تھے۔**

**ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ** روایت ہے کہ پہلا پیل جو آدمی دیکھتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آتے تھے آپ جب سوقت اس پیل کو لیتے تو اسطور سے فرماتے تھے **اللّٰهُمَّ مَارِكُ كَمَا فِي ثَمَارِ بَاوِبَارِكُ لَمَّا فِي صَاعِ عَاوِي مَدِّ مَا اللّٰهُمَّ اِنْ اَتَاكَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَاقِي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَاقِي دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَرَاقِي اَدْعُوكَ لِمَدِينَةٍ مِّثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ بَعْدَ اس عَاكَ** آپ



جس چوٹے بچے کو دیکھتے اور سکو بلا کر وہ پہل دیتے تھے عملائے کہا ہے کہ ابراہیم  
خلیل اسد علیہ السلام کی دعا کے کیواسطے قبول کی گئی اور صیب خدا کی دعا مدت منورہ کے  
لئے قبول کی گئی اسلئے کہ مشارق اور معارب دوی میں سے ہر شہر کے پہل مکہ معظمہ اور مدینہ  
منورہ کی طرف آتے رہتے ہیں آنحضرت صلعم صوقت ایسے شہر کے میوجات آتے تو انھیں  
کہاتے تھو اور اوسنے پر ہیز نہیں کرتے تھے۔

فاتح قسطلانی نے کہا ہے کہ اس شہر کے میوجات کہانا صحت کے بڑے سبب  
سے ہے اسلئے کہ اسد تعالیٰ ذی الہی حکمت کاملہ سے ہر ایک شہر میں ایسے میوجات پیدا کرتے ہیں  
کہ شہر کے باشندے اونسے ساتھ موسم میں صلع حاصل کریں اور میوجات کا کہانا اونیو کی لئی  
صحت اور عافیت کو اسباب سے ہوگا ایسا شخص کم مایا جاتا ہے کہ بیماری کے خیال سے  
ایسے شہر کے میوجات سے بچے جو شخص اور میوجات سے بچتا ہے تو وہ تمام آدمیوں سے  
زیادہ بیمار ہے اور صحت اور قوت سے دور ہے جس شخص نے شہر کے میوجات موسم میں کہانے  
اوس شخص کو وہ میوجات دوا کا صلع دینگے۔

فصل پانچویں۔ آنحضرت صلعم کے بیسے کی بیروں اور قد مبارک کی صفیں  
حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے نزدیک راوہ  
دوست ٹھڈا میٹا پانی ہوتا۔ آنحضرت صلعم ٹھڈے پانی میں تھنڈا کے بیسے تھے۔  
جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم ایک مرد انصاری کے پاس تشریف  
لے گئے آپ کے ہمراہ ایک صاحب تھے آپ نے مرد انصاری سے سلام علیک کی اور اس مرد سے  
سلام کا جواب دیا وہ مرد ایسے باع میں پانی دے ہاتھ آنحضرت صلعم نے اوس سے  
فرمایا اگر تمہارے پاس مشک میں باسی پانی ہے تو لاؤ ورنہ ہم ہی پانی پی لینگے اوس مرد نے



عرض کیا کہ میرے پاس ات کاٹھدا یا بی متک میں ہے ہا یہی جو نیڑی کی طرف گیا اور ایک سالہ  
 میں یا بی اونڈیلا پیراوس باپی کے اوپر بکری کا دودھ دوا اور آنحضرت صلعم کے پاس لایا  
 نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بی لیا۔ آنحضرت صلعم صوقت دانت صاف کرتے تو سو  
 بڑی عمر والے آدمی کو دیتے تھے اور صوقت کوئی تہہ مثل یا بی یا تربت وغیرہ کے پیٹے تو  
 رہے ہوئے کو اس شخص کو دیتے تھے جو آپ کے سیدھے ہاتھ کی جانب بیٹھا ہوتا آنحضرت  
 صلعم باپی بیٹے وقت یا بی کو جو س کر بیٹے تھے ایک مہیں بیٹے تھے اور سچا ہوا یا بی اس شخص کو  
 دیتے تھے جو آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف ہوتا اور اگر آپ کے بائیں ہاتھ کی جانب کوئی  
 حلیل المرتبہ شخص بیٹھا ہوتا تو آپ سیدھے ہاتھ والے آدمی سے دے دیتے کہ سنت یہ ہے کہ تمہکو  
 دیا جائے اگر تو پسند کرتا ہے تو اسکو دیتا ہوں اس عیاس نے روایت کی ہے کہ میں اور  
 خالد بن الولید آنحضرت صلعم کے ہمراہ میمونہ رض کے پاس آئے میمونہ رض ایک برتن دودھ کا  
 لائیں آنحضرت صلعم نے دودھ کیا میں آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف تھا اور خالد بن الولید  
 بائیں ہاتھ کی جانب تھے آنحضرت صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے کا حق تمہارا ہے اگر تم  
 چاہو تو پہلے خالد کو دون میں نے عرض کیا کہ میں آپ کا جوٹا کسی کو بیٹے نہ دوں گا پھر آنحضرت  
 صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے کہا اکلایا اسکو چاہئے کہ اس طور سے کہ اللہ  
 تبارک و تعالیٰ کفایہ و اطعمنا حیرامہ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دودھ پلایا تو وہ  
 اللہ تبارک و تعالیٰ کفایہ و ورد مامہ اور پھر عیاس نے کہا کہ آنحضرت صلعم نے  
 فرمایا کہ دودھ کے سوا کوئی تہہ نہیں ہے جو کھائے اور یا بی کا کام دے۔

آنحضرت باپی بیشکریے تھے اور آپ کی عادت باپی بیشکریے کی تھی اس حدیث کو  
 مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم کی اور روایت میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے



کھڑے ہو کر پانی پیے کو منع فرمایا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے رہ کر پیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کسی شخص کو تحفہ دینے کو لگو  
 اور وہ قبول کرتے تو اسکو زمزم کا پانی پلاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں زمزم کا پانی لیا کرتے  
 عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 دیکھا آپ کھڑے رہے اور پیٹھ کے پانی پیتے تھے نزال بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے روایت  
 کی ہے کہ حضرت علیؑ کے پاس پانی کا گورہ لایا گیا اور وقت میدان میں تھے پانی سے ایک  
 چلو لیا اور اسے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور اک میں پانی ڈالا اور منہ پر مسح کیا اور  
 دونوں کلائیوں اور سر پر مسح کیا پھر کھڑے ہوئے پانی پیادہ فرمایا کہ یہ ضلوعس شخص کا ہے  
 جسکو حدت نہوا ہوا اور اس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے عمل فرمایا ہے۔  
 کبیشہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے پانی کی مشک لنگ  
 رہی تھی آپ نے کھڑے رہے مشک کے دھانے سے پانی پیادہ میں مشک کی طرٹ اوٹھی اور اسکو  
 دھارہ کو آپ کے دھان مبارک کی برکت کی وجہ سے منہ کاٹ لیا تاکہ ترک اور حصول شفا کے لئے  
 رہے ایسا ہی اتفاق ام سلمہؓ کو بھی ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پانی میں نہیں  
 پہنکتے تھے اور بہت میں سانس لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت پانی پیتے تو تیس سانس  
 لیتے تھے اور یہہ فرماتے تھے کہ اسطور سے پانی پیادہ زیادہ خوشگوار اور زیادہ مفید اور نیکتر ہے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت پانی پیتے تو دو بار سانس لیتے تھے اور اکثر ایک سانس میں پی  
 لیتے تھے یہاں تک کہ فارغ ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں سانسوں میں پانی پیتے تھے اور جب وقت برتن کو دھان مبارک کے  
 قریب کرتے تو اللہ تعالیٰ کا نام لیتے۔ اور جب وقت پی چکے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے



ایسا تین بار کرتے تھے آنحضرت صلعم برتن میں نہیں پہونکتے تھے بلکہ اوس سے انحراف کرتے تھے ایک بار آپ کی واسطے لوگ ایک برتن لائے اوس میں دودھ اور شہد تھا آپ نے اوسکے پیسے سے انکار کیا اور فرمایا دوشربا ایک برتن میں ہیں اور دو سالن ایک طرف میں ہیں یہ آپ نے فرمایا میں سکو حرام میں کرتا ولیکن فخر اور دنیا کی زیادتی کے حساب کو کرؤ سمجھتا ہوں میں اسے رب عروج کے واسطے تواضع کو دوست کہتا ہوں اسلئے کہ جو شخص اسد تعالیٰ کے واسطے تواضع کرتا ہے اوسکو اسد تعالیٰ جلتانہ مرتبہ دیتا ہے۔ آنحضرت صلعم کی واسطے بیوت مقیاس میں پانی لایا جاتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ میٹھا پانی سیرہ ستیلا لایا جاتا تھا اس قسم نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کہانے پر پانی نہیں بیٹے تھے تاکہ کہانے کو فاسد نہ کر دے اور خاص کر جسکے پانی گرم ہو یا سرد ہو تو وہ حقیقت میں ہی ہے آنحضرت صلعم جب وقت پانی بیٹے تو اس طور سے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَا مَاعِدًا وَاَوْفَا بِوَعْدِہٖ وَکَمْ یَحْجَعُکُمْ مِلْحًا اُجَا جَابِدٌ لَّوْنَا۔

ثابت رحمہ سے روایت کی گئی ہے کہ انس بن مالک سے ایک بوٹا پیا لکڑی کا جس میں لوہے کی میخیں لگی تھیں ہمارے سامنے نکالا اور کہا اسی ثابت یہ رسول اللہ صلعم کا قدح مبارک ہے میں نے اس قدح سے رسول اللہ صلعم کو پیسے کی تمام خیریں مثل پانی و عید اور شہد اور دودھ کے پلائی ہیں باجوڑی نے کہا ہے کہ عید کے معنی میٹھے پانی کے ہیں کہ اوس میں تھوڑے جادوین تاکہ میٹھا ہو جائے آنحضرت صلعم کے واسطے اول شب میں حرمے پانی میں ڈالے جاتے تھے جب وقت صبح ہوتی آپ نے پانی پیتے تھے اور اوس دن کی رات میں اور دوسرے دن میں عصر تک اوسکو پنی لیتے تھے اگر اوس پانی سے کچھ سحلا اور شکر کا خون نہوتا تو اسے خادم کو بیلا دیتے تھے اور اگر شکر کا خون نہوتا تو خادم کو کھڑکھڑا دیتے



کے لئے فرماتے تھے ہر کے یابی نے فوت کئے زیادہ کرنے میں آپ کو ٹرافع دیا اور بچا کی  
 کے نزدیک عاصم حول کی حدیث سے یوں ثابت ہے کہ عاصم نے کہا کہ میں نے رسول اللہ  
 صلعم کا قدح مبارک انس بن مالک رحمہ کے پاس دیکھا وہ بیٹ گیا تھا اور سکو جادی سے جوڑ رہا تھا  
 عاصم نے کہا وہ قدح اچھا اور عریض تھا اور نصار سے بنا ہوا تھا عاصم نے کہا کہ انس نے  
 کہا میں نے رسول اللہ صلعم کو اس قدح سے اکثر فلان فلان حیرین پلائی ہیں میں سر پرین  
 کہا کہ اس قدح میں لوہے کا ایک گڑا تھا اس میں سے ارادہ کیا کہ لوہے کے کڑے کی  
 حلے سوئے یا جادی کا گڑا لیں اور طوطیہ سے انس میں سے کہا جو کام رسول اللہ صلعم  
 نہیں کیا اور اسکو بحال جو دھوڑا ہے تمہر گزرا و سکو تغیر نہ کرو نصار ہر تے خالص اور  
 خالص لکڑی کو کہتے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس قدح مبارک کی اصل نیچ کے درخت سے تھی اور یہ ہی کہا  
 گیا ہے کہ اثل علیہ کے درخت کی لکڑی سے تھا اور اس کا رنگ نائل برودی تھا آنحضرت  
 صلعم کا قدح مبارک کاج کا تھا آپ اوس میں پانی بیٹے تھے۔ آنحضرت صلعم کو بیتل کے  
 برتن میں وضو کرتا خوش معلوم ہوتا تھا۔ آنحضرت صلعم کا ایک قدح لکڑی کا تھا آپ کے  
 تحت کے نیچے رکھا رہتا تھا اور شب کے وقت اوس میں بیتاب کرتے تھے۔ آنحضرت  
 صلعم کی طہارت کا لوٹا مٹی کا تھا آپ اس سے وضو کرتے اور پانی بیٹے تھے لوگ اپنے  
 جوئے بچوں کو جو سیمہ دار ہوتے آپ کے پاس بھیجتے تھے وہ نیچے آنحضرت صلعم کے پاس آتے  
 اونکو کوئی نہیں روکتا جسوقت وہ بچہ وضو کے لئے میں پانی پاتے اور سکو بی لیتے اور پانی کو  
 اپنے منہ اور جسم پر مل لیتے اور اس سے برکت کی خواہش کرتے تھے آنحضرت صلعم  
 جسوقت صبح کی نماز پڑھ چکے تو مدینہ منورہ کے خادم لوگ اسے اپنے برتن لاتے اور ان  
 پانی ہوتا تھا آپ اپنے دست مبارک کو ہر ایک برتن کے یابی میں غوطہ دیدیتے تھے۔

وہی کہ جس نے رسول اللہ صلعم کو بیتل کے برتن میں وضو کرتا خوش معلوم ہوتا تھا۔



آنحضرت صلعم اصحاب کے وضو کر کے لوٹوں کی طرف آدمی کو بھیجتے وہ آدمی اونکے وضو کا  
بانی لاتا آیا و سکو بیٹے اور سہلانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید کرتے تھے۔

### فصل چہٹی۔ آنحضرت صلعم کے سونیکلی صفت میں

مواہب میں کہا ہے کہ آنحضرت صلعم اول رات میں سوتے تھے اور نصف آخر کے اول  
حصہ میں بیدار ہو جاتے پہر کھڑے ہو کر مسوک لیتے اور وضو کرتے جس قدر احتیاج ہوتی اس کے  
نہ بلاوتہ میں سوتے اور جس قدر جواب کی احتیاج ہوتی اوس سے نفس تریف کو منع میں  
کرتے اور سید ہے پہلو پر لیٹ کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر کرتے یہاں تک کہ آپ کی چشمیں  
مبارک میں خواب آ جاتا اور کھانے پینے سے آپ کے جسم مبارک پر گرانی نہیں ہوتی تھی صنا  
مواہب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم کبھی بچپن میں بڑا اور کبھی چھڑے بڑا اور کبھی بوریہ پر اور  
کبھی زمین پر استراحت فرماتے تھے۔ آپ کا بستر چھڑے کا تھا اور میں کچھ کا پوست بھرا تھا اور آپ کا  
ایک ٹاٹ تھا اور سیر آپ سوتے تھے۔

آنحضرت صلعم اول رات میں سوتے اور آخر رات میں بیدار رہتے تھے۔ آنحضرت  
صلعم صبح است صاف نہ کرتے آرام نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات با دن  
میں اگر سوتے اور بیدار ہوتے تو مسوک کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی مسوک سو وقت  
آپ کے سر مبارک کے نزدیک رہتی تھی سو وقت آپ بیدار ہوتے پہلے آپ مسوک کرتے تھے۔  
آنحضرت صلعم اکثر رات میں مسوک کرتے تھے آنحضرت صلعم سو وقت سو تکے لئے  
ارادہ کرتے تو آپ سیدھا ہاتھ رخسارہ کے نیچے رکھتے پھر اللہم رقی عذابک یوم  
نُبِعتُ عذابک تین بار فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم رات میں جب بستر پر لیٹتے تو  
اپنا ہاتھ رخسارہ کے نیچے رکھتے پھر اسطور سے فرماتے تھے یا سُبْحَانَکَ اللہم اَحْسَنُ وَ



بِسْمِ اللَّهِ آمُوْتُ اور جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا  
 بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَآلِیْهِ السُّلُوكُ کہتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم جسوقت اس میں حیرت  
 فرماتے تو بِسْمِ اللَّهِ وَصَلَّتْ حَبِیُّ اللّٰہِ اَعْمِرْ لِيْ دِیْنِیْ وَاَحْسَا سَیْطَرِیْ  
 وَفَكَرْ رَهْلَانِ وَتَقْلِ مِیْزَانِ وَاَحْعَلِیْ فِی الدُّنْیَا اِلَّا عَلَیْكَ کہتے تھے آنحضرت  
 صلی علیہ وسلم جب آرام کر سکی جب لیٹتے تو قل یا ایہا الکافرون پوری بیٹھتے تھے۔ حضرت  
 عائشہ صدیقہ رضی عنہا روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم جسوقت بستر پر لیٹتے تو قل  
 ہو اصد احد اور قل عود و رب العلق اور قل عود و رب الناس پڑھ کے دونوں ہاتھوں پر پہنچتے  
 پہرہا تک ہو سکتا دونوں ہاتھوں کو جسم مبارک پر پیرتے تھے مگر پہلے وہی مبارک اور سر پر  
 ہاتھوں کو پیرتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم جب سورۃ نسی اسرائیل اور سورۃ روم پڑھ لیتے  
 آرام میں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم تک الم تنزل اور السجدہ اور تبارک الدیٰنی پڑھ  
 لیتے نہیں سوتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی بی بیوں سے جب کوئی بی بی سونے کا ارادہ  
 کرتی تو آپ اسے فرماتے کہ تینتیس بار الحمد اور تینتیس بار سبحان سداوتیں بار اصد کبر  
 پڑھ لیں انس رضی عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم جسوقت ایسے بستر پر آرام فرما  
 تو الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاَوَانَا فَمَنْ لَّا کَافِیْ لَہٗ  
 وَلَا مُوَوِّیْ لَہٗ کہتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا روایت کی ہے کہ آنحضرت  
 صلی علیہ وسلم جسوقت اس میں اپنے بستر پر کھڑے بدلتے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ  
 رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ بیٹھتے تھے۔ آنحضرت  
 صلی علیہ وسلم جسوقت خواب سے بیدار ہوتے تو سُبْحَانَكَ اَعْمِرْ وَاَرْحَمْ وَاَهْدِ لِلْسَّبِیْلِ اِلَّا  
 قَوْمٌ کَثِرٌ تَرٰی قَتَاوَهُمْ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم جسوقت سفر میں آجرت



میں اترتے تو ایسے سیدھے ہیلویر لپٹے اور سہ وقت مغربین صبح سے پہلے اترتے تو ابھی کلائیوں کو  
 کھڑا کر کے اور کہنیوں کو ٹھیک کے مبارک کو ہتھیلیوں پر رکھ لیتے تھے آنحضرت صلی علیہ  
 وسلم سو وقت جنابت کی حالت میں سونے کے لئے ارادہ کرتے جیسے ہمارے واسطے وضو  
 کرتے ہیں وضو کر کے آرام فرماتے تھے اور سو وقت جنابت کی حالت میں کھانے پینے کا  
 ارادہ کرتے تو دو لون ہاتھ دھو ڈالتے پھر کھاتے پیتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم سو وقت  
 جنابت کی حالت میں سونے کے لئے ارادہ کرتے تو ترنگاہ کو دھو ڈالتے اور وضو  
 کر کے سوتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم کی چستان مبارک سوتی تھیں اور آپ کا قلب مبارک بہن  
 سوتا تھا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم خراٹے لیکر سوتے تھے پراڈھکر نماز پڑھتے تھے۔

## باب پانچواں

آنحضرت صلی علیہ وسلم کے خلق اور علم اور ازواج مطہرات کے ساتھ معاشرت کرنے اور امانت  
 اور صدق اور حیا اور خوش طبعی اور تواضع اور بیٹھے اور کمر و شجاعت کی صفت میں اس باب میں  
 چھ فصلیں ہیں۔

فصل پہلی آنحضرت صلی علیہ وسلم کے خلق اور علم کی صفت میں  
 قاضی عیاض نے تفصیل کہا ہے کہ وہ ایک بنی منبہ نے کہا کہ میں نے اگست  
 کتابیں پڑھیں تو تمام کتابوں میں سطور سے پایا کہ سی صلی علیہ وسلم تمام آدمیوں کے عقل میں  
 عن الابد راہی میں اصل سے اور دوسری واسط میں ہے کہ تمام کتابوں میں میں نے  
 پایا کہ اللہ تعالیٰ ہلکانہ نے ابتدائی نیاسے اسکی استہانک آنحضرت صلی علیہ وسلم کی عقل کے  
 مقابل میں تمام مخلوق کو عقل نہیں دی گئی مگر دنیا کی بیگن سے ایک ایک کے واسطے کی مقدار



میں دیکھی قسطلانی نے مولوی میں عوارف المعارف سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی  
 کریم صلی علیہ وسلم کی ذات مبارک میں عقل اور لب کے سالوے جو پیدا کئے اور ایک حروک کا تمام  
 مومنین میں تقسیم کیا قسطلانی نے کہا ہے کہ میں شخص نے آپ کے حسن تدبیر میں تامل کیا جو  
 آپ نے اہل عرب کے لئے کی اور وہ لوگ طبع مافر سے نادر و خوشی کے ہمارے لئے تھے اور  
 حیر سے دور تھے آپ نے کس طور سے انکو درست کیا اور انکی جھاؤں کو اوٹھایا اور ان کی  
 اینٹوں پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کے تابع رہ گئے اور آپ کے پاس جمع ہوئے اور آپ کی  
 طرف سے ہر ایک کو اپنی اور باپ اور بیٹوں سے اور ہوں سے مقابلہ کیا اور آپ کو اپنی حالوں سے  
 عریض سمجھا اور آپ کی خوشنودی کے واسطے آپ سے واپس واپس اور دوستوں اور قبیلوں کو چھوڑ دیا  
 آپ کی حسن تدبیر بغیر تجربہ کے جو پہلے ہو چکا ہو اور بلا مطالعہ کتابوں کے کہ اوسے گزرے  
 ہوئے لوگوں کی سیرت کی تعلیم پاتے تھے اس سے متحقق ہوا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم سب مخلوق سے  
 زیادہ ترعاقل تھے اور حکمت کی عقل ستریف تمام عقلموں سے زیادہ وسیع تھی تو ضرور کہ  
 ایک نفس کریمہ کا اخلاق وسعت میں زیادہ تھا تمام حیرین آپ کے خلق وسیع میں سما جاتے تھے  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کا خلق قرآن شریف تھا امام غزالی نے احمیاء میں کہا ہے کہ سعد بن  
 ہشام نے کہا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس حاضر ہوا اور اس میں سے رسول اللہ  
 صلی علیہ وسلم کے اخلاق کو پوچھا انہوں نے فرمایا کیا تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو میں نے کہا  
 ہاں پڑھتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم کا خلق قرآن  
 شریف تھا اور آپ کو قرآن شریف نے ادب سکھلایا تھا مثل قول خدا تعالیٰ  
 جلتاہ کے **حُذِرَ الْعَفْوَ وَأُمِرَ بِالْعَرَفِ وَأَعْرِضَ عَنِ الْجَاهِلِينَ** اور قول خدا  
 تعالیٰ کا **إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ دِيَارِهِ** قرآنی و نبوی



عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ اور قولِ خدا سے تعالیٰ عروجِ جاوید علیٰ امّا  
 اصنافِ انّ دلیک من عرّم الامور اور قولِ خداوند جلیل کا ویس صبر و  
 عفر انّ دلیک لمن عرّم الامور اور قولِ خدا سے تعالیٰ کا واعف عنهم  
 واصف انّ الله یحبّ المحسین اور قولِ خداوند تبارک تعالیٰ کا احسنوا کثیرا  
 من الظن انّ نعص لطن انتم ولا تجسّو ولا یعتب بعضکم بعضا  
 اسی قسم کی ادب کی باتیں قرآن شریف میں ہیں جو مخصوص نہیں ہو سکتیں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور تہذیب میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اول مقصود تھے یہ آپ سے پورا کیا تو تمام مخلوق میں  
 ہو چکا اسلئے کہ آپ نے قرآن شریف سے ادب پایا اور قرآن شریف کے ساتھ خلق  
 کو ادب سکھلایا اسوجہ سے آئیے فرمایا کہ میں مکارمِ خلاق پورا کر کے لئے مبعوث کیا گیا  
 ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلاق کو کامل کیا تو آپ کی تعریف و مائی اِذْ لَمْ یَعْلَمْ  
 خَلْقٌ عَظِیْمٌ ہر امامِ عمرالی نے کہا کہ معاویہ بن جہل نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وایت  
 کی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسلام کو مکارمِ خلاق اور محاسنِ اعمال سے ڈھاپا ہے اور نہیں  
 محاسن سے حسن معاشرت اور بزرگیِ اعمال اور نرمی عادت اور بدل سکی اور کھانا کھانا اور تلاش  
 طور سے سلام علیک کرنا اور مسلمان ہمارے کی عیادت کرنا ایک ہو یا بدکار ہو اور مسلمان کے جنازہ کے  
 ساتھ جانا اور ہمسایہ کے ساتھ بیلائی کرنا ہمسایہ مسلمان ہو یا کافر ہو ڈھپے مسلمان کی  
 عزت کرنا اور کھانے کی دعوت قبول کرنا اور کھانے پر دعوا مانگنا اور عفو و تقصیر کرنا اور آدمیوں  
 کے درمیان اصلاح فساد کرنا اور جو داور کرم و رحمت کرنا اور اسلام میں ابتداء کرنا اور غصہ  
 کھانا اور آدمیوں کے قصود کو معاف کرنا ہے اور جس جہ کو اسلام نے حرام کر دیا ہے  
 جیسے لہو و لعب اور باطل امور اور رگ و رنگ اور تمام ظلم و زیادتی اور کھسہ اور عداوت اور



لوگوں کو سچے پرکھنا اور جھوٹ بولنا اور بھل اور تنگی اور لوگوں کو ستانا اور انکی ساتھ مل کر کرنا اور  
ایک کی بات دوسرے سے کہنا اور درمیان دو جھگڑے والوں کے بدی کرنا اور قطع اچھا  
کرنا اور بد اخلاقی اور تکبر اور فخر اور حیلہ کرنا اور ایسے آپ کو بڑا جاسا اور گرد مکتی کرنا اور فحش  
اور یہودہ کہنا اور کینہ اور حسد اور شبکی اور بغاوت اور حد سے گذرنا اور ظلم کرنا ایسے بھی کام  
اخلاق سے ہے۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پسندیدہ نصیحت نہیں چھوڑی  
تسے پسندیدہ نصیحت کی طرف ہموکھ لایا اور اس کے ساتھ ہموکھ فرمایا اور کسی بات میں آلودگی  
نہیں چھوڑی یا انس رضی اللہ عنہ کی جگہ عیب کا لفظ کہا ہے یا لفظ ستین کہا ہے ہموکھ  
اوس سے خوف دلایا اور اوس سے روکا ان تمام باتوں سے یہ یہ تتریف سے کافی ہے  
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ اخْرَاجْ تَحْکِمْ۔

معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہموکھ وصیت کی اور فرمایا اسی معاذ میں ہموکھ  
اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور سچ کہنا اور عہد کی وفا کرنا امانت  
کو ادا کرنا حیات نہ کرنا ہمسایہ کے حقوق کی حفاظت کرنا یتیم کے ساتھ رحمت کرنا اور زعم  
بات کہنا اور سلام کی کثرت کرنا اچھے کام کرنا اور دنیا کی اہل کو کم کرنا اور ایمان کو لا رہم بکھڑا  
اور قرآن شریف میں سمجھ بوجھ پیدا کرنا اور آخرت کی محبت اور حساب قیامت سے خوف کرنا اور  
عاجزی کرنا اسی معاذ تکوین میں ان باتوں سے ممانعت کرتا ہوں کہ تم دشمن آدمی کو گالی دو  
اور سچے کی تکذیب کرو اور گنہگار کی امانت اور امام عادل کی مامورانی اور زمین میں فساد کرو  
اور تمکو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اگر تیرا وارث یا دھیلے کے پاس ہو  
اللہ تعالیٰ سے خوف کرو جو گناہ محمی ہو اسکی تہ محمی کرو اور جو گناہ علانیہ طور سے ہو اسکی



نوبہ علانیہ طور سے کروندگان خدا کا ادب ایسا ہی ہے اور آپؐ بدگانِ خدا کو مکارمِ اخلاق اور محاسنِ آداب کی طرف بلایا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہندابی ہالہ سے پوچھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علیہ مبارک کا بہت وصف کیا کرتے تھے میری خواہش تھی کہ آپ کے علیہ مبارک سے کچھ میرے سامنے بیان کریں پس ہندابی ہالہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحماً مضمماً مثلاً لکھاء وجہاً ثلاً لکھاء القمر کبلاً البدر اور اس حدیث کو طول کے ساتھ بیان کیا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اس علیہ کو ایک ماہ دراز تک حسین رضی اللہ عنہ سے جیسا یا پھر میں نے اپنے ان کے سامنے بیان کیا تو میں نے ان کو پایا کہ تمہارے پیٹ پر اس علیہ پر اطلاع یا حکم ہے اور ہوں ہند سے وہ بات پوچھی تھی جس بات کو میں نے اس سے پوچھا تھا اور میں نے حسینؑ کو پایا کہ انہوں نے اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرکات و سکنات اور آپ کی شکل مبارک کو پوچھا تھا اور ان کے اوصاف سے کوئی شبہ نہیں جوڑی تھی حسینؑ نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاں میں جانے کا احوال پوچھا میرے باپ نے کہا جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں داخل ہوتے تو آپ سے اوقات شریف کے تین حصے کرتے تھے ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور دوسرا حصہ اپنے اہل کے لئے اور تیسرا حصہ ایسی ذات کے کاموں کے لئے بٹھارتے تھے پھر آپ ذاتی حصہ کو دو حصوں پر تقسیم فرماتے تھے ایک حصہ اپنے واسطے اور دوسرا حصہ اولیاء کی واسطے جو خاص خیرین ہوتیں ان کو آدمیوں کو دیتے اور ان سے بخل نہیں کرتے تھا وہ ان کی سیرت سے یہ بات تھی کہ آپ کے وقت سے امت میں جو حصہ صرف ہوتا تو اس میں



آپ کے حکم سے اہل محل کے ساتھ تیار مقدم ہوتا تھا اور اہل محل میں جو مقدار اصل  
 کی رکھتے تھے اس کے موافق تقسیم ہوتی تھی اور میں سے کوئی شخص ایک حاجت والا اور  
 کوئی دو حاجتوں والا اور کوئی بہت حاجتوں والا ہوتا آپ اس کے ساتھ مشغول ہوتے ہوئے  
 اس کو مصالح میں مشغول رکھتے تھے اور آپ کی اہمیت آپ کے ساتھ سوالات میں مشغول ہوتی تھی اور امت کی  
 حواہش سے جو حیر ہوتی آپ اس کو دیتے تھے اور اسے فرماتے کہ حاضر سائت کو اطلاع کر دے اور جو  
 شخص اس کی حاجت میرے پاس ہو چکا ہے اس کی طاقت میں کتاب ہے تم لوگ اس کی حاجت کو میری پاس  
 پہنچاؤ تحقیق شخص عاجز آدمی کی حاجت کو سلطان کو پاس پہنچاتا ہوا اللہ تعالیٰ قیامت کو اس کو قہر ہو  
 قائم رکھیں گا ایک حصوں میں سوا ایسی باتوں کے اور ذکر میں ہوتا تھا اور سوا ایسی باتوں کے کسی  
 شخص سے آپ اور کوئی بات پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ کے پاس مطلب جاننے والے  
 لوگ آتے تو آپ سے کچھ فائدہ اوٹھا کر جاتے تھے اور آپ کی برکت سے میرے محرم جانتے تھے  
 حسین نے کہا کہ میں نے اسے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلعم ہاتھ لگانے  
 کے بعد کیا کرتے تھے کہا کہ اپنی رباں مبارک کو روک کے رکھتے تھے مگر جس معاملہ میں وارد ہوتی  
 تو کلام کرتے تھے اور لوگوں کی تالیف قلوب فرماتے تھے اور اوروں کو متفر نہیں کرتے اور  
 جو شخص اسے قوم میں برگ ہوتا اس کا اکرام کرتے اور اس کو مدبر بناتے تھے اور آدمیوں کو درگاہ  
 اور آپ کو صبر سکے کہ ایسی تیوری کو بدلتے اور خلق نہ کرتے اور اسے بچاتے تھے اور اپنے  
 اصحاب کی نگرانی فرماتے اور آدمیوں میں جو بات ہوتی اسے پوچھتے تھے اور اسے آدمی کو چھو سکتے  
 اور اس کو قوت دیتے اور قبیح کو قبیح سمجھتے تھے آپ کے سب کاموں میں اعتدال تھا اور کسی میں  
 اختلاف نہیں تھا اور اس خوف سے کہ لوگ آپ سے عاجل ہو جائیں یا آپ کے ساتھ میل  
 نہ کریں ان کے حال سے عاجل نہیں ہوتے تھے ہر حال کی واسطے آپ کے پاس ایک شے تھیا



تھی اور حق سے تجاوز نہیں کرتے اور آپ کے پاس جو لوگ تھے وہی حق سے تجاوز نہیں کرتے  
 تھے ایسے لوگ آپ کے نزدیک فصل تھے اور وہ بصیحت میں عام تھے اور سب سے مرتبہ عظیم  
 تھے اور غنچاری اور بدو سیہ میں حسن تھے حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے  
 اپنے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کا حال پوچھا کہا کہ آپ کھڑے ہوتے اور بیٹھتے وقت ذکر الہی  
 کرتے تھے اور جو وقت کسی گروہ تک پہنچتے جس جا مجلس کی انتہی ہوتی وہیں پر بیٹھ جاتے  
 اور فرماتے تھے کہ مجلس کا بیٹھنے والا ہر ایک اپنی جگہ سے حصہ یا گیا ہے جو شخص جگہ بیٹھا  
 بیٹھا رہی آپ کا ہم صحبت شخص یہ گمان نہیں کر سکتا تھا کہ کوئی شخص مجھ سے بھی مرتبہ والا ہے  
 جو شخص آپ کے پاس بیٹھا یا اسی ضرورت کو آپ کے سپرد کیا آپ نے اس کو صبر لایا یہاں تک کہ  
 وہ آدمی آپ کے پاس سے کامیاب پہرا اور جس شخص نے اپنی حاجت چاہی آپ نے  
 اس کو نہیں لوٹا یا اگر اس کی حاجت کے ساتھ یا آسان بات دیا کر اس کو واپس کیا آپ کی شکستہ فی  
 اور خلق تمام لوگوں کو اگر لیتا تھا آپ لوگوں کے واسطے محبت اور غنچاری میں باب ہو گئے تھے  
 اور وہ لوگ آپ کے نزدیک حقوق میں برابر تھے آپ کی مجلس حیا اور علم اور صبر اور امانت  
 کی مجلس تھی آپ کی مجلس میں آواز بلند نہیں ہوتی تھی اور حرام چیزوں کا عیب اور وصف  
 بیان نہیں کیا جاتا اور کسی شخص سے اس مجلس میں خطا اور تعثر نہ ہوتی تھی بلکہ  
 سب لوگ اعتدالی حالت میں رہتے تھے آپ میں لوگ اپنی فضیلت کو اندر سے نفوس سے  
 بڑا طہاہر کرتے اور ماہم تواضع کے ساتھ رہتے تھے بزرگ آدمی کی توقیر اور چوڑے کے  
 حال پر رحم کرتے تھے اور عاجتہ آدمی کو پسند اور سادگی کی حفاظت کرتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت مبارک مواضع اور مدغوجل کے کام کے نہیں گذرتا تھا یا جس کام  
 میں آپ کی نفس کی صلاح ناگزیر ہوتی آپ کا وقت ان میں صرف ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



خلق میں تمام مخلوق سے نیک تر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شگفتہ روا اور نرم اخلاق تھے  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم جن خلق کو گونے نے اس بات سے پہچانا تھا کہ آپ آدمیوں کے ساتھ ایسے طور پر  
 نہ کرتے اور شگفتہ روتی اور نرمی کے ساتھ مخالفت فرماتے اور آدمیوں کی تکالیف  
 کو ادا فرماتے اور ان کے واسطے خون کرتے اور تحمل اور صبر اختیار فرماتے اور ان پر بلندی  
 نہ دیکھتے اور ان کے ساتھ کبر نہ کرتے اور اوپر سہتی اور عرصہ نہ پکڑتے اور ان کے واسطے  
 کاموخذہ نہ فرماتے تھے آپ کی ذات مقدس ان صفات کے لئے منظر تھی۔

**حضرت علی کریم اللہ وجہ سے وایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم**  
 ہاتھ کے وجود الناس اور ان کے واسطے فراخی سینہ کے اوسع الناس اور صدق کجہ میں ان  
 الناس اور عہد کے وفا کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے اور تمام مخلوق سے زیادہ طہمت  
 تھے اور معاشرت میں سب سے گرم تھے جو شخص آپ کو چاہا کہ نیکتا او سکے دل میں آگئی  
 ہیبت ہوتی اور جو شخص ابروی معرفت کے آپ سے مخالفت کرتا تو آپ کیسے اخلاق کی  
 وجہ آپ کو زیادہ دست رکھتا آپ کا وصف کرنا یا شخص نہ کہتا کہ میں نے آپ سے پہلے اور  
 آپ سے بعد کسی مثل میں نہ کیا انسان سے وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس  
 اور اروع الناس اور ازہد الناس اور اعدل الناس اور احسن الناس اور ارحم الناس تھے آپ کے دست مبارک  
 نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھو کر ان کی ملکوت یا منکوحہ یا ان کی قرابت دار ہوتی اور  
 یہی ان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور اروع الناس اور  
 اشجع الناس تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے ساتھ آدمیوں سے اہل بیت میں زیادہ تھے اور آدمیوں  
 سے آدمیوں کو زیادہ نفع پہنچاتے تھے اور آدمیوں سے آدمیوں کے لئے زیادہ نفع



**التخصیص** صلعم آدمیوں کی بلیدی پر یا وہ صبر کرتے تھے خار صہ بن رید بن  
 ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ ایک گروہ زید بن ثابتؓ کے پاس آیا اور ان سے صلعم  
 کہ رسول اللہ صلعم کی باتیں ہم سے بیان کر دے زیدؓ سے کہا کہ میں کس بات کو کہوں میں نے  
 کے پڑوس میں تھا جسوقت آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو میرے پاس آپؐ کسی آدمی کو لے جاتے ہیں  
 آپؐ کے واسطے وحی کو لکھتا ہوں آپؐ کے ساتھ ایسی دیکھتی تھی کہ جسوقت آپؐ لکھنا ذکر  
 کرتے تو ہمارے ساتھ اوسکا ذکر فرماتے تھے اور جسوقت آخرت کا ذکر کرتے تو ہمارے  
 ساتھ اوسکا ذکر کرتے تھے اور جسوقت کہانے کا ذکر کرتے تو ہمارے ساتھ اوسکا ذکر کرتے  
 تھے **التخصیص** صلعم کی تمام باتیں ہیں جو ہمارے سامنے ہیں بیان کرتا ہوں **التخصیص** صلعم  
 کے اصحاب آپؐ میں کہیں کہیں آپؐ کے سامنے استعار پر پا کرتے تھے اور ایام جاہلیت کے امور سے  
 بہت چیزوں کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپؐ میں ہستے تھے جسوقت اصحاب منہ سے تو ان کے ساتھ  
 آپؐ یہی تسمیہ فرماتے اور ان کو زجر نہیں کرتے مگر حرام چیزوں سے زجر فرماتے تھے۔  
**التخصیص** صلعم اور لوگوں کی نسبت اپنے اصحاب کے و بر و زیادہ تسمیہ فرماتے تھے  
 اصحاب آپؐ کے سامنے جن چیزوں کا ذکر کرتے اور ان کی باتوں پر آپؐ کو زیادہ تعجب ہوتا اور  
 اصحاب کے ساتھ اپنی ذات سے زیادہ مخالفت رکھتے اور اکثر اوقات آپؐ بطور تسمیہ  
 فرماتے کہ آپؐ کے مندان مبارک ظاہر ہو جاتے آپؐ کے حضور میں ان کی ہاتھ اور ان کی توجہ  
 شان کے باعث اصحاب کا ہنسنا مسکراتا تھا۔

**راویوں** نے کہا ہے کہ ایک دن ایک اعرابی آیا ان کا رنگا و سورت متغیر تھا  
 آپؐ کو اسوقت ملتفت نہیں پاتے تھے اوس اعرابی نے آپؐ سے سوال کر کے لئے ارادہ  
 کیا اصحاب نے کہا اسی اعرابی رسولؐ مگر رسول اللہ صلعم کے چہرہ مبارک کو متغیر دیکھتے ہیں۔



اعرابی سے کہا مجھ کو چوڑو و حد کی قسم ہے کہ اس نے آپ کو حق کے ساتھ ہی  
 سبوت کیا ہے جب تک آپ تسنن مانگیں گے میں آپ کو چوڑو و نگا اعرابی سے آنحضرت صلیع  
 سے کہا یا رسول اللہ ہم کو خبر ہو چکی ہے کہ مسیح و حال آدمیوں کو خرید دیا اور ایسا حال ہو گا کہ  
 آدمی بیونک سے ہلاک ہو گئے میرے ماں باپ آپ پر قدا ہوں آپ کیا بہتر دیکھتے ہیں حال  
 کے خرید کو اور رو سے عفت اور یا کس رنگی کے چوڑو وں بیان تک کہ لاعری سے ہلاک ہوا  
 یا اور سکا خرید کہاؤں یہاں تک کہ میرے بیٹے اسے طور سے بہر حاسے اور میں اللہ تعالیٰ  
 کے ساتھ ایمان لاؤں اور وہ حال سے مسک رہا ہوں آنحضرت صلیع نے اوس اعرابی  
 کی گفتگو سے ایسا تبسم فرمایا کہ آپ کے فدان مبارک طاہر ہو گئے پہر آپ نے اوس اعرابی سے  
 فرمایا کہ وہ کمانہ کمانہ اللہ تعالیٰ بچہ کو اوس چیز کے ساتھ عنی کر دیا جس چیز سے مومنین  
 کو عنی کرتا ہے۔

آنحضرت صلیع اصحاب کے ساتھ خاطر داری سے تلطف فرماتے تھے اور اصحاب  
 سے جو شخص کوئی مجلس میں نہ آتا تو اس کی کیفیت دریافت فرماتے اور اکثر ایسی حالت میں نہ آنے  
 والے سے فرماتے شاید تو نے اسی بہانی مجھ سے یا میرے بہانیوں سے کوئی بات خلا  
 پائی ہے جو تو نہیں آیا آنحضرت صلیع کے اخوان بھی اصحاب سے جو وقت کوئی شخص  
 تین دن تک سین آتا تو آپ اس کے احوال کو دریافت فرماتے اگر وہ مرد عائب ہوتا تو اس کے  
 لئے دعا کرتے اور اگر عیبی پر موجود ہوتا تو اس کے دیکھنے کو جاتے اور اگر بیمار ہوتا تو اس کی  
 عیادت کرتے تھے۔ آنحضرت صلیع اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی کتاوہ دینی سے  
 ملتے تھے کہ ہر ایک شخص اصحاب سے یہاں کرتا تھا کہ تمام اصحاب سے میں ہی آپ کے  
 نزدیک زیادہ معزز ہوں۔ آنحضرت صلیع ہر ایک شخص کو جو آپ کے نزدیک بیٹھا ہوتا بیشا



سے اسطورہ حصہ دیتے تھے کہ وہ شخص یہ گماں کرتا کہ آپ کے نزدیک میں ہی کرم الناس  
ہوں۔ عمر و ابن العاص نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اشتر  
قوم کے ساتھ باقوں میں متوجہ تھے اور اسکی تالیف قلوب فرما رہے تھے اور میری طرف  
منہ کر کے باقوں سے ایسے متوجہ ہو رہے تھے کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں ہی خیر القوم  
ہوں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت ابوبکر صدیق رحمہما آپ نے فرمایا  
ابوبکر رحمہما پہر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت عمر فاروق رحمہما آپ نے  
فرمایا عمر رحمہما پہر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اچھا ہوں یا حضرت عثمان غنی اپنے  
فرمایا عثمان رحمہما جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سوال کیا آپ نے فرمایا اسوقت  
میں نے اس بات کو دوست کہا کہ آپ سے سوال کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ کے  
پاس بیٹھا تو اپنی التفات سے اسکو حصہ دیتے تھے یہاں تک کہ ایک بیٹھا اور آپکی سماعت  
اور آپکی گفتگو اور محاسن لطیف اور آپکی دروہندی اوسى کے لئے ہوتی تھی اور آپکی مجلس باوصف  
ایسی التفات اور توجہ کے حیا اور تواضع اور امانت کی مجلس تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
فَمَا رَحِمَهُ مَرَّ لَهِ كَيْفَ كُنْتُمْ وَكُنْتُمْ فَمَا عَلَيْكَ الْفَكْلُ لَا تَقْصُوا مِنْ حَوْلِهِ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے الشیخ سے روایت ہے  
کہ ایک مرد آپ کے نزدیک تھا اور اس کے لباس میں ردی تھی اور آپکی عادت تھی کہ کسی  
مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے جسوقت ہر دگر اہواؤاٹھنے لوگوں سے  
فرمایا کہ اگر تم لوگ اس شخص سے کہہ دیتے تو بہتر ہوتا کہ مرد لباس نہ پہنے باجوہری نے  
کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے تو یہ اسکے سنائی  
نہیں جو خود اسدین عمرو بن العاص سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے

میں نے اس شخص سے کہا کہ اگر تم لوگ اس شخص سے کہہ دیتے تو بہتر ہوتا کہ مرد لباس نہ پہنے باجوہری نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ بات میں کسی کا سامنا نہیں کرتے تھے تو یہ اسکے سنائی نہیں جو خود اسدین عمرو بن العاص سے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے



حسم پر دو کپڑے معصوم دیکھے اور فرمایا کہ یہ دونوں کپڑے اعمار کے لباس سے ہیں انکو تو تم بہنو  
اور ایک روایت میں ہے من نے عرض کیا کیا ان دونوں کپڑوں کو میں ڈھونڈا ہوں  
انحضرت صلعم نے فرمایا بلکہ ان دونوں کو جلا دو تا بدجلانے کا لفظ رجز پر محمول ہے  
یہاں وسیع دلیل ہے کہ علما تحریم معصومین اور تمہور کے نزدیک معصوم مکروہ ہے انحضرت  
صلعم مکروہات کیواسطے کسی شخص کا سامنا نہیں کرتے اور نصیحت کرتے وقت کسی میں  
شخص کے ساتھ تعرض نہیں فرماتے تھے بلکہ عام طور سے خطاب کر کے کلام کرتے تھے  
انحضرت صلعم کو جب کسی آدمی کی کوئی بات ہو بچتی تو آپ نہیں کہتے کہ فلاں  
شخص کا کیا حال ہے کہ فلاں شخص اسکی نسبت کچھ کہتا ہے بلکہ آپ یوں فرماتے کہ اوس  
قوم کا کیا حال ہے کہ ایسا ایسا کہتی ہے انحضرت صلعم کا عتاب کرنا تعزیر کے طو  
پر تھا کہ اوس قوم کا کیا حال ہے کہ ایسی ایسی شرطیں مشروط کرتے ہیں کہ کتاب میں ہیں  
ہیں اور اسی قسم کے فرماتے تھے۔

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی انسان کو دیکھتے کہ وہ ایسا فعل کرتا ہے  
کہ لائق نہیں ہے اپنے کسے کو چوڑا کر اوسکے انکار کی طرف مبادرت کرے  
اسے اوسکو نرمی کے ساتھ ادب سکھاتے تھے یہاں تک کہ وہ آدمی اپنے امر میں ثابت  
ہو جاتا۔ انحضرت صلعم کسی آدمی پر تہمت میں پکڑتے اور کسی کی بات کسی کی نسبت  
قبول نہیں کرتے تھے۔ انحضرت صلعم اکثر فرماتے تھے کہ میرے اصحاب سے  
میرے پاس سونہ کی کے کوئی بات نہ ہو یا داسلئے کہ میں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ  
جب اونکی طرف نکلون تو میں سلیم الصدر ہوں۔ انحضرت صلعم اپنے اصحاب سے حسرت  
کسی شخص کو اسے بعض کام کیواسطے بھیجتے تو یوں فرماتے تھے کہ اکتادہ دینی سے ملو



اور لوگوں کو نفرت۔ داناؤ اور معاملہ میں آسانی کرو اور دستواری کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اصحاب سے ملتے تو اسے پہلے سلام علیک فرماتے اور اس کے بعد مصافحہ کرتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت اپنے اصحاب میں کسی شخص سے ملاقات کرے تو مصافحہ کرتے  
 یہ روکا ہاتھ پکڑے اور اس کے ہاتھ کی انگلیوں میں اپنے ہاتھ کی انگلیوں ڈال دیتے اور دیکھتے  
 کہ آپ کے ہاتھ سے مصیبت یا کڑی لیتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وقت اصحاب سے کوئی شخص دیکھتا تو آپ اس کے ساتھ کھڑے  
 ہو جاتے اور اس کی نزدیک سے ہیں جاتے یہاں تک کہ وہ شخص خود چلا جاتا اور جب وقت  
 اصحاب میں سے کوئی شخص آپ سے ملاقات کرتا اور اپنے ہاتھ میں آپ کے ہاتھ کو  
 لیتا چاہتا تو آپ ہاتھ اٹھاؤ یہ تھے اور حد تک وہ آدمی اسے ہاتھ کو آپ کے ہاتھ سے  
 نہ نکالتا آپ اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ سے نہیں نکالتے تھے۔ اور جب وقت آپ اپنے  
 اصحاب میں کسی شخص سے ملتے اور وہ شخص اپنی محمی بات کہنے کے لئے چاہتا کہ آپ اپنا  
 کان میری طرف جھکا دیں آپ ایسا گوش مبارک اس کی طرف کر دیتے اور اس کے منہ کے نزدیک  
 سے کابل جدا نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ شخص خود علیحدہ ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اصحاب میں سے کوئی شخص آپ سے ملتا آپ محبت سے اس پر ہاتھ پیرتے تھے اور اس کے لئے  
 دعا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحاب یا غیر لوگوں سے کوئی شخص بکارتا  
 تو آپ لبیک فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی کنیت مقرر کرتے اور ان کو  
 کنیت کے ساتھ بلاتے تھے اور ان کو اپنے ماموں سے اس کے کلام کرنے اور سننے اور  
 قلوب کی وجہ سے پکارتے تھے اور جس شخص کی کنیت ہوتی اس کی کنیت ٹھہرتے تھے اور  
 جس بی بیوں کی اولاد ہوتی اس کی کنیت ٹھہرتے اور جس بی بیوں کی اولاد نہ ہوتی اس کی کنیت



کی ابتدا فرماتے اور لڑکوں کی کبیت مقرر کرتے اور اوس کبیت سے لڑکوں کے دلون کو برم  
کرتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم وقت لڑکوں کی طرف گدرتے تو اوسے سلام علیک کرتے  
یہ اوس کے سامنے سر تا گیز پڑتے اور مارتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم سے شریف  
لائے تو آپ اہل بیت کے بچوں سے ملتے تھے۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم بچوں اور عیال  
کے ساتھ رحم الماس تھے۔

آنحضرت صلی علیہ وسلم کے پاس چھوٹے بچے لائے جاتے آپ برے کو چپا کر اوس کے  
تالو سے ملتے اور اوس کے لئے دعا مانگتے اور اوس کے دل سے برکت جاتے تھے۔ آنحضرت  
صلی علیہ وسلم انصار کے دیکھے کو جاتے تھے اور اوس کے بچوں سے سلام علیک کرتے اور اوس  
سروں پر ہاتھ پیرتے تھے۔

یوسف بن سلام بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ میر نام سول صلی علیہ وسلم  
نے یوسف کہا اور مجھ کو ایسی گوشتیں بٹھلایا اور میرے سر پر پناہ دست مبارک پھیرتا۔  
آنحضرت صلی علیہ وسلم زینب بنت ام سلمہؓ کو کھلاتے اور اکثر روپ کہتے تھے۔  
آنحضرت صلی علیہ وسلم حضرت حسن اور حضرت حسینؓ کو ایسی بیت مبارک پر بٹھلاتے اور آپ  
دو لون ہاتون اور دونوں پایوں سے علتے اور فرماتے تھے **يَعْلَمُ كَلَّحْلُ حَمَلِكُمْ اَوْ نَعْمُ**  
**اَلْعَدْلُ لَا اَنْتُمْ اَوْ اَكْتَرُ** یعنی دونوں صاحبزادوں کے ساتھ ایسا کیا ہے اور دونوں  
صاحبزادے میں پرہیز کرتے ہوئے تھے۔

حضرت حسنؓ ایک بار آئے آنحضرت صلی علیہ وسلم سجدہ میں تھے حضرت حسنؓ آپ کی  
ست مبارک پر بیٹھ گئے آنحضرت صلی علیہ وسلم نے سجدہ میں یہاں تک دیر کی کہ حضرت حسنؓ  
بیت مبارک سے اتر آئے جس وقت آپ نماز کے فارغ ہوئے بعض صحابہ نے عرض کیا



یا رسول اللہ اپنے اس نئے سجدہ کو بیت دار کیا آپ نے فرمایا میرے بیٹے نے محمد کو سوار  
سایا تھا اور میری بیٹی پر وار تھا اس لئے میں نے جلدی سے اوٹھے کو مگر وہ جانا ۔

ابن مسعود رحمہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار طہتے ہوئے تھے اور حضرت حسن اور  
حضرت حسین رضی اللہ عنہما کیلئے اور ان کی ہیت مبارک پر بیٹھتے تھے ابوہریرہ رحمہ کہتے تھے

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما  
ہاتھ پکڑا اور اوسکے دونوں پاؤں گنتوں پر رکھے اور یہ الفاظ فرماتے تھے تَرَقُّی تَرَقُّی

عَنِ نَقَّةٍ حُرْقَةٍ حُرْقَةٍ لِّسَانِ الْعَرَبِ میں کہا ہے کہ حدیث میں ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن یا حضرت حسین رحمہ کو رقص کرتے تھے اور حرق حرق ترق

عین نقہ فرماتے تھے حرق وہ شخص ہے کہ ضعف کے باعث اپنے پاؤں پر  
رکے حضرت حسن یا حضرت حسین رحمہ اپنے قدم آپ کے سیدہ مبارک پر رکھ دیتے تھے اس میں اشیر

نے کہا ہے کہ آپ نے ان الفاظ کو مراح اور صاحبزادے کے اُنس پکڑنے کے واسطے  
کہا ہے ترق کے معنی چڑھنا اور عین بقہ چھوٹی انگلی سے کیا ہے ۔

جو لوگ اہل فضل سے خلیق ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا اکرام کرتے تھے اور جو  
لوگ اہل مرتب سے ہوتے تو اویکی تالیف قلوب احسان سے فرماتے تھے اور نبی ذی رحم

اکرام کرتے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اس طور سے فرماتے کہ جو آدمی اوسے مرتبہ میں اہل ہوتا  
اوسکے اوپر اوکو برتری میں ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاشم کا اکرام کرتے تھے ۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم عباس رحمہ کے ساتھ ہر سبب درجہ لطف فرماتے تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
عباس کی بزرگی اس طور سے کرتے تھے جس طور سے بیاباب کا اجلال کرتا ہے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شخص کو دیکھتے یہی سلام علیک کرتے اور جب وقت کسی شخص سے



اب کا دست پارک پکڑ لیا آپ کو وہ وہاں تک لے گیا کہ درہی ایس ہوا آنحضرت صلعم  
 حسوۃ کسی آدمی کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑ لیتے اور اس کو بیچ چھوڑتے یہاں تک  
 کہ وہ آدمی خود ایک درہ پارک چھوڑتا اور وقت آپ فرماتے سے اسکو **وَدَعَ اللہُ نَبِیَّکَ**  
**وَأَمَّا نَتَّکَ وَحَوَانَتُکَ عَمَلِکَ** آنحضرت صلعم کے پاس اگر کوئی آدمی آکر بیٹھتا اور وقت  
 آپ کا ریڑھ پر ہوتے ہوئے تو ہمارے یہ حکم کر کے اس کے پاس نہ بیٹھتا اور دریافت فرماتے  
 کیا غم کو کوئی حاجت ہے جس وقت اس کی حاجت سے فارغ ہوتے پھر نماز کی طرف  
 متوجہ ہوتے تھے۔

آنحضرت صلعم جو شخص آپ کے پاس آتا اس کا اکرام کرتے یہاں تک کہ آپ نے  
 اس شخص کو واسطے کہ اس کے اور آپ کے درمیان قرابت اور دودھ کی شرکت تک نہ تھی اپنا  
 کپڑا اٹھیا کے اس کو بٹھلایا ہے آنحضرت صلعم کے پاس جو شخص آتا آپ اسے سادہ  
 کو جو آپ کے پیچے ہوتا اس کو دیدیتے تھے اگر اسے سادہ لیسے سے انکار کیا تو آپ اس کی  
 طرف سادہ دیے کے واسطے مہرم فرماتے یہاں تک کہ وہ شخص سادہ کو قبول کر لیتا  
 انس سے روایت کی ہے کہ میں نے دس سال تک رسول اللہ صلعم کی خدمت کی تھی  
 مجھ کو ہرگز آفت کا کلمہ میں نہ پایا اور جو کام میں لے گیا آپ نے اس کی سبب یہ کہ اس کا تو نے  
 یہ کام سوا سٹے کیا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لئے آپ نے ہرگز نہ فرمایا کہ تو  
 کیوں نہیں کیا اور یہی انس سے روایت کی ہے کہ جس وقت میں نے رسول اللہ صلعم کی  
 خدمت کی میری عمر آٹھ برس کی تھی میں نے دس سال تک آپ کی خدمت کی آپ نے کسی چیز پر مجھ کو  
 ہرگز ملامت نہیں کی اگر آپ کے اہل سے کسی نے مجھ کو برا کہا تو آپ نے فرمایا اس کو چھوڑو  
 اگر اس سے کسی چیز کو چھوڑ دیا اس کو ملامت نہ کرو مصابیح میں ہی انس سے روایت



کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلق کے حسن انسانیت کے ایک دن آپ سے مجھ کو ایک حاجت کیلئے بھیجا میں نے ظاہر میں کہا و اللہ میں نہ جاؤں گا اور میرے دل میں تھا کہ میں جاؤں گا اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا تھا میں ہر جگہ سے ماہر نکلا اور لوگوں کی طرف گذر وہ مارا میں کہل رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک آگے میری گردن پکڑ لی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ تبسم فرما رہے تھے یہاں تک کہ مجھ سے دریافت فرمایا اے امی تمہیں جہان تمکو حائیکے واسطے میں نے کہا تھا تم گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جاتا ہوں۔ اور یہی الشرف سے وایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا آپ ایک سحرانی چادر اوڑھے تھے جسکے پلو موٹے تھے آپ سے ایک اعرابی ملا اور اسے چادر کے ساتھ آپ کو اتارے روڑ سے کہیں چلا گیا آپ اس کے سینہ تک آگئے میں نے آپ کے کاندھے کو دیکھا کہ چادر روڑ سے کہیں چلے کے باعث آپ کے کاندھوں پر چادر کے پلوؤں کے نتاں پڑ گئے تھے کہیں چلنے کے بعد اوس اعرابی نے کہا اے محمد اللہ تعالیٰ کا حوالہ آپ کے پاس ہے اوس کے یہ کہ واسطے حکم کرو کہ مجھ کو دیا جائے آپ نے اعرابی کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا پھر آپ نے اوس کو مال دے دیا کہ واسطے حکم دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسانی کرے واسلے اور ہر مصلحت تھے اور ہر عادت واسلے اور سخت کہے واسلے نہ تھے حضرت عائشہ ام المومنین نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحش و شرف نہ تھے اور نہ مارا میں پکار کے باتیں کرتے تھے اور بڑائی کا بدلہ بڑائی سے نہیں کرتے تھے بلکہ عفو کرتے تھے اور بڑائی سے درگزر کرتے تھے۔

احیاء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمانے سے پہلے آپ کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرا مختار ہے اور ہر عادت والا اور سخت



کہے والا ہیں ہے اور ماروں میں لٹار کے بات کرے والا نہیں ہے اور بُرائی کا بدلہ  
 بُرائی سے ہیں دیگا عفو کرے گا اور بُرائی سے درگزر کرے گا اور اسکی یہ ایلیٹ کی جگہ مکہ اور ہجرت  
 کی حکم طابہ میں ہوگی اور اسکا ملک تمام میں ہوگا اور کمر پیمت مادیگا وہ اور اس کے  
 ساتھ جو شخص ہوگا قرآن شریف اور علم کی دعوت کرے گا اور وہی اسے ہاتھ پاؤں دے ہوگا  
 یعنی پاکیزہ رہے گا اور اسے طرح اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی تعریف بھیل میں ہی کی ہے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی شخص پر عفو نہیں کرتے اگرچہ اس شخص نے آٹا  
 ساتھ ایسا کام کیا ہو تا کہ حسیر خفا واجب ہو۔ آنحضرت صلعم سے جو شخص معذرت کرتا  
 آپ اسکی معذرت کو قبول کرتے تھے اگرچہ اسے کچھ ہی کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کو  
 جسوقت کوئی شخص ایدیتا تو اس سے آپ اعراض فرماتے اور کہتے کہ اللہ تعالیٰ ہوسے  
 علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ مجھ سے زیادہ ایدیتے گئے اور اوہوں نے صبر کیا۔  
 آنحضرت صلعم کماح کیل کو دیکھتے اور اس سے انکار میں کرتے اور تکلیف دیتے  
 والے کلام سے آپ کے اوپر آوار بلبہ کئے جاتے آپ تحمل فرماتے اور اسکا مواخذہ  
 نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم سے جب کسی شخص پر بددعا کر نیکی لئے کہا جاتا تو  
 آپ دعای بد سے اعراض کرتے اور اس کے لئے نیک دعا فرماتے تھے۔ اور آپ نے ایسے  
 دست مبارک سے کسی عورت اور کسی خادم کو ہرگز نہیں مارا اور نہ کسی اور کو مارا مگر جبکہ حماو  
 میں ہوتے تو کھار کے ساتھ رو و ضرب آپ سے صدور پاتا تھا الشرح نے روایت کی  
 ہے کہ جسوقت خادم آپ کو ختمنا کرتا تو اسطور سے فرماتے کہ اگر قیامت کے دن بدلہ  
 کا خوف نہ ہوتا تو میں اس مسوک سے تمکو تکلیف پہنچاتا اور جسوقت احد میں آپ کے سامنے  
 کے دست ٹوٹے اور انکا چہرہ مبارک حمی ہوا یہ امر اصحاب پر نہایت شاق گذرا اصحاب نے



آپ سے عرض کیا کاش آپ عدا پر بدعا کرتے تو بہتر ہوتا آپ سارے ادا و قرابا کی مین بد دعا کرنے کے لئے مبعوث ہیں ہوا لکھ میں حق کی طرف بلائے اور رمت کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں آپ سے ادا و رسد دعا کی اللھم اھد قوتی و اھم لا یعلمون اسی سے اللہ سرتی قوم کہ ہدایت کرو مجھ کو نہین بیچا نہی۔ حضرت عائشہ ام المومنین سے روایت کی ہے کہ بھنگ بن حنیروں کو اسد والی سے حرام کیا ہے اولکا بھنگ ہوا میں نے رسول کو کسی غلط سے متضرر نہیں دیکھا۔ آپ کہ محارم الہی کا کچھ بھی ہتک ہوتا اس بات میں آپ سے زیادہ عصداک ہوتے اور دوا میں ایکو اختیار نہیں دیا گیا اور بھنگ اوس میں کوئی گناہ ہوا تو آپ سے اس میں امر کو اختیار کر لیا اور اگر اوس میں کوئی گناہ ہوتا تو آپ اوس سے نہایت دور رہتے تھے۔ انحضرت صلعم اپنے نفس مبارک کے لئے عصب ہیں کرتے اور کسی سے اپنے نفس شریف کی واسطے انتقام نہیں لیتے تھے۔ موت حرمت الہی کا ہتک ہوتا تو آپ اطور سے عصداک ہوتے کہ آپ کے عصب کو کوئی حیرین روک سکتی تھی یہاں تک کہ آپ حق کی مائید و ماتے اور حسوت عصب کرتے تو اعراس فرماتے تھے اور رمنہ یہیر لیتے تھے اور امر حق میں آپ کے برویک قرابت دار اور بیگاہ اور نوی اور صعیف برابر رہتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ ایک مرد نے ایکے پاس آئے کے لئے اجارت چاہی میں اوس وقت آپ کے پاس تھی آپ سے فرمایا بلش اس العتایۃ یا فرمایا بلش اس العتایۃ پہر آپ نے اوس مرد کو آنیکے واسطے اجارت دی جس وقت آپ کے پاس وہ مرد آیا آپ نے اوس کے ساتھ برم باتن کہیں جب وہ مرد چلا گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جو کچھ کہا وہ کہا یہ آپ نے اوس کے ساتھ کلام میں برمی کی انحضرت



صلعمؐ نے فرمایا اسی حالت میں آؤ میوں کا وہ شخص ہے کہ آؤ میوں سے اس کے محنت سے  
 بچنے کے لئے اس کو ترک کر دیا ہو یا چھوڑ دیا ہو۔ **مواہب** میں کہا ہے یہ تو عیسیٰ  
 بن جصین الصاری تھا اس کو لوگ احمق مطاع کہتے تھے اس سے آنحضرتؐ صلعمؐ کی حیات  
 میں اور وفات کے بعد ایسے امور واقع ہوئے تھے کہ اس کے ضعف ایمان پر دلالت  
 کرتے ہیں آپؐ نے جس بات کے ساتھ اس کا وصف کیا ہے اسی کی ہوت کی علامات سے  
 ہے لیکن اس کے آنے کے بعد آئیے بات میں جو رومی کی یہ امر سیدنا مالکؒ قلوب اور مذاہن  
 تھا اور ایسے موقع پر ایسا اور مدارات مباح ہے بخلاف مذہب کے اکثر مستحسن سمجھا گیا ہے  
 مدارات اور مذہب میں یہ فرق ہے کہ مدارات میں بدل دیا کا دیا کی صلاح ماہ کی صلاح  
 کیواسطے یا دنیا اور دین دونوں کی صلاح کیواسطے ہے اور مذہب میں کاتیک دیا کی صلاح  
 کیواسطے ہے نہ صلعمؐ نے اس کو کیواسطے یہ حسن عشرت کو اس کی دیا کے لئے بدل  
 کیا اور کلام کرے میں رومی اختیار کی باوجود اس کے آپؐ اس کی مدح قول میں ہیں کی میں آپؐ کا  
 قول اس کی شان میں آپؐ کے فعل کے متناقض ہیں ہوا اس لئے کہ آپؐ کا قول اس کی شان میں  
 قول حق تھا اور آپؐ کا فعل اس کے ساتھ حسن عشرت تھا اور عیسیٰ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کے عہد خلافت میں مرتد ہو گیا تھا اور اسے لڑائی کی تھی یہ اس نے ارتداد سے جو جمع کیا اور  
 اسلام لایا اور حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں بعض فتوحات میں حاضر  
 ہوا ابن اشیرؒ نے سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہ بن نوفلؓ میں کہا ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت  
 کی ہے کہ ہم سے انعام حرارے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے اور وہوں سے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت  
 کی ہے کہ ہم سے انعام حرارے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے اور وہوں سے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت  
 کی ہے کہ ہم سے انعام حرارے ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے اور وہوں سے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت کی ہے کہ حضرت بنی شہیلؓ نے فوت



نزدیک بٹھلایا حضرت ام المومنین سے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے جو کچھ دیا یا وہ  
 دیا یا میرا یہ ہے مجھ سے کہ ساتھ کلام میں نہی کی آئے دیا یا ہی عادتہ ملاؤ میوں سے وہ جس  
 ہے کہ اس کے محنت سے بھیجے کے لئے آدمیوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو اس میں اثر نے کہا ہے  
 کہ یہ مخمرہ اون لوگوں سے ہے جن کی تالیف قلوب کی گئی تھی اور اس کی بان میں بری باتیں  
 تھیں اور بد خوشتا اور نبی صلعم اس کی بان کو برا کہے سے روکتے تھے ظاہر اس واقعہ کا یہ معلوم  
 ہوتا ہے کہ ابن اثیر نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاحب اس قصہ کا  
 مخمرہ ابن نوفل ہے اور وہی قول صحیح ہے با واقعہ مکرر بیان کیا گیا ہے حضرت حسن بن علی  
 علیہ السلام نے حضرت حسین سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ  
 نبی صلعم کی سیرت اسے علیوں کے ساتھ کیسی تھی میرے باپ نے کہا کہ آنحضرت صلعم ہمیشہ  
 کشادہ دیتی تھی اور نرم اخلاق تھے اور بد کو سخت گو نہیں تھے اور بازاروں میں بیکار کے  
 بات ہمیں کرتے تھے اور محنت نہیں کرتے اور کسی کا عیب نہیں کرتے اور محل اور خصوصیت میں  
 کرتے تھے اور جس بات میں آپ کی خواہش نہیں ہوتی اس سے تعافل فرماتے تھے اور آپ  
 سے امید رکھنے والے شخص مایوس نہیں ہوتا تھا اور آپ اس کو مایوسی کے ساتھ جواب نہیں دیتے  
 تھے ریا اور ریا دہ باتیں کرنا اور بیکار گھنگواں تین باتوں کو آپ کے نفس سے ترک کر دیتا تھا  
 اور آدمیوں کو تین باتوں سے ہیرو دیتا تھا کسی کی مدد ہمیں کرتے اور کسی کا عیب ہمیں کرتے  
 اور کسی کی ننگ عار کی بات کو نہیں ڈھونڈتے تھے جس بات میں تو اب کی امید ہوتی تو کلام  
 کرتے تھے اور حسوت آپ کلام کرتے تو آپ کے یاس کے ٹپے والے اس طور سے  
 سر کو جھکا کے ٹپتے تھے گویا اس کے سر میں پٹا بٹھٹھے ہیں اور جب آپ کلام سے سکوت  
 فرماتے تو حسوت لہگ کلام کرتے اور لوگ آپ کے حضور میں باتوں میں مسامتہ ہیں کرتے



تھے اور جو شخص آپ سے کلام کرتا اوسکی باتوں کی واسطے دوسرے لوگ چپ ہو جاتے یہاں تک کہ وہ شخص اپنی باتوں سے فارغ ہو جاتا آپ کے حضور میں اول بات کر نیوالا اول بات کرتا جس بات سے اصحاب تبسم کرتے آپ بھی تبسم فرماتے اور جس چیز سے اصحاب تعجب کرتے آپ بھی تعجب کرتے تھے اور کسی غریب پر اگر ظلم ہوتا اور وہ آپ کے پاس آتا تو آپ اوسکی باتوں اور خواہش کے سننے کی واسطے اپنے گوش مبارک کو اوسکی طرف جھکا دیتے اگر اوسوقت اصحاب آپ کے قریب ہوتے تو دور ہٹ جاتے تھے اور آپ اصحاب سے فرماتے تھے کہ جسوقت تم لوگ طالب حاجت کو دیکھو کہ وہ اپنی حاجت چاہ رہا ہے تو اوسکی مدد کرو اور جو کوئی شخص آپ کی تعریف کرتا آپ اوسکو قبول نہیں کرتے مگر بلا کر نیوالے شخص سے تعریف کو قبول کرتے تھے آپ کسی کی بات کو قطع نہیں کرتے اگر بات کر نیوالا اجازت دیدیتا تو اوسکی بات کو قطع کر دیتے یا کھڑے ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلعم کے علم کی یہ شان تھی کہ آپ اعلم الناس تھے اور باوجود قدرت کے تمام مخلوق سے عفو میں زیادہ رغبت رکھتے تھے ایک بار سونے اور چاندی کا ہارا گیا آنحضرت صلعم نے اوسکو تقسیم فرما دیا ایک اعرابی نے کہا میں آپکو عدل کرتے ہوئے نہیں دیکھتا یعنی آپ نے برابر تقسیم نہیں کی آپ نے اعرابی سے فرمایا تیرا بہلا ہو میرے بعد تیرے ساتھ کون عدل کرے گا جسوقت وہ اعرابی پٹھہ پہر کے چلا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اوسکو آسانی سے میرے پاس لوٹا کے لئے آؤ خیر کے دن آنحضرت صلعم نے آدمیوں کے تقسیم کرنے کے لئے بلال کے کپڑے میں چاندی دی تھی ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ برابر تقسیم کر دیجئے اوس شخص سے فرمایا تیرا بہلا ہو جسوقت تقسیم میں میں عدل کرونگا تو کون شخص عدل کرے گا تحقیق تو بڑے اور نقصان میں بیگناہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو سنکے کھڑے ہو گئے اور آپ سے



عرض کیا کیا اس مرد کی گردن نہیں ماروں یہ یہ سافق ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا معاذا صد یہ بات نچا ہیئے اسلئے کہ لوگ اس بات کا تذکرہ کریں گے کہ میں آپ سے اصحاب کو قتل کیا کرتا ہوں ایک مار آتے کوئی ستہ تقسیم فرمائی اتنا سے ایک مرد نے کہا کہ یہ تقسیم اسد تقاسم کے واسطے نہیں ہوئی انصاری کی یہ بات آنحضرت صلعم کے سر رک کر کی گئی اسکے سننے سے آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا اسد تعالیٰ میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے کہ وہ اس سے زیادہ ایذا دے گئے اور انہوں نے صبر کیا۔

ایک بار ایک اعرابی نے مسجد میں بیٹیاب کر دیا آپ اس وقت تشریف رکھتے تھے اصحاب نے آواز دیا کہ اس کو بیٹیاب کرنے سے روکن آپ اصحاب سے فرمایا اس کو بیٹیاب نہ کر اور پھر آپ نے اعرابی سے فرمایا کہ یہ ساجد بیٹیاب اور پاخانہ اور پلیدی کی صلاحیت ہیں کتنی ہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا اس اعرابی کو میرے نزدیک لاؤ نفرت نہ دلاؤ ایک اعرابی آپ سے کوئی شے مانگنے کے لئے آیا آپ سے وہ شے اس کو دیدی اور فرمایا کہ میں نے تیرے ساتھ نیکی کی اعرابی نے کہا میں آپ سے اچھا معاملہ نہیں کیا راوی نے کہا کہ مسلمان اور غیر غضبناک ہو سکے اس کی طرف اسٹے آنحضرت صلعم نے اس کو اشارہ سے فرمایا ٹھہر جاو پھر آپ کھڑے ہوئے اور مکان میں تشریف لے گئے اور اعرابی کے پاس کھجور چھا اور جو دیا تھا اس کو سیر کچھ یادہ کیا یہ آپ سے اعرابی سے کہا میں نے تیرے ساتھ نیکی کی اعرابی نے کہا ہاں آپ نیکی کی اور کہہ اَللّٰهُمَّ اَهْلُ وَحْشَاتٍ قَحَارٍ آپ سے اعرابی سے کہا جو کچھ تو دے گا وہ کما تیری باتوں سے اصحاب کے دل میں خلش ہے اگر تو اس بات کو دوست کہتا ہو تو جو بات تو نے میرے لئے دے رکھی ہے اصحاب کے دوبرو ہی وہاں کہہ دے یہی حَرَاكُ اللّٰهِ اَهْلُ وَحْشَاتٍ اصحاب کے سامنے کہہ دے تاکہ ان کے سینوں میں تیری حانت سے

یہ روایت صحیح ہے



جو بات ہے وہ حاتی رہے اعرابی نے کہا بہت اہم حکم دوسروں کو ہوا یا عتسا کا وقت آیا  
 تو وہ اعرابی آیا نہی صلعم نے فرمایا کہ اس اعرابی نے جو کچھ کہا وہ کہا ہے اسکو اور زیادہ دیا  
 یہ کچھ ہے کہ اعرابی رصاصہ ہو گیا اسی اعرابی یہ بات ایسی ہی ہے جیسے ہم کہتے ہیں یعنی تو چٹا  
 ہو گیا اعرابی نے کہا نعم فَمَا أَكَلْتَ اللَّهُ مِنْ أَهْلِ وَعَشِيرَةٍ حَيْرًا اس کے بعد آنحضرت صلعم  
 نے فرمایا کہ میری اور اس اعرابی کی مثل اس آدمی کی مثل ہے کہ اسکو باپن لیکھا وٹھی تھی اس نے  
 سرکشی کی اور سہاگی اس کے پیچھے آدمی گئے آدمیوں نے اس کے پیچھے چلے اس کے  
 سہاگے کو او یہ کیا مائدہ کے مالک نے آدمیوں کو آوار دی کہ میرا اور میرے غلام کا دریا  
 تم لوگ چھوڑ دو اسکو کہ دست تمہارے اسے مائدہ کے واسطے میں یہ ترمی اختیار کرنیوالا ہوں  
 اور اسکی طبیعت کو زیادہ ترجیسا ہوں پس اس نے زمین پر جو کچھ پھرا کھڑا تھا مائدہ کیواسطے اٹھٹا  
 اور اسکو اپنے طرف متوجہ کرایا اور اسکو آہستہ آہستہ ایسی طرف لوٹایا یہاں تک کہ وہ اٹھٹا  
 اگلی اور اسکو اس کے مالک نے بٹھلایا اور اس پر کچا و کھینچا اور سوار ہو کے بیٹھ گیا ایسی ہی اگر  
 میں تم لوگوں کو چھوڑ دیتا اور اعرابی نے مجھ کو جو کچھ کھاتا اس کے کسے کے بدلہ میں تم لوگ بیکر  
 مار ڈالتے تو وہ دونوں میں جاتا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے صلعم کے  
 ہمراہ تھا اور آپ کے جسم مبارک پر ایک ایسی چادر تھی جس کے حاشے موٹے تھے ایک اعرابی  
 نے آنحضرت صلعم کو چادر کے ساتھ نہایت دور سے کیسی چاہتا تھا کہ آپ کے دشمن مبارک  
 چادر کے حاشے سے نکلتاں پڑ گئے پھر اسے کہا اے محمد صلعم اللہ تعالیٰ کے مال سے جو مال  
 آپ کے پاس ہے میرے ان دونوں اونٹوں پر سیرے واسطے لا دو و تمہارا اور اپنے  
 باب کا مال نہیں دیتے ہو آنحضرت صلعم یہ بات سن کر جھپ ہو رہے اور پھر فرمایا کہ مال اللہ تعالیٰ  
 کا مال ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں پھر اپنے اس اعرابی سے کہا کہ تو میرے ساتھ



جو معاملہ کیا ہے اور کادلہ لیا جاوے گا اور ابی نے کہا بدلہ نہیں لیا جائیگا آپ نے اس سے  
پوچھا کہ سو اسطے بدلہ نہیں لیا جائیگا اور سنے کہا آپ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں کرتے ہیں  
آنحضرت صلی علیہ وسلم عرابی کی یہ بات سکرہ میں دیتے پہر حکم دیا کہ اس عرابی کے ایک اونٹ پر جو  
اور دوسرے اونٹ پر تم لادو رے جاویں۔

طبرانی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے رید بن سعد سے روایت کی ہے اور ریاضیہ کہ  
امام بووی نے کہا ہے اون اصل حیار یہود سے تھے جو اسلام لائے تھے رید نے کہا کہ نبوت  
کی علامات سے کوئی علامت باقی نہیں رہی تھی کہ میں نے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر  
طر کر کے اوسکو پہچا ہوتا مگر دو باتیں آپ کے چہرہ مبارک سے نہیں پاتا تھا ایک یہ کہ ایک  
حکم آپ کی جہل پر ہیبت لیا جائیگا اور دوسرے یہ کہ دوسرے کی جہل کی شدت آپ کے علم  
کو زیادہ کر لگی میں آپ کے ساتھ محالطت کر نیکی لئے تطف کرتا تھا تاکہ آپ کے علم و جہل کو  
پہچانوں میں نے آپ سے ترمول لئے اور خرید کا ایک وقت ٹھہرایا اور قیمت انکو دے دی  
جبکہ دو دن یا تین دن مقررہ وقت کے گئے میں آپ کے پاس آیا اور آپ کی فیصلہ اور جُا  
کو چاروں طرف سے پکڑ لیا اور انکی طرف عصہ سے ٹہہ بیا کروں کیا پہرین نے کہا اسی محمد میرا  
حق تم کو یوں نہیں دیتے اسی ہی مطلب تم لوگ معاملہ میں پھیل کر نیوے لوگ ہو عمر مہ نے کہا اے  
اللہ تعالیٰ کے شمس تو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو ایسی بات کہتا ہے جسکو میں سُنتا ہوں قسم ہے اللہ جل شانہ  
کی مجھ کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے جو ڈر ہے اگر وہ ڈر نہوتا تو اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور رسول اللہ  
صلی علیہ وسلم حضرت عمرؓ کی طرف سکون اور نرمی اور تسیم کی حالت میں دیکھ رہے تھے پہر آپ نے فرمایا اے  
مُحَمَّدؐ میں اور وہ اس بات کے سوا تم سے حاجت مند تھے اگر تم مجھ سے کہتے ہو کہ اچھا حکم دوں اور اس  
سے کہتے ہو کہ جیسے طور سے تقاضا کرے تو تم اوس شخص کو لیجاؤ اور اوسکا حق دے دو اور تم سے



خود ایسا ہے اسکی عیوض میں جس صاع اور ریالہ دو جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا  
 حسرت عمری ویسا ہی کیا زید کی کہ میں نے حضرت عمرؓ کو کیا کہ میں نے جس وقت ایک چہرہ مبارک پر نظر کی  
 تو موت کی تمام علامتوں کو آپ کے چہرہ مبارک میں پہچان لیا تھا مگر وہ باتوں کو نہیں آتا یا  
 تھا ایک یہ کہ آپ کا علم آپ کی جبلت پر پختہ کر لیا دوسرے یہ کہ دوسرے کی جبلت کی یاد دہانی  
 آپ کے علم کو بڑھا دینی میں نے ان دونوں باتوں کو تحقیق آزمایا یہ کہ زیدؓ کا  
 اَشْهَدُكَ اَللّٰہِیَّ قَدْ رَحِمْتَ رَبَّا وَابَا الْاِسْلَامِ دِیَا وَنَحْمَدُکَ اَللّٰہُ عَلَیْکَ  
 وَسَلَامٌ نَبِیًّا قاضی عیاض نے تعابین کہا ہے کہ مصغات ثابتہ اور صحیحین  
 جو متواتر کے طور پر یقین کی حد کو پہنچا ہے اور پہنچنے اور سکون کر گیا ہے اسی مخاطب تیرے  
 واسطے کفایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی سختیوں اور ایام جاہلیت کی انہوں  
 اور نہایت شدائد میں صبر اختیار کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اوکو اور پھر فردی بھی مکہ  
 معطر نہ فتح ہوا اور آپ کو اہل مکہ پر چاکم کیا اور انکی جماعتوں کا جو ہستیصال ہوا اور ونکے  
 سرسبز مقامات تباہ اور ویران ہوئے ایسی حالت میں ہی ان لوگوں نے آپکی شکایت نہیں  
 کی آپ نے اون پر اور کچھ زیادتی نہیں کی لو کے قصوون کو معاف کیا اور ان سے درگزر سے  
 ایسے برتاؤ کے بعد آپ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ میں تمہارے ساتھ جو معاملہ کرنا چاہتا ہوں  
 تم لوگ کیا کہتے ہو اور ہوں نے کہا خیر آج کریم وائس آج کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ان لوگوں سے ایسا قول سننے کے بعد فرمایا اِدْهَبُوا فَاَنْتُمْ اَلطَّلَاقُ تم جان جاؤ  
 چلے جاؤ تم آراؤ ہو انس نے کہا کہ تنعیم کے اشی آدمی صبح کی نماز کے وقت اس راہ سے  
 اترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کریں وہ لوگ گرفتار کر لئے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو آزاد  
 کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس وقت یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیْہِمْ عَنْکُمْ



آخر آیت تک۔ اور آنحضرت صلعم نے اوصعیاں سے اسکے بعد کہ آپ برفوج کشتی کی تھی اور آپ کے چچا اور اصحاب شہید ہوئے تھے اور ابو سعیاں سب لوگوں کے ساتھ آپ کے سامنے کھڑے تھے انکے قصور کو معاف کیا اور باتوں میں انکے ساتھ برمی کی اور فرمایا کہ اے ابو سعیاں تیرا بہلا ہوا یادہ وقت قریب نہیں آیا کہ تو کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ سکے ابو سعیاں نے کہا میرے مان باب آپ پر خدا ہوں کس حیرے آگے ایسا حیلہ بنایا اور ایسے مرتبہ پر پہنچایا اور آپ کو ایسی ننگی دی ہے امام لغوی نے تہذیب میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک میں کمالِ خلاق اور محاسنِ عبادات جمع کئے تھے اور آپ کو اولیں اور آخرین کا علم دیا تھا اور وہ چیز دی تھی کہ جسمیں نجات اور مقصود میری پہنچا تھا اور آپ اُمی تھے نہ پڑھتے تھے نہ لکھتے تھے اور آپ کا کوئی معلم سر سے نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ چیز دی تھی کہ مخلوق سے کسی کو وہ چیز نہیں دی تھی اور آپ کو اولیں اور آخرین پر گزیدہ کیا تھا اور میں کے تمام حرائوں کی کھنٹیں آپ کو دی تھیں آپ نے انکے لیے سے انکار فرمایا اور فرمایا یرحمہم اللہ کو اختیار کیا اور آپ کی مبارک ذات ایسی تھی جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزَاوَعَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ۔

## فصل دوسری

آنحضرت صلعم ازواجِ مطہرات کے ساتھ جو معاشرت رکھتے تھے وہی صفت میں آنحضرت صلعم جس وقت اپنی بی بیوں کے ساتھ تہائی کرتے تو انہیں اناس اور اکرم الناس ہوتے تھے اور بہت ہنستے اور نہایت تبسم فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بی بیوں کے ساتھ نہایت مزاح کرتے تھے امام مناوی نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم



حسوت اپنے اہل کے ساتھ رہائی کرتے تو ان کے ساتھ ہایت مزاج کرستے تھے حضرت عائشہ ام المومنین عیسیٰ مد تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ باتیں کیں آپ کی بی بیوں میں سے ایک بی بی نے کہا کہ یہ حدیث گویا حدیث خراہ ہے آپ نے فرمایا کیا تم جانتی ہو خراہ کیا شے ہے خراہ سی عدہ سے ایام حیات میں ایک مرد ہتھاحس نے اوسکو کپڑا لیا تھا خراہ جنات میں ایک مدت تک ٹھہرا ہوا ہر جنات نے خراہ کو تسالوں کی طرف لوٹا دیا خراہ نے جنات میں جو کچھ عجیب حیرین دیکھی تھیں آدمیوں سے بیان کیا کرتا تھا آدمیوں نے اوسکی باتیں سنا کر اودکو حدیث خراہ کہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ساتھ گریہ کر رہے تھے اور اکثر آپ کا طہرہ کے منہ کو دوسہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب اور ازواج کے ساتھ ایسے بے تکلف تھے گویا دونوں میں سے ایک آدمی معلوم ہوتے تھے اور ان کے ساتھ ایک معاشرت رکھتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تین دن کے حبس کے لیے گئے تھے میں جھکتی تو میرے ساتھ آپ اوس چیز کی طرف جھک جاتے تھے اور حبس کے میں کسی برتن سے پانی وغیرہ پیتی آپ اوس برتن کو لیکر جس جگہ پر کہ میں نے اپنا منہ رکھتا تھا ایسا وہیں مبارک کہہ کر بیٹھتے تھے۔ اور میرے کھانے کے بعد بڑی پر جو کچھ گوشت بچ جاتا آپ اسے دھوون سے اوسکو کاٹ کر کھاتے تھے۔ اور آپ میری غسل سے تکیہ لگا کر قرآن شریف پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے امیر کی باتوں سے بیان کیا امیر کا قصہ اسطور پر ہے کہ گیارہ عورتوں نے آپہیں اس کا عہد کیا کہ ایک دوسری سے ایسے اپنے شوہر کے حالات کو چھپا دے پس ہر ایک عورت نے ایسے اپنے شوہر کا وصف بیان کیا ان سب عورتوں میں اپنے شوہر کی



ابھی تعریف کر رہے والی اور شوہر نے جو نعمتیں اس کو دی تھیں ان کی زیادہ تعداد بیان کرنے والی  
 ابی زرع کی بی بی بنتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے  
 واسطے میں ایسا ہوں جیسا ابی زرع اور زرع کی واسطے تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی لڑائیوں  
 کی جماعت کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھینچ کر لے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ  
 کو حبشیوں کو دکھلاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیل تماشا کرتے ہوتے تھے اور حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے دوش مبارک پر بیٹھا لگائے ہوتی تھیں۔

اور روایت کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملکر دوڑے دوڑے  
 میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ سے آگے نکل گئیں آپ ان کے ساتھ دوڑے پر وہ آگے نکل  
 گئیں اسکے بعد آپ ان کے ساتھ دوڑے اور اون سے آگے نکل گئے اور وقت آپ نے  
 فرمایا یہ بتلک یعنی میرا آگے بڑھ جانا تمہارے آگے بڑھ جائے برابر ہو گیا۔ اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 کہنے لگی کہ کیا یہ رسول اللہ کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے ایک طبق  
 گوشت اور روٹی کا حضرت ام سلمہ کے مکان سے لایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے  
 رکھا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کھانا کھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم کے کھانے میں  
 ہاتھ ڈالے اور کھانا کھایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو کھانا پکا رہی تھیں اس کو جلدی سے پکایا  
 حضرت ام سلمہ کے پاس سے کھانے کا طبق جو لایا گیا تھا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا  
 تھا احباب اپنا کھانا لکھانے سے فارغ ہوئیں اور لیکر آئیں حضرت ام سلمہ کے طبق کو توڑ  
 ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بسم اللہ کھاؤ عارث انکم یعنی تمہاری ان عائشہ نے غیرت  
 کی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا طبق حضرت ام سلمہ کو دے دیا اور فرمایا کہ کھانے  
 کی جگہ کھانا اور برتن کی جگہ برتن اس حدیث کو طبرانی نے صویرین روایت کیا ہے اور



امام بخاری کے نزدیک یہ حدیث اس طور سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ارواح  
 مطہرات کو پاس تھے ائمہات مومنین سے ایک بی بی نے ایک طبق بھیجا اس میں کہنا تھا  
 جن بی بی کے مکان میں آپ تھے اور ہونے والے خادم کے ہاتھ میں مارا طبق اس کے ہاتھ  
 سے گر پڑا اور ٹکڑے ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طبق کے ٹکڑے جمع کئے پھر جو کہنا طبق میں تھا  
 آپ ان ٹکڑوں میں جمع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے غارت اٹکلم پھر آپ نے خادم کو  
 بٹھرایا اور جن بی بی کے مکان میں آپ تھے ان سے طبق منگوا جن بی بی کا طبق ٹوٹ  
 گیا تھا وہ طبق اس کے پاس بھیج دیا اور جن بی بی سے طبق توڑا تھا ٹوٹا ہوا طبق اس کے  
 مکان میں رہے دیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ہے کہ میں نے حیرہ لپکایا  
 تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیکر آئی اس وقت آپ میرے اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے  
 عنہا کے درمیان آتے میں نے حضرت سودہ سے کہا کہ حیرہ تم کھاؤ اور ہونے  
 کہانے سے انکار کیا میں نے ان سے کہا تم کو ضرور کھانا ہو گا ورنہ حیرہ سے تمہارے منہ کو تھپڑ  
 دوں گی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کیا میں نے ایسا ہاتھ حیرہ میں ڈالا اور اس سے حضرت  
 سودہ رضی اللہ عنہا کے حیرہ کو لٹھیر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لگے گوشت کے چوٹے چوٹے ٹکڑے  
 باکے اور سپر بہت سا پانی ڈالتے ہیں اس وقت وہ پاک جلتا ہے تو اسیر آٹا ڈالا جاتا ہے  
 اس کو حیرہ کہتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غصینا کہہ رہے تھے تو ان کی ناک پر لکھ  
 فرماتے اے عیسیٰ کہو اللہم رب محمد اعصر لی دینی وادہب عیط قلبی و  
 اجرنی من مضلات الفتن۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ہدیہ لایا جاتا تو آپ فرماتے کہ اس ہدیہ کو قلاں لی بی کے



گھر بچاؤ اسلئے کہ وہ بی بی حضرت خدیجہ صبیحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھی اور حضرت خدیجہ  
 کو دوست کہتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ہے کہ میں نے کسی عورت پر ایسی  
 غیرت نہیں کی جیسی غیرت حضرت خدیجہ صبیحہ رضی اللہ عنہا کی اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو احوال و لحاظ ذکر کیا کرتے  
 تھے میں سنا کرتی تھی اگر آپ بکری ہی کھ کھرتے اور جو بی بیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دست  
 تھیں ان کے پاس وہ بھی ہر پہنچا کرتے تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ہمیشہ سے آپ کے پاس  
 آنے کے لئے اجازت چاہی آپ اوکلی طرف گئے اور آپ کے پاس ایک عورت آئی آپ  
 اوسکے واسطے خوش ہوئے اور اوس سے آپ نے اسی باتیں کہیں جو وقت و عورت آپ  
 کے پاس سے نکلی آپ نے فرمایا کہ یہ عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ماہ میں ہمارے پاس آ کر کرتی تھی  
 اور اسی طور سے ایمان لاتی ہے قسط لاتی ہے کہ اسے اسی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 والسلام کے حالات ازواج مطہرات کے ساتھ تھے اوسکے ساتھ کسی قسم کی سختی  
 نہیں کرتے تھے اور اوسے عذر دیا کرتے تھے اور اگر کسی مہین اوسکے ساتھ انصاف کرتے  
 موقع ہوتا تو آپ بلا قلع اور عرصہ کے انصاف فرماتے تھے حاصل کلام یہ ہے کہ جس  
 شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت جو ازواج مطہرات اور اصحاب اور دوسری لوگوں میں تھا اور انہیں  
 اور مفلس اور محتاج اور صمان اور مساکین کے ساتھ تھی وہ میں قائل کیا تو اس بات کو بجا لیا  
 کہ آپ رحم دلی اور لینت سے اوس تھی کہ وہ بچے تھے کہ وہ اوس کے مخلوق کو کوئی تھی  
 نہیں ہے اور آپ احکام اور حدود الہی اور حقوق خدا اور خدا کے دین میں نہایت سختی دہائی  
 تھے یہاں تک کہ چوری کرنے سے چور کے ہاتھ تک قطع کرانے اور اوسکے سوا جو شرعی وجوہ  
 تھے اوس میں آپ نے نہایت شدت کی۔



## فصل تیسری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت اور صدق کی صفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسنو دمایا یا بتا تب ہی سے نہایت مارت دارا اور بادہ صادق القول کہتے اور تعالیٰ نے آپ کی نسبت فرمایا ہے صَٰلِحٌ اٰمِنٌ اٰمِنٌ اکثر مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بت کے قبل میں لاتے تھے جبکہ کعبہ کی بنائے وقت لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا کہ حجر الاسود کون شخص اسے ہاتھ سے رکھے آخر یا ہم یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص اول آوے وہ حجر الاسود کو رکھے ناگاہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے آپ کو دیکھ کر کہا ہذا محمد بن امین ہم انکے ہاتھ سے رکھتے پڑا صی ہیں یہ واقعہ نبوت سے پہلے واقع ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے خدا کی قسم میں آسمانوں میں امیر ہوں اور میں زمینوں میں امین ہوں۔

حدیث "ن" وارد ہے کہ ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو جو ٹامنین جانتے اور آپ ہمارے بیچ میں چوڑے ہیں مگر جو چیز آپ لائی ہیں ہم اسکی تکذیب کرتے ہیں کہا گیا ہے کہ احنس بن بشر بنی بکر نے دل ابوہریرہ سے ملا اور ابوہریرہ سے کہا اسی ابوہریرہ یہاں پر میرے اور تیرے سوا کہ فی عیر آدمی نہیں ہے جو میری اور تیری باتیں سننے مجھ کو اس بات کی خبر دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یا کادب ابوہریرہ نے احنس سے کہا واعدال محمد الصادق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز جو نہ ٹامنین بولا ہر قل نے ابوسفیان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے اور کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس کے وہ نبوت کا دعویٰ کریں کذب کے ساتھ متہم کرتے تھے ابوسفیان نے کہا نہیں۔

نصر بن حارث نے قریش سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں چوڑے ٹامرتے



اور بسے یادہ رضا سدا اور باتوں میں صادق تر اور راست میں عظیم شے یا تک کہ تمنے  
 آنحضرت کی کس ٹہنیوں میں بنفید بال بھی دیکھیے اور بتاری بایں جو حیر کہ لائے وہ لائے تم سے  
 آنحضرت صلعم کہ جاوگر کہا خدا کی قسم آپ ہا حرمین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث  
 میں آپ کے وصف میں ہے اَصْدَقُ النَّاسِ نَهْجَةً یعنی گفتگو میں آپ مخلوق سے صادق ہے

### فصل پچہتی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا اور مزاج کی صفت میں  
 ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم حیا میں اس کا کردہ عورت سے  
 حوا سے پردہ میں رہتی ہے شدت سے جب بھی آپ کسی شے کو مکروہ سمجھتے تو آپ کے چہرہ  
 مبارک سے اس سے کی کرہت پہچانی جاتی تھی۔ آنحضرت صلعم حیا میں آپ یوں ہیں  
 شدت سے انکی نگاہ مبارک کسی آدمی کے منہ پر نہیں پڑھتی تھی آنحضرت صلعم کو جس مکروہ چیز کی  
 گفتگو مصطر کرتی تو آپ کسایہ کے طور پر اوسکا دگر کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت حاجت  
 بستی کے لئے ارادہ کرتے تو بہت دور چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب کو وقت حاجت  
 بشری کی واسطے ارادہ کرتے تو اپنے اطراف سے کپڑے کو استقدر لٹکا دیتے تھے کہ زمین کے  
 روزیک ہو جاتا تھا۔ آنحضرت صلعم جس وقت حمام وغیرہ میں داخل ہوتے تو جو تئیں ہلتے اور سر کو  
 چسپا لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم کی شرمگاہ  
 ہرگز نہیں دیکھی۔

آنحضرت صلعم کا مزاج ایسا تھا کہ آپ بی بیوں اور بچوں وغیرہ سے مزاج کرتے تھے مگر مزاج  
 میں ہی سوا حق کے نہیں فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم بچوں کے ساتھ یادہ خوش طبعی  
 فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم مزاج کی وقت دگاہ کو بجا لیتے تھے۔ آنحضرت صلعم کی ذات



میں خوش طبعی قلیل تھی انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو والدین  
 کا یہی دو کاتوں واسے فرمایا اور یہی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے  
 ساتھ محالطت کرتے تھے اور میرے ہمائی سے فرماتے تھے یا اکابر اعمیاد ما فعل  
 اللعایواہی ابوعمیرہ فرمایا ہوی ترمذی نے اس حدیث کو توفیق دیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 مزاج کے باب میں کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کو کنیت کے ساتھ کہتی کر کے ابوعمیرہ  
 کہا کچھ بدستہ ہیں ہے کہ یہ بدعا نور کے کو کہیلے کے لئے دیا ہوا ہے کہ اس کے ساتھ کہیلے  
 اور اس کے کہیلنے میں عذاب ہیں ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے وک کر کہے کو حرام  
 فرمایا ہے اور اس کے عذاب دینے سے ہی کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کے ساتھ یا اکابر  
 عیاد ما فعل اللعایواہی فرمایا کہ اس کے پاس ایک بعیر تھی وہ اس کے ساتھ کہیلے کرتا تھا وہ بھی  
 اس کے مرنے سے پہلے میں ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سے مزاج کے طور پر یا اکابر عیاد ما  
 فعل اللعایواہی فرمایا بعیر ایک طائر بیٹھیا کی مانند ہے اور اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے ابوعمیرہ  
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ مزاج کرتے ہیں  
 آپ نے فرمایا ہاں مزاج کرتا ہوں مگر مزاج میں ہوا ہی حق کے اور کوئی بات نہیں کرتا ہوں  
 انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سرسوار سی طلب کی آپ سے  
 اوس سے فرمایا اربی حاملک علی ولد ماقہ یعنی اچھا لوٹھی کے بچہ پر سوار کرونگا وہ  
 مردے کہا یا رسول اللہ میں اوٹھی کے بچہ کو کیا کرونگا آپ سے اوس سے فرمایا وہل تلد  
 الابل الا اللوق اوسٹ کو ہیں جنتیں مگر اوٹھیں جنتی ہیں اور یہی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ ایک مرد اہل بادیا سے تھا جس کا نام نہیر تھا وہ مرد آگے پاس بادیا سے ہیں  
 بھیجا کرتا تھا اس وقت یہ شہر سے نکلے کے واسطے راوہ کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے سامان



تیا کرانت تے آنحضرت صلعم نے فرمایا اِنَّ رَهِيْرًا مَّا دِيْتَنَا وَحَسْبُ حَاصِرُنَّ اِسْ رَتَاد  
 مین یہ کیا ہے کہ رہیر بادبہ کار ہے والا تھا اور بادی عائب شخص کو کہتے ہیں آنحضرت صلعم کا  
 آپ کو حاضر اور رہیر کو بادی فرمایا ایک نوع لطف کلام ہے آنحضرت صلعم نے رہیر کو دوست کہتے  
 تھے اور رہیر بد صورت آدمی تھا ایک دن آپ اس کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنا سامان  
 فروخت کر رہا تھا آپ نے اس کو بھیجے سے اپنی بیل میں لے لیا اس سے آپ کو نہیں دیکھا تھا  
 رہیر نے کہا کون شخص ہے مجھ کو چوڑے پہر اس سے بٹ کے دیکھا تو یہی صلعم کو بھیجا جس قدر  
 حصہ اس کی تیب کا ہی صلعم کے سینہ سے لگا تھا اس نے اپنی پشت کے اوپر حصہ کو اپنے سینہ  
 مبارک سے ملے مین کہی مین کی آنحضرت صلعم نے اس وقت : انا کہ اس عبد کو کون بول لیتا ہے  
 اس سے کہا یا رسول اللہ تم بخدا آپ مجھ کو کھوٹا پاؤں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے روکے  
 تو کھوٹا مین ہے اور فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے مردیک ہایت قیمی ہے۔

زید بن اسلم رضی عنہ روایت کی ہے کہ ایک مرد گئی اور شہد کا کا آنحضرت صلعم کے پاس  
 ہدیہ بھیجا کہتا تھا سوقت گئی اور شہد کا مالک آکر اس سے تقاضا کر لیا وہ ہر دو اسکے مالک کو  
 آنحضرت صلعم کے پاس لے آتا اور یہ کہتا کہ اسکے مال کا حق و بدت ہے آنحضرت صلعم اس وقت اس  
 دیتے اور مال کی قیمت دیے کے واسطے حکم کرتے پس مال کی قیمت دے دیجانی۔ اور ایک  
 روایت مین یوں آیا ہے کہ وہ مرد یہ سورہ مین کسی طرف کو نہیں آتا کہ کوئی سے نہیں خرید لیا  
 اور یہی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر یوں کہتا کہ یہ ہے آپ کے واسطے ہدیہ ہے پس سوقت شہد کا  
 مالک اس کے قیمت طلب کرتا تو اس کو رسول اللہ صلعم کے پاس لے آتا اور کہتا کہ قیمت و بدت ہے  
 رسول اللہ صلعم اس سے فرماتے کیا تو نے وہ سے مجھ کو ہدیہ کے طور پر مین بھیجی تھی جواب  
 دیتا کہ میرے پاس کہاں تھی آپ میں دلی بات اسکے ہستے اور تے کے مالک کو اس کی قیمت







ہو۔ تنہا خدمت صلعم لوڈی اور مسکین کی بات قبول کر دے سے مکہ میں کرتے تھے۔  
 انھیں صلعم کو کئی کثرت کرتے تھے اور یہاں بات کم کہتے تھے اور مار بیک پر پڑتے تھے  
 اور خطبہ مختصر پڑھتے تھے اور محتاج اور مسکین اور غلام کی حاجت کو حد تک پورا نہیں کرتے تو  
 ان کے ہمراہ رہتے تھے اور ان کی ہمراہی سے عاری نہیں فرماتے تھے اور ان کے ساتھ تکبر  
 نہیں کرتے تھے۔

انس رہے روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کی لوڈیوں سے ایک لوڈی تھی کہ  
 وہ رسول اللہ صلعم کا دست مبارک پکڑ لیتی اور حمان جاہتی آپ کو لیجاتی۔ اور وہی انس  
 سے روایت ہے کہ ایک عورت ہی صلعم کے پاس آئی اور آپ سے کہا تم کو کوئی حاجت  
 ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ مدینہ کے حسن امتین تو چاہے بیٹھ جائیں ہی تیرے  
 ساتھ بیٹھا ہوں۔ آنحضرت صلعم جب وقت صبح کی نماز آدمیوں کے ساتھ پڑھتے وہی ہی  
 ان کی طرف متوجہ ہو جاتے اور دریافت فرماتے کیا تم لوگوں میں کوئی بیمار ہے میں ان کی  
 عیادت کروں اگر لوگوں نے کہا کوئی بیمار نہیں ہے تو آپ نے یونہی کہہ دیا کہ میں کسی کا  
 جوارہ ہے تاکہ اس کے ساتھ چلوں اگر ان لوگوں نے کہا کوئی جوارہ نہیں ہے تو آپ فرماتے  
 کہ تم لوگوں سے جس شخص نے خواب لیا ہو وہ ہمارے سامنے بیاں کرے۔

آنحضرت صلعم میں بیٹھتے تھے اور میں یہ کہاں کہاں تھے اور بکری کو جو دبا دھتے  
 تھے اگر غلام جو کی روٹی کی واسطے دعوت کرتا تو آپ اس کو قبول فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم  
 ان بیمار مسکین کی عیادت فرماتے جن کی کوئی پروا نہیں کرتا تھا اور اپنی ذات سے ان کی  
 خدمت کرتے تھے آنحضرت صلعم کو جو شخص عی یا فقیر یا تریف بلاتا آپ اس کی دعوت کو قبول  
 فرماتے اور کسی کو حقیر نہیں سمجھتے تھے۔ آنحضرت صلعم طعام لمیمہ کی دعوت کو قبول فرماتے



اور جباروں پر تشریف لیجاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ضعیفین کے پاس تشریف فرما ہوتے اور انکی یارت کرتے تھے اور انکی بیماریوں کی عیادت کرتے اور انکی بیماروں پر موجود ہوتے تھے۔

انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماریوں کی عیادت کرتے اور جبارین پر تشریف لے جاتے اور گدھے پر سواری کرتے اور عیال کے معیت قبول کرتے تھے یوم شقی <sup>لیظہ</sup> میں انکی سواری میں ایک گدھا تھا اور انکی لگام کھجور کے پوست کی سی کی تھی اور انکی این ہی کھجور کے پوست کی تھی۔ یہی انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر جوئی دئی اور مدد و سالن کی دعوت دیجائی تو آپ اسکو قبول فرمالیتے تھے۔ اور انکی ایک رہ ایک دیو کے پاس ہیں تھی آپ نے وفات پائی مگر جوہ ہوسے رر کے اور سکا فک رہن نہیں کر سکے۔ اور یہی انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر میرے پاس ایک کراٹھ ہدیہ کیا جائے تو لبنتہ میں اسکو قبول کروں اور اگر اسکو لئے مجھ کو دعوت دیجائے تو میں بدیرا کروں۔ اور یہی انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوہ پر حج کیا اور آپ ایک جادو اور ہے ہوئے تھے کہ جسکی قیمت چار درم ہی ہوگی آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اسی میرے اللہ تو اس حج کو حج مقبول کر اس حج میں آیا اور شہرت ہو یہ حالت آپ کی اسوقت میں تھی کہ آپ کیواسطے ملک فتح ہوئے تھے اور آپ اس حج میں سواوٹ قربانی کے واسطے بھیجے تھے۔ اور اسوقت مکہ معظمہ فتح ہوا اور آپ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے آپ نے اپنے سر مبارک کو اللہ تعالیٰ کی تو اسح کیواسطے کجاوہ سٹو سے جھکا دیا قریب تھا کہ کجاوہ کے سامنے کا حصہ آپ کے سر مبارک پر لگ جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سواری ممکن ہوتی اور سیر سوار ہوتے کسی گھوڑے پر کسی اور کبھی کسی گدھے پر



پر سواری کرتے تھے اور کبھی پیادہ پر چل پالیا پاؤں اور ٹہنے کے بیابان کی عبادت کیواسطے  
 انتہی مدینہ کی طرف جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے کی تنگی پہرہ پر سواری کرتے تھے اور سپر  
 کوئی شے نہیں ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بن کے پیچھے ہوئے گاؤں پر سواری ہوتے اور  
 کبھی بلال بن کے اور بعض وقت گھوڑا دوڑاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی طرف پیادہ  
 پاؤں تشریف لیجاتے اور پیادہ واپس آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چلتے تھے چار پرست  
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تھے پھر سواری تھے اور نہ بڑوں پر  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے اپنے غلام یا دوسرے آدمی کو سوار کرتے تھے اور کبھی ایک شخص کو  
 اپنے پیچھے اور ایک کو اپنے سامنے بٹلاتے اور آپادین و نون کے درمیان رہتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ معظمہ میں تشریف لائے اور سوقت بنی عبدالمطلب کے لشکر نے  
 آپ کا استقبال کیا آپ نے ایک لڑکے کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کیا  
 قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ملاقات کی  
 جس وقت آپ نے لوٹے کیواسطے ارادہ کیا تو آپ کے سوار ہونے کے واسطے گدھا لائے  
 اور اوپر ایک پرانی چادر ڈالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے سعد بن قیس سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے جاؤ قیس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے سوار ہونے کے واسطے فرمایا میں نے انکار کیا اپنی  
 یا تو سوار ہو لو یا واپس چلے جاؤ قیس نے کہا کہ میں لوٹ آیا۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے سامنے بیٹھ جاؤ اسلئے کہ چار پیادہ کا مالک اس کے  
 سامنے بیٹھنے کے واسطے اولیٰ ہے مواہب میں مجب طبری سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے پر سواری کی اور سپر کچھو کچھ وغیرہ نہ تھا اور قبا کو تشریف لے گئے اور ابوہریرہ  
 رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم سوار کروں ابوہریرہ نے کہا

صحیح  
 صحیح  
 صحیح



یا رسول اللہ صلی آپ کی مرضی آئیے فرمایا سوار ہو جاؤ ابو ہریرہؓ لے سوار ہوئے کے لئے  
جست کی مگر سوار نہ ہو سکے اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کو پکڑ لیا ابو ہریرہؓ اور آنحضرت صلی علیہ وسلم دونوں  
گریختے پہر آنحضرت صلی علیہ وسلم گدھے پر بیٹھ گئے اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم ابو ہریرہؓ سے دریا  
فرمایا کیا تم کو سوار کروں ابو ہریرہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی آپ کی مرضی ہو آپ نے  
فرمایا سوار ہو جاؤ ابو ہریرہؓ نے سوار ہوئے یہ قدرت مبین بانی اور آنحضرت صلی علیہ وسلم کو پکڑ لیا  
یہ آنحضرت صلی علیہ وسلم اور ابو ہریرہؓ ساتھ گریختے پہر آپ ابو ہریرہؓ سے فرمایا کیا تم کو سوار  
کروں ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا قسم بخدا کہ اسے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے  
اگر میں سوار ہو تو آپ کو تیسری بار ہی گرا دوں گا طبری نے اور بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ  
صلی علیہ وسلم سحر میں تھے اور آپ اصحاب کو بکری بیچ کر لے کر آئے ان کے سامنے ان کے واسطے ارشاد  
فرمایا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا دس کا دس کر یا میرے ذمہ ہے دوسرے مرد نے  
کہا کہ اس کا صاف کر یا میرے ذمہ ہے اور تیسرے مرد نے کہا کہ اس کا اچھا میرے ذمہ ہے  
رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسکے بکائے کی واسطے لکڑی جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے اصحاب  
نے عرض کیا کہ آپ کے کام کر سیکے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں  
کہ تم لوگ میرے واسطے کافی ہو لیکن اس بات کو میں مکروہ جانتا ہوں کہ تمہارے بیچ میں  
میں آپ کو برا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ اسے بندہ سے اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ وہ اپنے  
آپ کو ایسے دوستوں میں بڑا گمان کرے۔

شفایں ابی قتادہ رضی عنہ سے روایت ہے کہ نجاستی کی طرف سے قاصد آیا آنحضرت  
صلی علیہ وسلم نجاستی کے آدمیوں کی خدمت کی واسطے کھڑے ہوئے اصحاب نے آپ سے عرض کیا  
کہ ان لوگوں کی خدمت کے واسطے ہم لوگ کافی ہیں آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ہمارے



اصحاب کا اکرام کیا تھا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اولاد کا بدکردار نہ ہو جس کے ہوا میں کے  
 فیدیوں میں آنحضرت صلی علیہ وسلم کی دودھ ترکیب بہن سیمالائی گئیں اور انہوں نے اسے آپ کو  
 پہنچوایا آپ نے اویکیواسلے ایسی چادر مبارک بچا دی اور اسے کہا اگر تم سید کرتی ہو تو میرے پاس  
 اکرام اور محبت سے ٹھہرو یا تم کو مال و اسباب دے دوں تم ایسی قوم کی طرف ہیر جاؤ شہار سے نے ایسی قوم  
 کی طرف جانا اختیار کیا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے اولاد کو مال و اسباب دیکر حرصت کیا۔

ابو طفیل نے کہا ہے کہ جب میں لڑکھاتا میں نے ہی صلعم کو دیکھا کہ آپ کے پاس  
 ایک عورت اتنی ہیاس تک کہ آپ کے نزدیک ہو گئی اسے اس کے واسطے ایسی چادر مبارک  
 بچا دی عورت چادر پر بیٹھ گئی میں نے یو بچا یہ کون عورت ہے لوگوں نے کہا کہ اس عورت  
 نے آپ کو دودھ پلایا ہے آپ کی رضاعی ماں ہے ابن عمر و ابن اسباب نے روایت  
 کی ہے کہ ایک دن سوال صلعم بیٹھے تھے آپ کے صاحبی آپ نے آپ نے اس کے  
 واسطے ایسا بعض کپڑا بچا دیا وہ کپڑا پیر پیر گئے پھر کئی رضاعی ماں آئیں آپ نے اس کے لئے  
 آپ کے کپڑے کا دو برابر حصہ بچا دیا وہ کپڑا پیر پیر گئیں پھر ایک رضاعی بہائی آئے آنحضرت  
 صلی علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ان کو آپ سے سانس بٹھالایا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم تو یہ بولوس کی لڑکی  
 کو جس نے آپ کو دودھ پلایا تھا بقدر لباس پہنایا کرتے تھے جس وقت تو یہ حصے راتقل  
 کیا آنحضرت صلی علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تو یہ کے قریب تاروں سے کون شخص باقی رہا ہے آپ نے  
 کہا گیا کہ تو یہ کا کوئی قریب تار نہیں رہا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم مسلمان غیروں کو عطا کرتے اور  
 ان کی مدد فرماتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم کے سلام اور لوڈ تین تہین کہاں نے اور لباس میں آپ  
 اس سے لون جیرہین جلیبتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم اپنے خادم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم غیروں کے ساتھ بیٹھتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم فقر اور مساکین کو کھانا کھلاتے



اور انکے کپڑوں میں جوئین دیکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ کپڑے اور ایسی جوئی آپ سیتے اور جس طرح آدمی اپنے ایسے گہروں میں اپنا اپنا کام کرتے ہیں آپ بھی اپنے مکاں میں اپنا کام کرتے تھے حضرت عائشہ ام المومنین صی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونٹنے بونچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مکان میں کیا کام کرتے تھے اونٹوں نے کہا آپ ایک بھرتی اپنے کپڑوں میں جوئین دیکھتے اور ایسی بکری کو دوہتے اور اپنے دانی کام آپ کرتے تھے۔

النسائی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذروے اخلاق کے اوسع الناس تھے اور جس وقت آپ مکاں میں داخل ہوتے تو اکثر کام آپ کا اپنے کپڑے سیاتھا اور سطور سے آدمی کام کرتے ہیں آپ بھی اوسطور سے کام کرتے تھے ایک حیر کو بٹھاتے اور ایک حیر کو رکھتے تھے اور مکان میں ہمارے دوستے اور گوشت کے پارچے بٹاتے اور کام میں خادم کی اعانت کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سواری فرماتے تھے اور اپنی جوئی آپ سیتے اور اپنے قمیص میں پیوند لگاتے اور صوف پہنتے اور اسطور سے دھاتے کہ میری سنت سے جو شخص ہزار ہو گا وہ مجھ سے ہمین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو آپ باندھتے اور اپنے اونٹ کو آپ چارہ ڈالتے اور اپنے خادم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے اور خادم کے ساتھ آٹا گوندھتے اور اپنے سامان کو بازار سے آپ لاتے تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار کو گیا اپنے ایک مرادل خرید میں نے مرادل کو اوٹھا لیا چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیر کا مالک حیر کو ساتھ زیادہ حق ار ہے کہ وہ سکوا اوٹھائے النسائی نے روایت کی ہے کہ اصحاب کو نزدیک کوئی شخص زیادہ دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب جس وقت دیکھتے



تو اسے کہہ ڈے میں ہوتے تھے کہ رسول صلعم اوٹے کو مکروہ سمجھتے ہیں خارجہ بن  
 زید نے آنحضرت صلعم کے بیٹھنے کی حالت بیاں کی ہے کہ یہی صلعم نبی مجلس میں  
 اوقاف الناس تھے آپ کی توقیر کی وجہ سے کوئی سے انکی طرف ہو کر نہیں نکلتی تھی آنحضرت  
 صلعم کی مجلس حلیم و حیا امانت صیانت صبر و قار کی مجلس تھی انکی مجلس بن آوارہ بند نہیں  
 ہوتی تھی اور عورتوں کا دکر رانی کے ساتھ نہیں کیا جاتا تھا انکی مجلس میں تقویٰ کے ساتھ  
 ماہم عطا کرتے تھے اور تواضع کے ساتھ بیٹھتے تھے اور برگوں کی عزت اور جوٹوں پر  
 رحم کرتے اور محتاحوں کو مریعہ جاتے اور سا آدمی کی حفاظت کرتے اور سبکی پر ہیکیں لگاتے  
 تھے۔ آنحضرت صلعم اصحاب کے درمیان اسطورے بیٹھتے گویا وہ من سے ایک شخص ہیں  
 اگر مسافر آدمی آتا تو یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ اصحاب میں سولہ کون سے ہیں یہاں تک  
 کہ مسافر آدمی آپ کو دریافت کرتا اس ماحبت اصحاب نے یہ چاہا کہ آپ ایک اوجی جائیں یہ  
 بیٹھا کریں تاکہ عربی شخص اگر آپ کو پہچان لے آئے اصحاب سے فرمایا جو مکو مناسب معلوم  
 ہوتا ہے وہ کرو اصحاب نے آپ کے واسطے ایک چوترہ بٹنی سے بایا پھر حضرت صلعم  
 اس چوترہ پر بیٹھا کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جس وقت بیٹھتے تو آپ کے اصحاب ایک  
 اطراف حلقہ باندہ کے بیٹھتے تھے۔ آنحضرت صلعم رینٹ یا تھوک کو نہیں بیٹھتے مگر یہ کہ  
 کوئی آدمی اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیتا اور اسکو اپنے چہرہ اور جسم پر مل لیتا تھا۔ آنحضرت  
 صلعم جس وقت وضو کرتے تو آپ کے وضو کے مانی کے لیے کیواسطے قریب ہوتا کہ لوگ  
 اپنے میں لڑائی کر لیں آنحضرت صلعم کو روکیا صاحب جس وقت باتیں کرتے تو اپنی آواز کو پست کالترا جس وقت  
 اصحاب انکی طرف دیکھتے تو آپ کی تعظیم کی وجہ سے انکی طرف تیرنگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔  
 آنحضرت صلعم صیحت کے ساتھ اصحاب کی غمخواری کرتے تھے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی ہے



کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت مسجد میں بیٹھتے تو احتیاب کی حالت میں بیٹھتے تھے احتیاب اور حیوۃ نشست کی وضع اسطور سے ہے کہ اپنے پاؤں کو کھڑا کر کے چوڑوں پر کوئی شخص بیٹھتا اور ایک کپڑے کو کمر اور پاؤں پر شملہ کے طور پر لپیٹ لے یا شملہ کی جاسی اپنے دونوں ہاتھوں کو پاؤں کے اطراف میں ڈال کے ملائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اکثر بیٹھنا اسطور سے تھا کہ اپنی دونوں ہڈیوں کو کھڑا کر کے دونوں ہاتھوں سے کپڑے لپیٹتے تھے جیسے حیوۃ کی حالت ہوتی ہے آپ کے بیٹھنے کی جگہ آپ کے اصحاب کی جگہ سے نہیں بچانی جاتی تھی اسلئے کہ مجلس میں آپ جس جگہ پہنچتے وہیں بیٹھ جاتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گریبی حالت میں نہیں دیکھے گئے جو بیٹھنے میں اپنے زانو بدل لیتے جس سے اصحاب پر جاسی تنگ ہو جاتی مگر جو وقت جگہ فراخ ہوتی تو آپ زانو بدل لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر وقت قبلہ بیٹھتے تھے قبیلہ منبت محترمہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسجد میں قرضصا کی حالت میں بیٹھے تھے میں نے جب وقت دیکھا آپ ایسے خشوع کی حالت میں تھے کہ میں آپ کو دیکھ کے کانپ گئی قرضصا حیوۃ کی حالت سے بیٹھنے کو کہتے ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کو لائے وہ مرد آپ کی ہمیت سے کانپنے لگا آپ نے اوس مرد سے فرمایا تو خوف نہ کر میں بادشاہ نہیں ہوں جو تو مجھ سے خوف کرتا ہے میں قریش کی ایک عورت کا بیٹا ہوں کہ وہ خشک گوشت کھاتی تھی اوس مرد نے اپنی حاجت کو بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور فرمایا اسی لوگو تحقیق میں وہ ہوں کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تم لوگ تواضع کرو گاؤں ہو جاؤ تم لوگ یہاں تک تواضع کرو کہ کوئی شخص کسی پر فوقیت نہ دے ہو نہ دے اور کوئی شخص کسی پر نفرت نہ کرے اور تم لوگ خدا کے بندے باہم بہائی ہو جاؤ۔



عبداللہ ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ میں نے ہی صلعم کو مسجد میں جپٹ لیتے  
 دیکھا آئیے ایسا ایک یاؤں دوسرے پاؤں پر رکھتا تھا۔ ابو داؤد نے سند صحیح کے ساتھ  
 روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم جب سوقت صبح کی مار پڑھتے تو نماز کے بعد اپنی مجلس میں بالنتیجے  
 اس وقت تک بیٹھتے تھے کہ آفتاب ٹل کر صاف طور سے نظر آتا۔ آنحضرت صلعم مجلس سے  
 اٹھتے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ وَنَحْمَدُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ اَوْ اَتُوْبُ  
 اِلَيْكَ فرماتے تھے آنحضرت صلعم فرمایا ہے کہ جو شخص مجلس سے اٹھے اور اس  
 کلمات کو کہے تو جو گناہ مجلس میں اس سے ہوا ہے بھٹکا جائیگا۔ آنحضرت صلعم سوقت  
 مجلس میں بیٹھتے اور اٹھنے کی واسطے ارادہ کرتے تو دنش باب سے پندرہ بار تک استغفار  
 یہ پڑھتے اور ابن مسعود نے روایت کی ہے کہ میں مار پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم سوقت  
 مجلس سے پھرتے تو ایسی طرف کو پلٹ جاتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب سوقت کہ پڑھتے  
 تو ایک ہاتھ کو زمین پر ٹینک کے کھڑے ہوتے تھے۔

رسول اللہ صلعم کے تکیہ لگائے کی نسبت جابر بن سمیرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے  
 رسول اللہ صلعم کو دیکھا کہ آپ بائیں ہاتھ سے تکیہ پڑھکا دیتے ہوئے تھے۔ ابی بکر رضی اللہ  
 عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کیا تم لوگوں کے ساتھ اکیبر کہا کرتے ہو کہ میں  
 اصحاب نے کہا ہاں فرمائیے آپ نے فرمایا کہ اللہ کا شریک ٹھہرنا مان باپ سے عقوبت  
 اختیار کرنا اکیبر کا بڑے سے ہے ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم فرمایا کہ پڑھ گئے اور اس وقت  
 آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اکیبر کا بڑے جو نئی شہادت ہے یا آپ نے  
 قول نور فرمایا دیکھ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ آپ چپ ہو جائے  
 تو بہتر ہوتا۔



## فصل چہٹی

آنحضرت صلعم کے کرم اور ستجاعت کی صفت میں  
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم سے ہرگز کسی شے کا سوال  
ہمیں کیا گیا جو آپ سے اس سے انکار کیا ہوتا۔ آنحضرت صلعم کسی شے سے سوال نہیں کئے  
جائے مگر اس سے کہ عطا فرمادیتے تھے اور دیدیے کے بعد سال بہر کا قوت جو آجکا  
ہوتا تو اس کی طرف عادہ فرمائے اور اس قوت سے دیدیتے تھے اگر قتل سال کے  
گذرے کے کوئی شے نہیں آتی تو آپ کو اکثر احتیاج ہوتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے کسی شے کے واسطے سوال نہیں کیا گیا مگر یہ کہ آئینے اور سکو کیا۔ آنحضرت صلعم  
کسی شے کے واسطے نہیں نہ فرماتے جسوقت آپ سے کسی شے کی واسطے سوال کیا جاتا  
اور آجکا ارادہ اس کے کر لیا ہوتا تو آپ نعم فرماتے تھے اور جسوقت آپ اس کے کرنے کا  
ارادہ نہ کرتے تو آپ خاموش ہو جاتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول  
اللہ صلعم خیر کے ساتھ احوال اس سے تھے اور رمضان شریف کے مہینہ میں نہایت جود  
کرتے تھے یہاں تک کہ سلح ہو جاتا پس حیرل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور کلام اللہ  
شریف پڑھتے تھے جس وقت حیرل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ حیر میں آنند ہی  
سے زیادہ ہوتے تھے۔

عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرد آپ کے پاس آیا اور اسے  
سوال کیا کہ کوئی کچھ عطا کریں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس کوئی شے نہیں ہے لیکن تو  
میرے پاس آتا رہو جس وقت میرے پاس کوئی شے آئیگی تو تیری حاجت کو پورا کر دوں گا عمر رضی  
اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس حیر کی تکلیف نہیں دی ہے جس پر آپ قدر



نہیں رکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند کیا۔ ایک مرد نے انصاف سے کہا یا رسول اللہ آپ خرچ کرو اور اللہ تعالیٰ سے کمی کا خوف نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر تبسم فرمایا اور انصار میں کی اس بات سے آپ کے چہرہ مبارک میں ہنسٹ تھا ہر ہونی پر آئیے یہ فرمایا کہ مجھ کو یہ حکم ہے کہ لوگوں کی حاجت کو دیکھا کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیال آتا تو رات میں اسے پاس لے کر کہتے یا دن میں قیلولہ کے وقت تک اوسکو نہیں رکھتے تھے تقسیم فرما دیتے تھے یعنی اگر آٹھ دن میں مال آیا تو اسکو رات تک اس روکا اور اول دن میں مال آیا تو اسکو قیلولہ کے وقت تک نہیں رکھا بلکہ اوسکی تقسیم میں تعجل کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کوئی دیا اور کوئی درہم شیبہ نہیں ٹھہراتا اگر تقسیم کے بعد کوئی شے باقی رہ جاتی اور اوسکے دینے والے کوئی شخص نہیں ملتا اور رات ہو جاتی تو اسے اسے مکان میں جھٹکا آرام نہیں دیتے تھے کہاتے، کوڑے کر اوس سے برارت حاصل کر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد آیا اور اس سے سوال کیا اے رسول اللہ اسکو اس قدر بکریاں عطا فرمائیں کہ وہ بیماروں کے درمیان ایک دیوار کے طور پر ہو گئیں وہ مرد ایسی قوم کی طرف لوٹ کر گیا اور اسے کہا کہ تم لوگ سلام قبول کر لو اس لئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا کرتے ہیں کہ کوئی شخص فقیر کا خوف نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر سداونٹ عطا کر دیئے ہیں اور اسے صفواں کو سداونٹ دے پھر سداونٹ دے پھر سداونٹ دے یہ حالت آپ کی بعیت سے پہلے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل نے کہا کہ تحقیق آپ محتو کی روداشت کرتے ہیں اور جو چیز موجود نہیں ہے اوسکو کسب کرتے ہیں اور آپ سے حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ



اب کو بھی دلیل نہیں کریگا اسلئے کہ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں اور جو حیر موجو نہیں ہے  
 اوسکو آپ کس کرتے ہیں اور محنت اور مٹاتے ہیں اور مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور  
 جس شخص کو امرارق میں مصیبت پہنچتی ہے اوسکی آپاحات کرتے ہیں۔ آنحضرت صلعم  
 نے حضرت عباس کو اسقدر سونا دیا تھا کہ وہ اوسکو بڑا مٹا سکتے تھے اور آنحضرت صلعم کے  
 پاس خود ہر درم آئے اور ایک بور یہ پر رکھ دیتے گئے آخر وہ رہوں کی طرف کھڑے  
 ہوئے اور اوسکو تقسیم کر دیا کسی سائل کو، و نہیں کیا ہمان تک کہ اوسکی تقسیم سے فارغ ہو گئے  
 اور سوقت آنحضرت صلعم جس کے سفر سے واپس آئے اعراب نے اگر آپ سے سوال کیا  
 آپ کو یہاں تک مصطر کیا کہ آپ ایک درخت کے پاس ہو گئے اور لوگ آپکی چارہ کو ادھیک کے  
 لئے گئے آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور فرمایا کہ میری چارہ دے دو اگر میرے پاس اس عشاء  
 کے درختوں کی تعداد میں اوسٹ ہوئے تو میں اوسکو تم لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتا  
 پہر تم مجھ کو نہ سخیل بایتے اور نہ جھوٹا اور نہ رول۔ آپکی عطا سے یہ ہے کہ آپ نے ہوارن  
 کے قیلے کے جہ ہزار قیدیوں کو اوسکے قیلے کی طرف واپس کر دیا تھا۔

اس حدیث میں ہے کہ  
 حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 نے فرمایا کہ میں نے  
 اپنے آپ کو اس قدر  
 سونا دیا کہ میں اس سے  
 بڑا مٹا سکتا تھا۔

مواہب میں ہے کہ ابن فارس نے ایسی کتاب میں ہی صلعم کے اسما کے بیان  
 میں ذکر کیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے پاس نو حنین ہیں ایک عورت آئی اور اوسے ایک شعر پڑھا  
 جس میں آپ کی ایام حیر جوارگی کو ہوارن میں لکھا تھا ہوارن کو حوال لیا گیا تھا آپ نے ایس کر دیا  
 اور اوسکے ساتھ ست کچھ عطا کی یہاں تک کہ آپ سے اوسکو جو کچھ اوسد عطا فرمایا تھا اوسکا  
 اندارہ کیا گیا تو یاج لک کی مقدار میں تھا اس وجہ سے کہ اس ہے کہ نہایت درجہ کی یہ جو  
 ہے اور وہ جو ہے کہ مثل اوسکے وجود میں نہیں بنتی گی حضرت عائشہ ام المومنین  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم یہ کہ قول فرماتے اور اوسکا دل کے قول



آنحضرت صلعم کے پاس ایک عورت ایک چادر لائی اور آپ سے کہا کہ یہ چادر میں آپ کو  
 اور ہاتھی ہوں آپ سے وہ چادر لے لی آپ کو اور سوقت چادر کی احتیاج تھی اور سکو اور وہ لیا اٹھا  
 سے ایک شخص نے وہ چادر آپ کے حیم مبارک پر دیکھی اور کہا یا رسول اللہ یہ چادر کتنی اچھی ہے  
 مجھ کو اور ہا دیجئے اسے فرمایا بہت بہتر جسوقت آپ اوسٹے اصحاب نے اوس شخص کو ملا  
 کی اور کہا کہ تو نے یہ کام جہا نہیں کیا اسلئے کہ تو نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا تھا کہ انکو چادر کی  
 احتیاج تھی ہر تو نے اوس چادر کو مانگا تو تحقیق یہ بات جانتا ہے کہ آنحضرت صلعم سے کوئی تے  
 نہیں باگلی حاتی جواب اوس سے انکار کریں اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔  
 آنحضرت صلعم رحیم تھے آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا مگر یہ کہ آپ اوس سے وعدہ کرتے  
 اور وفا فرماتے تھے اگر کوئی حیرت کے پاس جوتی۔

آنحضرت صلعم کی شجاعت کی بیجاں تھی کہ آپ اجدالہاس اور اتجع الہاس تھے حضرت  
 علیؓ نے کہا ہے کہ بدر کے دن میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہم ہی صلعم کے پاس جیتے تھے  
 اور آپ ہماری بہت دشمن سے رو دیکھتے تھے اور لڑائی میں تمام آدمیوں سے آپ اوس دن  
 شدید تھے اور حضرت علیؓ نے کہا ہے کہ جسوقت جنگ کی شدت ہوئی اور ایک قوم دوسری  
 قوم سے جنگ کیواسلئے ہلی ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے ساتھ پیچھا کرتے تھے کوئی شخص  
 آپ سے زیادہ دشمن کے رو دیک نہیں تھا کہا گیا ہے کہ رسول صلعم قلیل الکلام اور قلیل الخبث  
 تھے جسوقت آدمیوں کو جنگ کیواسلئے حکم دیتے تو خود مستعد ہو جاتے تھے اور از رو سے  
 قوت کے اشد الناس تھے اور آپ شجاع تھے جنگ میں دشمن سے قریب رہتے تھے۔

عمر ابن حصینؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کسی لشکر سے نہیں ملے مگر یہ  
 کہ پہلے آپ ہی اوس لشکر کو مارے تھے اصحاب نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم فوجی عملہ



حسوت متسرکین نے آپ کو گیر لیا آپ خیر پر سے اوڑھ لیا اور سہل طور سے دھکے دے رہے تھے  
 انا اللہ بی لاکہ ب اما ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آپ سے اشتد  
 نہیں دیکھا گیا۔ ایک شخص نے پر مارا اور عارب سے یوچھا کیا تم لوگ حبشہ کی لڑائی  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے بہاگ گئے اور وہوں نے کہا ہاں ہم لوگ بہاگ گئے لیکن  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہاگے حالت یہ تھی کہ ہمارے لوگ تیر مار رہے تھے ہم حسوت اور تیر مار  
 کیا وہ لوگ بہاگ گئے اور وہوں نے حکمہ جوڑ دی ہم لوگ سمیت برگرسے پس ہوازن  
 کے لوگ تیروں کے ساتھ ہمارے مقابل آئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سعید  
 حجر پر سوار تھے اور ابوسفیان ابن ابی عمار شاہکی لگام بکڑے ہوئے تھے اور ہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 تھے انا اللہ بی لاکہ ب اما ابن عبد المطلب اوس دن کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے اشتد نہیں دیکھا گیا۔

عباس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ حسوت مسلمان اور کفار جنگ میں باہم ملے  
 مسلمانوں نے بیٹھیم پیر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ فرما کر اپنے حجر کو ایڑہ مار رہے تھے اور اوسکو  
 کفار کی جانب بڑھا رہے تھے اور حسوت میں آنحضرت کی لگام بکڑے ہوئے تھا اور حجر کو  
 رہا تھا کہ سرعت نہ کرے اور ابی سفیان آپ کی رکاب بکڑے ہوئے تھے۔ ابی بن  
 خلف جنگ بدر میں جبکہ یہ دیکھ رہا تھا کہ ابی سفیان سے کتنا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی  
 ہے ہر روز اوسکو ایک فرقہ حار کھاتا ہوں جسکی مقدار اوس رطل ہوتی ہے اوس گھوڑی پر  
 آپ کو قتل کرونگا ابی سفیان نے فرمایا اللہ تعالیٰ میں تجھ کو قتل کرونگا حسوت جنگ احد  
 میں آئی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسی گھوڑی پر سوار ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اوسکے سامنے آکر روک دیا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جس طرح وہ آ رہا ہے اوسکو آئے دو



اوسکا رستہ چوڑا واپس سے عمارت بن صمد سے حربہ لیا اور اوسکو اس طور سے حرکت دی کہ چوڑا  
 اوسکے ساتھ تھے ایسے اور گئے جیسے سرخ مکس اونٹ کی بیٹیہ سے اور حاتی میں پہری صلعم  
 اتنی اس حلف کے سامنے آئے اور اوسکی گردن میں اتنے زور سے نیزہ مارا کہ اتنی لکنا ہوا  
 آپے گھوڑے پر سے گر پڑا گیا ہے ملکہ اوسکی سپلیوں سے ایک سیلی ٹوٹ گئی اتنی قریش کی  
 یوں کتا ہوا لوٹ کے گیا کہ محکمہ صلعم مار ڈالا قریش اتنی سے کہتے تھے کہ تھک کر بیچہ خوف میں  
 یرواہ کر اتنی کے کہا حوصدہ چہرہ ہے اگر وہ صمدہ تمام دیوں پر ہوتا تو سب کو ہلاک کر دالتا کہ  
 محمد صلعم نے کیا یوں نہیں کہا تھا کہ میں تھک کر قتل کروں گا قسم ہے اللہ کی اگر محمد صلعم چہرہ ہوتو دیتے  
 تو تھی مار ڈالے تھک کر قریش مکہ کی طرف واپس آئے اتنی اس حلف مقام سرت میں مر گیا۔  
 انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم وجود اللہ اس اور احسن الناس اور تھک لیا  
 تھے ایک بات ایک جاب سے 'یہی آواز ہو لیا کہ اتنی کہ اہل مدینہ اوسکو اسکے مقیم رہ گئے اور  
 آدمی آوار کی عاب گئے ہی صلعم سب لوگوں سے پہلے آوار کی عاب جا چکے تھے اب سب لوگوں کو  
 آگے ملے اوسے آئے فرمایا تم لوگ ہر گز خون نہ کرو تم لوگ ہر گز خون نہ کرو اور آپ ابی طلحہ کی گھوڑی کی سکی بیٹیہ  
 سوار تھے زین نہیں تھی اور انکی گردن سے تلوار لٹک رہی تھی آپ نے اوس مس کی نسبت  
 فرمایا کہ میں نے اوسکو بچا پایا اس گھوڑے کا نام سدوب تھا بخاری کی ایک حدیث میں یوں  
 وارد ہے کہ اہل مدینہ ایک بار مقیم رہے نئی صلعم ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے اور وہ  
 گھوڑا سست نزدیک قدم ڈالتا اور سست رفتار تھا جسوقت آنحضرت صلعم واپس تشریف لائے  
 اسے فرمایا میں نے تمہارے اس گھوڑے کو بچا پایا اسکے بعد کسی گھوڑے نے گھر دوڑ میں  
 اوسکا مقابلہ نہیں کیا نہایت تیز رفتار ہو گیا تھا بھروسہ گھوڑے کو کہتے ہیں کہ دوڑنے  
 میں لاسبے قدم ڈالتا ہے۔



# باب چہم

بی صلعم کی عبادت اور نماز اور روزہ اور قرأت کی صفت میں اس باب میں تین فصلیں ہیں

## فصل پہلی

بی صلعم کی عبادت اور نماز کی صفت میں

رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے میں تم لوگوں سے زیادہ تقویٰ اور خوف رکھنے والا ہوں اور صحیح بخاری میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تم سے میں زیادہ عالم اور زیادہ تر خوف رکھنے والا ہوں اور بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو بات میں جانتا ہوں اگر تم لوگ اسکو جانتے تو تم لوگ اللہ سے بڑا بہتے اور بہت سوتے اور صحیح مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ محمد کی چال اوسکے ہاتھ میں ہے جو حیرت میں سے دیکھی ہے اگر تم لوگ دیکھتے تو الکتبہ تہوڑا بہتے اور بہت سوتے اصحاب نے دریافت کیا یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا ہے اس نے فرمایا کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے مغیرہ بن شعبہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بی صلعم نے یہاں تک نماز پڑھی کہ آپ کے دونوں پاؤں سوخ گئے آپ سے کہا گیا کہ آپ پر تکلیف اڑھائے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے آپ نے فرمایا کیا میں شکر گزار سدا ہوؤں یا جو رمی نے کہا ہے کہ گناہ قدیم اور حدیث کی نسبت اشکال وارد ہوتا ہے اس لئے کہ سب معصوم ہوئے کے آنحضرت صلعم پر کوئی گناہ نہیں ہے بہتر وہ بات ہے جو اس مقام پر کہی گئی ہے کہ یہ سب فضائل حسنات الابرار سیات المقربین سے ہے اس واسطے کہ اسان سبب ضعف عبودیت اور عظمت دوست الہی کے تقصیر سے خالی نہیں ہیں اگرچہ آنحضرت صلعم



صلعم علیہ السلام ہی طامات اور عداوتیں علی مقامات اور ارفع درجات رکسے سے مگر تحقیق آنحضرت  
صلعم علیہ السلام کے دریا میں استیحا کماک ما عداک فان حق عداک لا اصبحت تکا علیک اجمت کما انقلب  
علی القسب اسلئے کہا گیا ہے کہ معرفت دو قسم ہے ایک معرفت مومن کے واسطے ہے وہ  
عام مخلوق کے دلوں سے مسامت ہے دوسری معرفت خواص کے واسطے ہے وہ کمی اعمال  
سے مسامت ہے اسودین مزید رمے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ  
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو ہمارے بیٹے تھے اور سبب دریافت کیا حضرت ام المومنین نے کہا  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول شب میں سو رہتے تھے پھر اٹھتے تھے اگر صبح ہو جاتی تو وتر پڑھ لیتے پھر ایک  
ستر پر تشریف لائے اگر آپ کو حاجت ہوتی تو ایسے اہل کی طرف متوجہ ہوتے جس وقت اذان سننے  
کھڑے ہو جاتے اگر آپ کو غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر لیتے تھے اور نماز  
کے واسطے نکلتے تھے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنی حالہ حضرت میمونہ  
ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس شب میں با او بستر کے عرص میں لیٹا اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے طول میں لیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک سوئے آدھی رات کا پہلا حصہ کم ہو گا  
یا آخر کا حصہ کم ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید رہے اور خواب سے ایسی بچتیں ملیں اور سورۃ آل عمران  
سے دس آیتیں جو آخر میں ہیں اور اوکے اول یہ آیت متریفہ ہے اِنَّ فِیْ حَلَوِ السَّمٰوٰتِ  
وَ اَلْاَرْضِ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ  
ہوے اور اس سے وضو کیا اور اچھے طور سے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے  
لگے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں آپ کے پہلو کی طرف کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس سے پھاڑا  
میرے سر پر کہا پھر میرا سید ہا کاں پکڑا اور اسکو ٹھوڑا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میرا کال  
پکڑا اور سید ہی جاب سے مجھ کو ہیرا پیرا ہے دو دو رکعت کر کے مارہ کعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھیں

صلعم علیہ السلام ہی طامات اور عداوتیں علی مقامات اور ارفع درجات رکسے سے مگر تحقیق آنحضرت  
صلعم علیہ السلام کے دریا میں استیحا کماک ما عداک فان حق عداک لا اصبحت تکا علیک اجمت کما انقلب  
علی القسب اسلئے کہا گیا ہے کہ معرفت دو قسم ہے ایک معرفت مومن کے واسطے ہے وہ  
عام مخلوق کے دلوں سے مسامت ہے دوسری معرفت خواص کے واسطے ہے وہ کمی اعمال  
سے مسامت ہے اسودین مزید رمے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میں جو ہمارے بیٹے تھے اور سبب دریافت کیا حضرت ام المومنین نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اول شب میں سو رہتے تھے پھر اٹھتے تھے اگر صبح ہو جاتی تو وتر پڑھ لیتے پھر ایک ستر پر تشریف  
لائے اگر آپ کو حاجت ہوتی تو ایسے اہل کی طرف متوجہ ہوتے جس وقت اذان سننے کھڑے ہو جاتے  
اگر آپ کو غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر لیتے تھے اور نماز کے واسطے نکلتے تھے  
ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنی حالہ حضرت میمونہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
پاس شب میں با او بستر کے عرص میں لیٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طول میں لیٹے  
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک سوئے آدھی رات کا پہلا حصہ کم ہو گا یا آخر کا  
حصہ کم ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید رہے اور خواب سے ایسی بچتیں ملیں اور سورۃ آل  
عمران سے دس آیتیں جو آخر میں ہیں اور اوکے اول یہ آیت متریفہ ہے اِنَّ فِیْ حَلَوِ السَّمٰوٰتِ  
وَ اَلْاَرْضِ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ اَوَّلَکُمْ  
ہوئے اور اس سے وضو کیا اور اچھے طور سے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے کھڑے ہوئے  
لگے عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ میں آپ کے پہلو کی طرف کھڑا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
پاس سے پھاڑا میرے سر پر کہا پھر میرا سید ہا کاں پکڑا اور اسکو ٹھوڑا اور ایک روایت میں یوں ہے  
کہ میرا کال پکڑا اور سید ہی جاب سے مجھ کو ہیرا پیرا ہے دو دو رکعت کر کے مارہ کعتیں پڑھیں  
پھر وتر پڑھیں



اور لیٹ گئے یہاں تک کہ مودوں نے اس کے اذان کی آنحضرتؐ کو ٹپسے ہو گئے اور دو رکعتیں  
 حقیف پڑھیں ہر رکعتوں سے ماہر رکھے اور صبح کی نماز پڑھی۔ صحیح میں اس ۳۷ سے روایت ہے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے واسطے وضو کرتے تھے۔ اور یہی ابن عباسؓ سے روایت ہے  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ ام المومنینؓ سے روایت ہے  
 کہ صوفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شب میں نماز میں پڑھی اور آپ کو جواب دیا میں نے جواب دیا آپ کی  
 انگلیں مدھونکتیں تو وہ میں بارہ رکعتیں پڑھتے تھے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تم لوگوں سے جو صحیفہ میں نماز کیوں لے کر آہواؤں کو چاہتے کہ ایسی نماز  
 دو رکعت خفیہ کے ساتھ شروع کرے یہ دین خالداں جہنمی ۳۷ سے روایت کی ہے کہ  
 میں دینار یا خیمہ سے تکیہ لگا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں  
 حقیف پڑھیں ہر دو رکعتیں ہایت طویل پڑھیں پھر دو رکعتیں اں طویل رکعتوں سے کم پڑھیں ہر دو  
 رکعتیں اں دونوں رکعتوں سے کم پڑھیں ہر دو رکعتیں اں دونوں رکعتوں سے کم پڑھیں ہر دو رکعتیں  
 اں دونوں رکعتوں سے کم پڑھیں اور ایک رکعت تنہا پڑھی حمایتیہ رکعتیں پڑھیں۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمانؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ ام المومنینؓ  
 سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں ہر کس طور سے پڑھتے تھے حضرت  
 عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں  
 پڑھتے تھے چار رکعتیں آپ ایسی جوں اور ایسے طول کے ساتھ پڑھتے تھے کہ اونکی خوبی اور  
 طول کو نہ بوجھو پھر آپ چار رکعتیں ایسی جوں اور ایسے طول کے ساتھ پڑھتے تھے کہ اونکی خوبی  
 اور طول کو نہ بوجھو پھر آپ تین رکعتیں پڑھتے تھے حضرت عائشہؓ ام المومنینؓ سے کہا کہ میں نے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ قبل و تر پڑھنے کے سوا جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا



اسی حالت میں سوئی ہوئی ہیں اور میرا دل سس سوتا اور یہی حصر عاقلستہ نہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے گیارہ کعتیں پڑھتے تھے اور انہیں گیارہ کعات سے ایک کعت تھا پڑھتے تھے جسوقت نماز سے فارغ ہوتے تو سیدھے پہلو پر لیٹ جاتے تھے۔ اور یہی حصر عاقلستہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات میں شب کی ہمارے نو کعتیں پڑھتے تھے **حذیفہ بن یمان** سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شب کی ہمارے ہی جسوقت آپ نماز میں داخل ہوئے اللہ اکبر و الملکوت و الحمد و اللکیر و العظمتہ فرمایا پھر آپ سورہ بقرہ پڑھی اور رکوع کیا ایک رکوع مثل قیام کے ہوا اور رکوع میں **سحان** بی اعظیم **سحان** بی اعظیم کہتے تھے پھر آپ نے سر کو اٹھایا اور قیام کیا ایک قیام مثل رکوع کے ہوا اور آپ **کرہی** الحمد **کرہی** الحمد کہتے تھے پھر آپ سجدہ کیا ایک سجدہ قیام کے مثل ہوا اور **سحان** فی الاصلی **سحان** فی الاصلی کہتے تھے پھر آپ نے سر کو سجدہ سے اٹھایا اور میان دو لون سجدہ کے مثل سجدہ کے دیرواقع ہوئی اور آپ رب اعمر لی رب اعفر لی کہتے تھے یہاں کہ آپ سورہ لقہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور سورہ مائدہ یا سورہ النعام پڑھی یعنی سورہ آل صلی اللہ علیہ وسلم چار کعتیں پڑھیں اول کعت میں سورہ لقہ پڑھی اور دوسری کعت میں سورہ آل عمران اور تیسری کعت میں سورہ نسا اور چوتھی کعت میں سورہ مائدہ یا سورہ النعام پڑھی ان دونوں میں اس حدیث کے سوائے شعبہ سے شک واقع ہوا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شب میں قرآن شریف کی ایک آیت کے ساتھ قیام کیا **عید الدین** معبود و ربی و ربیت کی یہ کہ ایک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ نماز پڑھی آپ اپنی دیر تک کھڑے رہے کہ میں نے بڑی امر کا قصد کیا عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم نے کوئی بڑی امر کا قصد کیا اور سوئی کہا میں نے زیادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھو دوں۔



**حضرت عائشہ ام المومنین** سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمارے پاس تھے اور بیٹھنے کے وقت فرماتے تھے جسکے قرات سے تمیں یا یا اللہ یا یا مقل کے قریب مافی بہتیر آپ کہڑے رہ جاتے اور کہڑے ہوئے پڑھتے یہ رکوع اور سجدہ کرتے یہ روڑی رکعت میں بھی ویسا ہی مل کرے عیسا کہ پہلی رکعت میں کیا متاعہ بعد میں تقیم سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عائشہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قرات کس طور سے پڑھتے تھے اور ہوں سے فرما کہ آپ ٹہری ات تک کہڑے ہوئے پڑھتے تھے اور ٹہری ات تک بیٹھ کے پڑھتے تھے حیو قہ کہڑے ہوئے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے کہڑے ہو جاتے اور حیو قہ بیٹھ کے پڑھتے تو رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ رہتے تھے۔

**حضرت حفصہ ام المومنین** سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قرات کس طور سے پڑھتے تھے اور اوس میں سورہ کو ایسی ترتیل یعنی ٹھہراؤ کے ساتھ پڑھتے کہ اطول سورہ سے وہ سورہ اطول ہو جاتی تھی اہم سورہ سے روایت کی ہے کہ قسم خدا کی کہ اوس کے ہاتھ میں میری عاں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت تک بیٹھ کے پڑھتے رہے مگر وہ ہمارے کہڑے ہوئے پڑھتے تھے۔

**حضرت عائشہ** سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام میں چوڑے تھے اور حو قہ آپ بیمار ہوتے یا آپ کو گل ہوتا بیٹھ کے نماز پڑھتے تھے اس میں عرض ہے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل دو کعتیں میں اور دو کعتیں میں پڑھ کر بعد دو کعتیں میں عرب کے بعد آپ کو مکان میں پڑھیں۔ اور دو کعتیں میں عشا کے بعد آپ کے مکان میں پڑھیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کو قتل دو کعتیں میں پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو کعتیں میں اور عصر اور صحت اور بیماری میں میں چوڑے پڑھتے



تھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں معطل کی ہیں  
دو رکعتیں طہر کے قبل اور دو رکعتیں طہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد  
اس عمر میں لے کر صبح کی دو رکعتوں کی سب سے آخرت حصہ حصہ مجھے روایت کی ہے اور میں  
اون دنوں رکعتوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کمان نہیں کرتا تھا معاویہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی  
ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کی غار بیٹھتے  
تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں عیادت کی غار میں چار رکعتیں بیٹھتے تھے اور جب قدر چار  
چاہتا تھا رکعتیں زیادہ بھی کر دیتے تھے الشیخ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کی  
غار میں رکعتیں بیٹھتے تھے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار  
کی غار وہاں تک بیٹھتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ بیٹھتے کو میں چوڑے لگے اور ایسا  
بیٹھ دیتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ نہیں بیٹھتے ابوالیوب الانصاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی  
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے دنوں کے وقت چار رکعتیں بیٹھتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روایت کیا کہ آپ ہمیشہ چار رکعتیں عیادت کے دنوں کے وقت بیٹھتے ہیں آپ فرمایا کہ مول  
شمس کے وقت آسمانوں کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جب تک ظہر کی ساری  
نہیں بیٹھ ہی جاتی وہ دروازے بند نہیں کیے جاتے میں اس بات کو دوست کہتا ہوں  
کہ میری ٹہنی اس گہری میں آسمان کی طرف صعود کرے میں نے دریافت کیا کیا اس چار رکعتوں  
میں قرات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں قرات ہے میں نے کہا کیا ان کلمات میں سلام  
ہے اور میں ہی بیٹھوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو منع فرمایا اے ہانی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے  
کہ مکہ معظمہ کی صبح کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں آئے اور آپ غسل فرمایا یا بکر  
رکعتیں بیٹھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہی نہیں دیکھا جو آپ نے اوس ہمارے صحیفہ میں بیٹھی ہو



اللہ اوس مار میں کون اور جو دیورے طور سے کئے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آدمیوں کو مار پڑھاتے تھے تو مار پڑھانے میں انہوں سے زیادہ صحت کرتے تھے اور جبکہ آپ تہ مار پڑھتے تو نہایت طول کے ساتھ مار پڑھتے تھے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکان اور مسجد میں مار پڑھنے کی روایت کیا آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا مکان مسجد سے کس قدر قریب ہے اگر میں اسے مکان میں مارتا ہوں تو میری زد یک یا دو سے زیادہ آتی ہے کہ میں مسجد میں مارتا ہوں مگر جو مار فرض ہے میرے نزدیک اور سفاک مسجد میں پڑھا اچھا ہے اور دوسری مار مکان میں پڑھا بہتر ہے تاکہ مکان اور طبیعت کو برکت حاصل ہو اور اس کی وجہ سے دل ملائکہ ہو اور شیطان مکان سے چلا جائے انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جس وقت سردی کی شدت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے نما پڑھ لیتے اور اگر حرارت کی شدت ہوتی تو ٹھنڈے وقت مار پڑھتے تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نما پڑھنے والوں میں زیادہ مار پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا والوں میں زیادہ ذکر کرتے تھے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کسی قسم کا غم ہوتا تو آپ مار پڑھتے انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مقام میں اترتے یا وقت کی دورت مار میں پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ نماز میں مہاجرین اور انصار آپ کے نزدیک ہوں تاکہ آپ جو کچھ پڑھیں وہ اس کو یاد کر لیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا اور سواک اور کنگھی کو ہمیں چھوڑتے تھے امام احمد اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور اس ماہی نے روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے توہین مار استغفار پڑھتے تھے میرا اللہ انت السلام ومنت السلام تاکہ



یا دى الحلاۃ والاکرام مرآتے تے۔

## فصل دوسری

رسول اللہ لعجب روزہ کی سنت میں

عبداللہ ابن بنی قریظہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 صلعم کے روزہ کی حدیث پوچھی وہ نے کہا کہ میں نے صلعم سہو سے روزہ رکھے  
 تھے کہ افطار نہ کرے تھے ہم لوگ آپ کو افطار نہ کرنے سے کہتے تھے کہ آپ یہ نہ  
 روہ رکھیں گے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم لوگ کہتے تھے کہ یہ ہمیشہ افطار کریں گے  
 اور کسی روزہ میں رکھیں گے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ رسول اللہ صومے یا نہ صومے  
 میں آئے سو اسی مہینہ میں صومے کرتے تھے اور روزہ میں صومے کرتے تھے یہ صحیح ہے  
 اہل شام سے آئندہ صلعم کے روزہ کا احوال یہ بیان کیا اس نے کہا کہ رسول اللہ صلعم  
 مہینہ میں اس طور سے روزہ رکھتے تھے ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ یہ مہینہ میں افطار کا  
 ارادہ نہیں کریں گے اور آپ اس طور سے افطار کرتے تھے کہ ہم یہ گمان کرتے تھے کہ آپ  
 مہینہ میں روزہ کا ارادہ نہیں فرمائیں گے اگرچہ چاہتا کہ آپ کورات میں نماز پڑھتے دیکھے مگر  
 نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا اور تو یہ چاہتا کہ آپ کورات میں سوئے ہوئے دیکھے مگر سوئے ہوئے دیکھتا  
 ائمہ شافعیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو دو مہینے تک متواتر روزہ  
 رکھتے ہوئے دیکھا مگر شعبان اور رمضان میں متواتر روزہ رکھتے ہوئے دیکھا حضرت  
 عائشہ اُم المؤمنین سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم کو شعبان کے مہینے کے  
 سو کسی مہینے میں زیادہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا شعبان میں قلیل روزہ ہیں رکھے  
 بلکہ تمام مہینہ روزہ رکھتے تھے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ



صلعم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد ست تین دن تک روزہ رکھتے تھے اور سب کلم اتفاق ہوتا کہ آپ جمعہ کو روزہ نہیں رکھتے اور اوطار کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تہذیب اور عیت ہے کہ روزہ کی جستجو میں رہتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے کہ دو تہذیب اور عیت ہے کہ روزہ رکھنے کے اعمال میں کئے جاتے ہیں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ میرے اعمال عرصہ کئے جاویں اور میں روزہ سے ہوں۔ اور یہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دو تہذیب اور عیت ہے کہ روزہ رکھتے تھے آپ سے اس دنوں میں روزہ رکھنے کی وجہ پوچھی گئی آپ نے فرمایا کہ دو تہذیب اور عیت ہے کہ روزہ رکھنے کے اعمال میں کئے جاتے ہیں میں ہر مسلمان کی معفرت کی حاتی ہے مگر دو خصوصوں کی نخست نہیں ہوتی جنہوں نے آپ میں ہدائی اختیار کی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان اعمال کو بھیجے پچاؤ حضرت اہل بیت علیہم السلام کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر تہذیب اور عیت ہے کہ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ شہادہ و زکات ستر کین کی عید کے دن ہیں میں اس بات کو دوست کہتا ہوں کہ منکرین کے خلاف کروں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع مہینہ میں تہذیب دو تہذیب کو روزہ رکھتے تھے اور دوسری مہینہ میں شہادہ چار تہذیب کو روزہ رکھتے تھے معاویہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا چیزیں ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے اوہوں نے فرمایا ہاں روزہ رکھتے تھے میں نے دریافت کیا مہینہ میں کون سے دنوں میں روزہ رکھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو ہفتے پہلے کرتے تھے اول اور درمیان اور آخر مہینہ میں چار عیت روزہ رکھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینہ میں دو روزہ رکھتے تھے



ہمیں حیرت سے ایام میں مہینہ میں تیرہویں جو وہیوں سیدہ ہیں تاسیج ہے ان لوگ اور  
 ایام میں کہتے ہیں کہ ان دنوں میں جہاد اول سے آشت تک ہوتا ہے حضرت عائشہ  
 روایت ہے کہ یوم عاشورا ایک دن تھا قریش ایام عالمیت میں اس دن میں روزہ رکھتے تھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی عاشورا کے دن روزہ رکھتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم آئے آپ نے یوم عاشورا میں روزہ رکھا اور وٹرن کوئی اس دن میں  
 روزہ رکھے کے واسطے فرمایا جس وقت رمضان رمضان میں روزہ رکھنا واجب تھا آپ  
 عاشورا کا روزہ ترک کر دیا جس شخص نے جہاد یوم عاشورا میں روزہ رکھا اور جس شخص کو چاہا  
 ترک کر دیا۔

حضرت علیؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء میں روزہ رکھتے تھے اور اس میں روزہ رکھنے کے واسطے امر فرماتے تھے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی کھجور اور یوم عاتورا اور ہر صبح کے تین دتوں میں روزہ رکھتے تھے یعنی تمام مہینوں کے ہر مہینہ کے اول و اوسط کو اور آخر جمعہ سے چھتنبہ اور دہشتنبہ کو روزہ رکھتے تھے جاہلۃ میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات یسعدی کہ عتبات طیبہ ہیں آپ طیبہ روزہ افطار کریں اور حب طیبہ رہیں اور تیرہوں قواوں سے روزہ افطار کریں اور طیبہ اور تیرے روزہ کو ختم کریں اور تین یا یاخ یا سات رطب یا تیرہ تاول فرماتے تھے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ تین طیبہ سے روزہ افطار کریں یا جس حیر کو آگ نہ ہو بھی ہو اس سے روزہ افطار کریں۔ اور یہی انس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے طیبہ سے روزہ افطار فرماتے تھے اگر رطب ہوئے تو تیرے افطار کرتے تھے اور اگر تیرہ ہی نہ ہوئے تو چلوں سے پانی پیکر افطار کرتے تھے اور یہی



انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے پاس ورہ افطار فرماتے  
 تو بطور دعا دیتے تھے کہ تمہارے پاس ورہ دار لوگ افطار کریں اور تمہارا کھانا مارا  
 کھائیں اور تمہارے پاس ملائکہ بارل ہوں این الزیچہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب کسی قوم کے نزدیک افطار کرتے تو اسطور سے دعا دیتے تھے تمہارے پاس ورہ دار  
 افطار کریں اور ملائکہ تیر رحمت یحییٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 افطار کرتے تو اسطور سے فرماتے تھے اشیٰ جاتی رہی اور عروقہ وتارہ ہوئیں اگر اللہ کا  
 دیا تو اجرت ثابت ہو گیا معاویہ بن ہرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ورہ افطار فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے۔ اللّٰهُمَّ لَكَ صُحُوتٌ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ  
 أَفْطَرْتُ معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار فرماتے  
 تو اسطور سے کہتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَاَنِيْ فَصُمْتُ رَحْمَةً وَفَا فَطَرْتُ  
 ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت اسطور سے کہتے  
 اللّٰهُمَّ لَكَ صُحُوتٌ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ فَقَبِّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ  
 علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کی کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کچھ دن کو مخصوص کر لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہوتا تھا  
 اور اوسکے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ وقت رکستے تھے ہم لوگوں سے کون شمس اوسکی  
 طاقت رکھتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پاس آئے میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی آپ نے دریافت فرمایا یہ کون عورت ہے  
 میں نے کہا فلاں عورت ہے جو رات میں نہیں سوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تم لوگ حقیقت  
 طاقت رکھتے ہو اعمال کرنا جیسا یہ قسم خدا اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے ملول نہیں ہوتا



یہاں تک کہ تم خود اپنے اعمال سے ملو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات دوست تھی جسکو آپ کا ہم صحبت ہوتا تھا ایسا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوسا مل دوست تھیا اور میں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تھا جو ہیتہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل توڑا ہوا یا بخاری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوسا مل دوست تھیا اور میں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تھا جو ہیتہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل توڑا ہوا یا بخاری سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کوسا مل دوست تھیا اور میں نے فرمایا کہ وہ عمل دوست تر تھا جو ہیتہ کیا جاتا اگرچہ وہ عمل توڑا ہوا یا بخاری سے

### فصل تفسیری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کی کیفیت میں

عوف ابن مالک سے روایت کی ہے کہ ایک ایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ نے مسواک کی ہیر و صو کیا ہر اوٹھ کے شمار پڑھنے میں مشغول ہوئے میں آپ کے ساتھ اوٹھا آپ نے نماز شروع کی اور سورہ بقرہ آغار کی آپ نے ت کی آیت پڑھیں گد رست مگر یہ کہ ٹھہر گئے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانی اور عذاب کی آیت پڑھیں گد رست مگر یہ کہ ٹھہر گئے اور اعود پڑھی ہر آپ نے رکوع کیا اور رکوع میں قیام کی مقدار میں ٹھہرے اور رکوع میں سجاں دی بحرت و الملکوت والکیر یا و اعظمہ فرماتے تھے ہر آپ نے رکوع کی مقدار میں سجدہ کیا اور سجدہ میں سجاں دی بحرت و الملکوت والکیر یا و اعظمہ کہتے تھے ہر آپ سورہ ال ہمرا پڑھی ہر سورت کے بعد سورت پڑھی اور قیام اور رکوع اور و صیب ہلے کہا تا جیسی کہ سورت کا حذیفہ ص نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسوت آیت بحوت پر گزرتے تو اعود پڑھتے تھے اور حسوت آیت رحمت پر گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے تھے اور حسوت اور آیت پر گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تریہ ہے تو سجاں اللہ پڑھتے تھے ایسی ہی







جس صوت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوہ مذکور پڑھی تھی ٹیپنا یا صوت کی جیسے کچھ لفظ  
 کہا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات اس طرح تھی  
 کہ جو شخص اسے سنا وہ اکثر سنتا تھا اور آپ پڑھتے وقت اسے مکان میں ہوتا تو  
 یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اسے مکان میں پڑھتے اور اہلیت سے جو شخص مکان کے حجرے  
 میں ہوتا آپ کی قرات کو سنتا تھا اور آپ کی آواز حجرہ میں سے اوس بارہین جاتی تھی ابوہریرہ  
 نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت اس آیت کو پڑھتے اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ  
 عَلٰۤی اَنْ يَّخْرِجَ الْمَوْتَ تَوَلَّوْا فَاِذَا فَرَمَاتے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے  
 کہ جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰۤی اَنْ يَّخْرِجَ الْمَوْتَ پڑھتے تو سبحان لی اور علی کہتے تھے  
 ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰۤی اَنْ يَّخْرِجَ الْمَوْتَ پڑھتے تھے  
 وَلَا الضَّالِّیْنَ تلاوت فرماتے تو لفظ آمین کہتے تھے صنف اول میں جو شخص آپ کے  
 نزدیک ہوتا وہ لفظ آمین کو سنتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کو تینوں سے  
 کم میں ختم نہیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کلام اللہ شریف ختم کر دیتے تو اپنے اہل کو  
 جمع فرماتے اور دعا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کلام اللہ شریف ختم کر دیتے تو اول  
 قرآن سے پانچ آیتیں پڑھتے تھے۔

## باب اول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کے مختلف احبار اور بعض اہل انکار اور منافقین  
 بیان ہیں جبکہ آپ اوقات مخصوصہ میں پڑھتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سو تیرا احادیث



جامع الکلم اس باب میں بیان کی گئی ہیں اس باب میں تین فصلیں ہیں

## فصل پہلی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احوال کی مختلف اخباریں

قاضی عیاض کی شفا میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غتہ کئے ہوئے اور زانو بڑھ

پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

یاکل اور صاف جینا جیسے مولود کے ساتھ آلائی ہوئی ہے آپ کو ساتھ کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی

اور عکرمہ کی حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے اور

آپ کے سونے کے خرابے ٹسے جاتے تھے آپ نیند سے اوٹھ کے نماز پڑھ لیتے تھے

اور وضو نہیں کرتے تھے۔ عکرمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ تھے۔ آنحضرت جس وقت

حاجت تشریف کیو اسطے ارادہ فرماتے تو زمین تھو ہو جاتی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب کو

نگل جاتی تھی اور آپ کے فضلہ اور پیشاب سے پاکیزہ جوتو نکلتی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا آپ بیت الحلا میں جاتے ہیں ہم کوئی سے فضلہ کی

قسم سے نہیں دیکھتے آئے فرمایا اسی عائشہ کیا تم کو علم نہیں ہے کہ انیسائے جوتو خارج ہوتی

زمین اوسکو نگل جاتی ہے اوس فضلہ سے کوئی سے نہیں دیکھی جاتی۔

ایک گروہ نے اہل علم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضلہ اور پیشاب کی نسبت کہا ہے کہ رسول

اس بات کی دلیل کہ آپ کا فضلہ اور پیشاب دونوں ظاہر تھے یہ ہے کہ انکی کوئی سے ایسی

نہ تھی کہ مکروہ معلوم ہوتی اور غیر جوتو کے ہوتی اسی قبیل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے

کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات کے غسل دیا اور میں نے چاہا کہ جو میریت سے نکلتی ہے

اوسکو دیکھوں میں نے کوئی سے نہیں پایا میں نے کہا طہیبت حیاء و حیاء یعنی آپ کی



اور مرنے کے بعد ہی یا کیرہ رہے اور آپ سے ایسی حوٹو طماہر ہوئی کہ لوگوں نے یہی حوٹو ہر گز نہیں پائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی مثل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہی کہا ہے حوٹو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی صلعم کو بعد وفات کے بوسہ دیا ہے اور انہیں شواہد سے یہ کہ مالک بن سنان نے یوم احد میں آپ کا خون پی لیا اور آپ کے خون کو مردہ سے چوسا تھا آنحضرت صلعم نے مالک بن سنان کو منع نہیں کیا بلکہ اس خون کے گوارا ہونے کے لئے فرمایا اور یوں کہا کہ مالک بن سنان نے جو میرا خون پیا ہے اسکو ہرگز آتش و فوج نہیں پہنچ سکی اور اسی کی مثل یہ واقعہ ہے کہ انکی حمایت کا خون عبد بن سیرے نے پی لیا تھا آنحضرت صلعم نے عبد بن سیرے کی نسبت فرمایا **وَلِلَّهِ مِرَالْنَّاسِ وَوَلِّ لَكُمْ مِنْكَ** اور آپ نے خون کے پینے کو منع نہیں کیا اور اسی قبیل سے آنحضرت صلعم سے روایت کیا گیا ہے کہ ایک عورت نے آپکا پیشاب پی لیا تھا آپ نے اس عورت سے کہا تو اپنی پیٹ کو درد کا کوہ عمر بھر نہ کریں گی اور لوگوں نے آپکا خون یا پیشاب پیائے انکو مرنے یا ک کر کے واسطے نہیں فرمایا اور نہ اوسکے اعادہ سے ممانعت کی۔

آنحضرت صلعم کے لعاب دہن مبارک کی نشان دہی کہ اس مرض کے ممال میں ایک کنواں تھا ایسے اوس میں لعاب ڈالا اوسکی برکت سے اس کو سے کا پانی اسقدر میٹھا ہو گیا کہ مدینہ منورہ میں اس سے زیادہ کوئی کنواں میٹھا نہ تھا اور آپ کے پاس ایک ڈول پانی کا لایا گیا ایسے اوس ڈول سے پانی پیہر ڈول کا پانی کنوے میں ڈال دیا گیا اوس کو سے سے مشک کی بو بکھری لگی احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

آنحضرت صلعم عاشورے کے دن اپنے دودھ پینے والے بچوں اور حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلا تے اور انکے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالتے اور ان



بھوکلی مالوؤں سے فرماتے تھے کہ رات تک ان بچوں کو دودھ نہ پلانا آپ کا لعاب دہن  
 اون بچوں کو دن بہرہ واسطے کفایت کرتا تھا اس حدیث کو بھیقی نے روایت کیا ہے  
 عجمیرہ بنت مسعود رضی اللہ عنہا اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے کہ یاسر  
 عتہ کے واسطے کہتے ہیں کہ اُنحضرت صلعم کے واسطے کہتے ہیں کہ اُنحضرت صلعم کو حشک گوشت  
 کھاتے ہوئے یا یا جسکو قید کرتے ہیں اُنحضرت صلعم کے اُنکے واسطے گوشت کا ایک ٹکڑا چایا اور اوکو دیا  
 اونیس سے ہر ایک عورت نے اپنے منہ میں چایا مرے کے وقت تک اوں عورتوں کے  
 منہ میں مدھوہیں پانی گئی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عنتہ رحمہ کے جسم پر پتی اچھلی تھی اُنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک پہ چابھن کو  
 لگا کے پھونکا اور عنتہ کی پٹہ پر دست مبارک کو پیرا عنتہ کے جسم سے زیادہ خوشبو گشتی تھی  
 میں سو گھی جاتی تھی اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حضرت حسن کو ہدایت  
 تنگی تھی اُنحضرت صلعم نے ایسی زبان مبارک اوکو دی حضرت حسن نے اپنی زبان مبارک کو بوسا  
 اور میراب ہو گئے قاضی عیاض نے منعمین ابی سعد سے عنتہ منانی عسائ  
 سے روایت کی ہے کہ عنت سے پہلے ہی صلعم کے ساتھ بیچ کی اور باقی حیر کو میں نے آپ کے  
 واسطے رکھ چھوڑا اور میں نے آپ سے کہا کہ باقی سے کو لیکے آپ کی نگہ پڑا ہوں میں بھول گیا  
 اور تین دن بعد سکو پاؤ کیا میں آیا تو میں نے آپ کو آپ کی حاشی پر پایا آپ نے فرمایا اسی جواں کو  
 محمد کو تکلیف دی میں اب جگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت  
 کی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے نزدیک جھوٹا حصّہ اُٹھا سے تھا۔ اُنحضرت صلعم کے اہل بیت  
 اگر کوئی شخص جھوٹ بولتا اور آپ اوپر مطلع ہوتے تو اس شخص سے منہ پیر لیتے تھے یہاں تک  
 کہ وہ شخص جھوٹ سے توبہ کرتا۔ اُنحضرت صلعم جو وقت کسی قوم کے دروازے آتے تو دروازے



سید ہے نہیں آتے بلکہ دروازہ کے سید ہے یا مائیں مارو سے آتے اور اسلام علیکم اسلام علیکم  
 فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حسوت صیت آتی آپ اسی دن اوسکو تقسیم فرمادیتے تھے  
 جو شخص عیال دار ہوتا اوسکو دو حصے اور جو شخص محروم ہوتا اوسکو ایک حصہ دیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 یاس حب قیدی لوگ آتے تو تمام اہل بیت کو دیدیتے قیدیوں کے درمیان تفریق نہ ہو کر ہوتا تھا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حب کوئی مرد آتا اور آپ اوسکے چہرہ سے لٹا شت دیکھتے تو اوسکا ہاتھ  
 پکڑ لیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسوت قلیج نام سنتے تو اوسکو اپنے نام سے بدل دیتے تھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعاول فرماتے اور نظیر نہیں کرتے تھے اور اچھے نام کو دوست رکھتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی آدمی کو اودہ سے منہ موڑتے ہوئے دیکھتے اور اوس آدمی کے جوڑیہ  
 کوئی ڈھابے والی شے نہ ہوتی تو اوسکو پاؤں کے اشارہ سے آگاہ کر کے فرماتے تھے کہ اس  
 وضع پر سونا اسد قعالے کے نزدیک بغض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تزویج کے لئے امر فرماتے  
 اور ترک تزویج سے نہی کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مسلمان ہو جاتا اوسکو حقنہ کر کے  
 واسطے امر فرماتے اگر چہ وہ شخص اسی برس کا ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے اور  
 واسطے تیار کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑوں کی قسم سے شکال کو مکروہ سمجھتے تھے  
 شکال کی تفسیر امام غزینی نے امام مسلم کے طرق حدیث سے یوں کی ہے کہ گھوڑی کے  
 سیدھے پاؤں اور سیدھے ہاتھ میں سعیدی ہو یا اوسکے سیدھے ہاتھ اور اوسکے پاؤں میں  
 سعیدی ہو یہ ننگ اس واسطے مکروہ سمجھا گیا ہے کہ گھوڑا اوسکی وجہ سے اسطورت معلوم ہوتا  
 کہ اوسکے ہاتھ اور پاؤں پر رسی بندھی ہے چلنے کی طاقت نہیں رکھتا اور کہا گیا ہے کہ اس کا  
 گھوڑا آزما گیا ہو اور اوس میں نجابت نہ ہو اور بعض علمائے کبار کہے کہ شکل گھوڑا حسوت  
 اسرہو یعنی اوسکی میتیالی پر داء ہو تو اوسکی وجہ سے کراہت دور ہو جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم



مہینہ چڑھتے تو ابعد فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسوقت خطیب پڑھتے تو چھوٹے عصا یا ریڑے  
 عصا یا ریڑے کا لگاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبارکی عبادت تین دن کے بعد فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
 جب دو شخصوں میں جھگڑا ہوتی تو ایک حصہ کو مہمان نہیں کرنے مگر اوسکے ساتھ دوسرے  
 حصہ کو ہی مہمان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طور پر درمیان آدمیوں کے ہدیہ بھیجے  
 واسطے امر فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم راجع کے قطع کر کے واسطے امر فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ  
 سورج اُسم بک لاهلی کو دوست رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو صدقہ دے پر مجبوری  
 کرتے اور سوال کرنے سے ممانعت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں حضرت ابوبکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے معاملہ میں باتیں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح  
 دیکھنے کو سید فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مصرع کو پڑھا کرتے تھے اَسْتَدْرِي اَرْقَمَةً  
 نَصْرًا حَيًّا یعنی تندید ہو جا اسی سختی پس شدت کے بعد تم کو کشاکش ہو جائیگی۔ آنحضرت صلی اللہ  
 خرید و فروخت کرتے تھے لیکن اکثر آپ خرید کیا کرتے تھے اور قبل نبوت کے آپ اپنے  
 نفس کو آخرت میں دیا ہے اور بکرین جرائی ہیں اور حضرت خدیجہ کے واسطے سفر تجارت میں  
 آپ نے اپنے نفس کو آخرت میں دیا تھا اور آپ ہن شیا اور بلا رہیں کے قرض لیتے تھے  
 اور لوگوں سے عاریت کے طور پر شیا مانگتے تھے اور لوگوں کی ضمانت کرتے تھے اور آپ نے  
 ایسی زمین کو وقف کر دیا تھا اور اسی مقام سے یادہ میں آپ نے حلف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ  
 تین جگہوں میں حلف کیا واسطے آپ کو حکم کیا ہے قُلْ اِنِّي وَرَقِيٌّ اور قُلْ اِنِّي وَرَقِيٌّ اور  
 قُلْ اِنِّي وَرَقِيٌّ لَتَبَعَانِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم میں کسی استنکار کرتے یعنی لعنہ انشاء اللہ  
 کہتے تھے اور کسی اوسکا کھارہ کرتے اور کبھی قسم میں گدہ جاتے یعنی قسم کے موافق کرتی تھی  
 بعض شاعروں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی آپ نے اول کو مدح کا اجر دیا اور غیر کے حق میں آپ نے

انہی کے لئے  
 انہی کے لئے



احکوم ورمایا اور شعری و حین کے میں جاگ ڈالنے کے واسطے کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کرتے وقت ان الفاظ سے حلف کرتے تھے والدی نفس محمد بیدہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسمیں  
 اکثر لا وقلب القلوب کے ساتھ ہوتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہانے میں حسرت کو شل کرتے  
 تو لا والدی نفس انی القاسم بیدہ کہہ دیتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لا وقلب القلوب  
 کے ساتھ قسم کھاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عہد کرتے تو حانت نہیں ہونے  
 یہاں تک کہ گوارہ قسم کی آیت نازل ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حبیبی حب سے خبر  
 یہو سچے میں دیر ہوتی تو طرفہ کی یہ بیت پڑھتے تھے ویا یثاک بالاحمار من لکھنؤ  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیت کو تخیل کے طور پر پڑھتے تھے کہی بالاسلام والشیب للہ ما  
 اور اصل اس مصرعہ کی بطور ہے کہی الشب الاسلام للہ ماہیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تقدیم اور تاخیر الفاظ کے ساتھ اس مصرع سے جو مثل کیا وجہ مذکور سے کیا کہ اللہ تعالیٰ نے  
 ایسی نیت فرمائی ہے وما علماہ الشعر وما یلعبی کہ العاط کی تقدیم و تاخیر سے  
 شعر موزون نہیں ہوتا شعر کے وصف سے خارج ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیب کے  
 دن سفر کر سکیو دست رکھتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی  
 بی بیوں کے درمیان قرعہ ڈالتے جس بی بی کا حصہ قرعہ میں نکلتا آپ اس بی بی کو اپنے  
 ساتھ سفر میں لے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں لوگوں سے پیچھے رہتے اور ضعیف  
 لوگوں کو اپنے ساتھ لے جاتے چلائے اور ضعیف لوگوں کو اپنے ساتھ سوا کر لیتے تھے اور ان کے  
 دعا فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت سفر سے آتے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے تھے  
 اور دو گھنٹیں بیٹھتے پھر حضرت فاطمہ ہزارض کے پاس جاتے پھر اپنی بی بیوں کے پاس  
 تے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات میں ہر سے اپنے اہل کے پاس نہیں آتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہیں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں لے جاتے تھے



جسوقت غزا کا ارادہ کرتے تو بختیہ کے دل جانے کو دوست رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 حسوت کہ سکر کو رخصت کرتے تو اسطورت سے فرماتے تھے میں تمہارے میں اور  
 تمہاری امانت اور تمہارے مال کا حاتمہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت  
 سریہ یا جنگ کو بھیجتے تو اول دن میں بھیجتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کسی سردار کو بھیجتے تو  
 اس سے فرماتے تھے کہ خطبہ چھوٹا پڑھا اور باتیں کم کر مافان میں اللہ کیان کسبھل۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت عروہ کا ارادہ کرتے تو دوسری رات سے اس کا توریہ کرتے تھے یعنی  
 عروہ کے جانے کو بھی رکھتے اظہار میں کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کے ساتھ والے وقت  
 مقابلہ کرنا پسند نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی کے وقت شور کرنے کو مکروہ جانتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حسوت ایک راستہ سے نکلتے تو دوسرے راستہ سے ایسے آتے تھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وحی نازل ہوتی تو آپس میں مبارک ٹھکالیتے اور آپ کے صحابہ بھی اسوقت  
 سروں کو ٹھکالیتے تھے اور جسوقت وحی سے فارغ ہوتے تو سر مبارک کو اوٹھاتے تھے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رمضان کا مہینہ آتا تو تمام قیدیوں کو چھوڑ دیتے اور ہر ایک سال کے ساتھ  
 عطا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رمضان کا مہینہ آتا تو ایسی آرا کو مصبوط کرتے اور صلح  
 تک کسی بی بی کے پاس نہیں آتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کارنگ حسوت رمضان آتا تو متعیر  
 ہو جاتا تھا اور آپ مبارک کی ریادت کرتے تھے اور دعائیں نہایت عاجزی کرتے تھے اور ایک  
 لک شل تھن کی ہوجاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ رمضان کو دس دن حیرت تو اپنی آرا کو مصبوط مانتے اور شہنا  
 بیدار رہتے اور ایسے گھر کو لوگوں کو نب بیدار ہی کہوئے طے حکمانی تو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مقیم ہوتے تو رمضان کے  
 آخر دس دن عتکاف کرتے اور جسوقت رمضان کو مہینہ میں سہن ہوتے تو آئیدہ میں عتکاف فرماتے تھے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جمعہ کی رات ہوتی تو دواتی ہو کر یہ رات دس ہواؤں والی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونم آتا تو جمعہ



کی بات میں مکاں میں تشریف لیا تو چونکہ گرمی کا موسم تھا تو جمعہ کی بات میں مکاں سے باہر آجائے تھے امام جبریل نے اس حدیث کی معنی میں کہا ہے کہ عابہ بہ مطلب ہے کہ آدمیوں کی عادت سے یہ بات ہے کہ خاروں میں ایسے مکالوں میں چلے جاتے ہیں اور گرمی سے دونوں میں مکالوں سے باہر چل جاتے ہیں۔

### فصل دوسری

نص اور کار اور اون دعاؤں کے بیان میں حکوۃ حضرت علیؑ علیہ وسلم

حاصل اوقات میں پڑھا کرتے تھے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت دعا مانگتے تو آپ دو لون ہاتھوں کا رخ ایسی طرف رکھتے اور سو وقت استعاذہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کی بیٹیہ کو ایسی طرف رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت کوئی تکلیف ہو چیتی تو آپ ہاتھوں کو اس قدر اوٹھا کہ دعا مانگتے تھے کہ دونوں نعلوں کی سعیدی دکتی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو وقت دعا مانگنے کے واسطے ہاتھ اوٹھاتے جتنک ہاتھوں کو منہ پر نہیں پیرتے تو ہاتھوں کو پیچھے نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو یاد کرتے تو اس کے لئے دعا فرماتے تھے اور دعا یہ ہے نص کے ساتھ شروع کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے واسطے دعا مانگتے تو اس کی بیٹیہ پوتی اور اس کی واسطے دعا مانگتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَلِمَاتٍ خَلَقَ بِہَا النُّورَ وَخَلَقَ بِہَا السَّمْعَ وَبِہَا الْبَصَرَ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ** اس دعا کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کوئی آدمی نہیں ہے کہ اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہلکا تھا لی جبکہ دل کو چاہتا ہے رستی پر قائم رہتا ہے اور جبکہ دل کو چاہتا ہے رستی سے پھر دیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر دعا یہ تھی **رَبِّیْ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِکَلِمَاتٍ خَلَقَ بِہَا النُّورَ وَخَلَقَ بِہَا السَّمْعَ وَبِہَا الْبَصَرَ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ وَخَلَقَ بِہَا الْحَیْثُ** اور شہادت اعدائے استعاذہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے استعاذہ کرتے تھے



نامردی اور بکل اور مری عمر جو حواری کے ساتھ گدرے اور سینہ کی فساد کی باتوں اور عذاب قبر  
 اور تیاطیں اور نظر السان سے اعود پڑھتے تھے یہاں تک کہ قل اعود رب العلق اور قل اعود  
 رب الناس دون سورتیں بارل ہوئیں آپ نے ان دونوں کا پڑھا اختیار کیا اور ماسو کو  
 جو پڑ دیا۔ آنحضرت صلعم مرگ ناگہالی سے اعود پڑھتے تھے آنحضرت صلعم اس بات کو پسند کرتے تھے  
 کہ مرے سے پہلے بیمار ہوں۔ آنحضرت صلعم صبح و شام یہ دعائیں پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
 اَسْأَلُکَ مِنْ فَحَاةِ الْحَیْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فُحَاةِ الشَّرِّ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا یَدْرِیْ مَا  
 یُفْجُوْهُ اِذَا اَصْحَمَ وَاِذَا اَمْسٰی آنحضرت صلعم صبح و شام یہ دعا پڑھتے تھے اَصْحَحْ  
 عَلٰی وَطْءِ الرَّسَامِ وَکَلِمَةِ الْاِحْلَاصِ دِیْنِ سَلَامٍ بِیْکَ اَحْمَدٌ وَمِلَّةِ اَبِیْکَ اَنْرَ اَهِمَّ  
 حَبِیْبًا مُّسْلِمًا وَمَا کَانَ مِنْ الْمُشْرِکِیْنَ۔ آنحضرت صلعم کو جسوقت عمر یا تکلیف پہنچتی  
 تو یہ دعا پڑھتے تھے حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ وَحَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ حَسْبِیَ  
 الرَّزَاقُ مِنَ الْمَرْدُوْقِیْنَ حَسْبِیَ الَّذِیْ هُوَ حَسْبِیْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْکَیْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ  
 اِلَّا هُوَ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ آنحضرت صلعم فکر کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر  
 فرماتے تھے سَمَاءُ السَّعْدِ الْعَظِیْمِ اور جسوقت دعا مانگتے ہیں کوشت کرتے تو یاحی یا قیوم کہتے تھے  
 آنحضرت صلعم کو جب کسی عمر اور فکر ہوتی تو یاحی یا قیوم رحمتک استغیت پڑھتے تھے۔ آنحضرت صلعم  
 سختی کے وقت یوں دعا مانگتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ  
 الْعَزِیْزُ الْعَظِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّنْعِ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ  
 آنحضرت صلعم کو جب کسی شے سے ڈر ہوتا تو اس دعا سے بی لا شریک کہتے تھے۔ آنحضرت صلعم  
 جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یوں کہتے تھے اَللّٰهُمَّ جَرِّیْ وَاَحْثَرِّیْ۔ آنحضرت صلعم کو  
 جب کوئی کام درمیں آتا تو اسکو اس دعا کے عرویل کے تعویض کرتے اور حول و قوت



سیر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ہدایت چاہتے اور ہدایت کی پیروی اختیار کرتے اور گمراہی سے  
 دوری چاہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت کسی بات سے جوسے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کو شکر کے  
 واسطے حمد میں گرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت ایسے مکان سے باہر نکلتے تو بسم اللہ  
 الشَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہتے تھے اس حدیث کو ابو ہریرہ رضی اللہ  
 عنہ روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت ایسے مکان سے باہر نکلتے تو اسطور سے کہتے تو  
 بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ مَزِلَّ أَوْ نُصَلَّ أَوْ نُطْلَمَ  
 أَوْ نُحْمِلَ أَوْ نُجْهَلَ عَلَيْنَا اس حدیث کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے۔  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یوں پڑھتے تھے أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَآوِي  
 إِلَى كَرِيمٍ وَسَلَطَ بِهِ الْقَوْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ آیت فرمائی ہے جو کہ فی اس حدیث کو  
 پڑھیں گے تمام دن آفات سے محفوظ رہیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو  
 یہ دعا پڑھتے تھے بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي دُونِي  
 اِقْتَرِ لِي الْوَأْتِ رَحِمَتِكَ اَوْ حَقِّقْ لِي رَحِمَتَكَ اَوْ حَقِّقْ لِي رَحِمَتَكَ اَوْ حَقِّقْ لِي رَحِمَتَكَ  
 بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي دُونِي وَافْعَلْ لِي الْوَأْتِ  
 فَصَلِّكَ اس حدیث کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے آنحضرت  
 مسجد میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ صل علی محمد و آل محمد پڑھتے تھے اس حدیث کو  
 اس سے روایت کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت بار میں جاتے تو اسطور سے فرماتے  
 بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الشُّوْقِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُصِيبَ فِيهَا بِمَكْرٍ فَاجِرَةٍ أَوْ  
 حَاسِدَةٍ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انخلا میں داخل ہوتے وقت یوں دعا فرماتے تھے اللَّهُمَّ إِنِّي



اَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّحْسِ الْيَحْسِ الْحَبِيبِ الْحَبِيبِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور بیت الخلا  
 نکلنے وقت اسطور سے کہتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَدَا فِیْ لَدُنَّہٗ وَالْقٰی فِیْ قُوَّتِہٖ  
 وَاَدْبَرَتْ عَنِّیْ اَدَاةَ اَنْحَصَرْتُمْ صَلَواتِہٖ عَلَیْکُمْ سَلَامٌ مِّنْ عِندِ رَبِّکُمْ وَرِیَاسَتِہٖ  
 اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَیْتِہَا اَرْوَاحُ الْفَاسِیۃِ وَالْبَدَا اَلْبَالِیۃِ وَالْعِطَامُ الْمَحْرُۃِ اَللّٰہِ  
 حَرَّحْتُ مِنَ اللّٰہِ بِنَاوِہِی بِاللّٰہِ مُؤْمِنۃٌ اَللّٰہُمَّ اُدْحِلْ عَلَیْہِم رَوْحًا مِّنْکَ وَ  
 سَلَامًا مِّنَّا اَرْوَاحُ فاسیہ اور حسا و فاسیہ سے ہے اور روح معنی وسعت آنحضرت صلعم  
 قبروں کے رویہ گزرنے وقت فرماتے تھے اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلُ الدِّیَارِ مِنَ الْمَوْتِ  
 وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَاَمَّا اِنْ شَاءَ  
 اللّٰہُ بِکُمْ کَافِحُوْنَ۔ آنحضرت جسوقت میت کے دمن سے خارج ہوتے تو اسکی قبر  
 کے یاس کھڑی ہوئے کنگلوں سے فرماتے کہ ایسے بہائی کے واسطے معرفت طلب کرو اور اس  
 لیے دعا مانگو کہ وہ ایسے ایمان پر ثبات رہے اسلئے کہ اسوقت میں اس سے سوال  
 کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلعم جسوقت جنازہ کے ساتھ چلتے تو آپ کا کرب زیادہ ہو جاتا  
 اور آپ اور باتیں کم کرتے اور اپنے نفس کی باتوں کی کثرت کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم تو کنگلو  
 جنازہ کو پہنچو چلو سے منع کرتے تھے۔ آنحضرت صلعم جب میت کے اقارب کو تعزیت دیتے  
 تو اسطور سے فرماتے تھے یَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیُجَرِّکُمْ اَللّٰہُ تَعَالٰی مِیْتَہٗ بِرَحْمَہٖ اَوْ  
 تَمُوْا بِرُوحِہٖ۔ آنحضرت صلعم جب کسی کو تنہیت دیتے تو اسطرح فرماتے تھے بَارَکَ  
 اللّٰہُ لَکُمْ وَبَارَکَ عَلَیْکُمْ۔ آنحضرت صلعم جب کسی ہمایہ کے پاس عیادت کیواسطے  
 جاتے تو اسطور سے فرماتے تھے لَا مَآسَ طُہُوْرٌ لَّیْ شَاءَ اللّٰہُ آنحضرت صلعم  
 یاس جب کوئی قوم صدقہ لیکر آتی تو آپ اللہم صل علی آل فلان فرماتے تھے۔ آنحضرت صلعم



جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ  
 اَصْوَلُ وَبِكَ اَسِيرٌ۔ آنحضرت صلعم جسوقت غرا کرتے تو اسطور فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ  
 اَنْتَ عَصْدِيْ وَاَنْتَ لِعَصِيْرِيْ بِكَ اَحْوَلُ وَبِكَ اَقْلَلُ آنحضرت صلعم جسوقت  
 جہاد یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر ملکہ عامی پر تین تین تکبیریں کہتے اور اسطور سے  
 فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
 عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَيُّوْنَ نَائِيُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّكَ اٰمِدُوْنَ  
 صَدَقَ اللّٰهُ وَعَدَهُ وَلَصَرَ عَهْدَهُ وَهَرَمَ الْاَحْدَاثَ وَحْدَهُ۔ آنحضرت صلعم  
 جب جب کامیاب آتا تو اسطور سے دعا مانگتے تھے اللّٰهُمَّ اَرْكَ لِسَانِيْ رَجَبُ شَعْبَانَ وَ  
 بَعْنَارِ مَعَالٍ۔

آنحضرت صلعم جسوقت مُوَدَّن کی ادا ان سُنَّے جس طرح مودوں کہتا وہی طرح آپ ہی کہتے  
 مودوں جسوقت حِجْی علی الصَّلَوحی علی العلاح یہ پوچھتا تو آپ لا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتے تھے  
 آنحضرت صلعم جسوقت سُنَّے کہ مودوں اسہد کہتا ہے تو آپ واما اما فرماتے تھے آنحضرت صلعم  
 جسوقت مُوَدَّن کی ادا ان سُنَّے کہ وہ حِجْی علی العلاح کہتا ہے آپ اللّٰهُمَّ اجعلنا معہین فرماتے تھے  
 آنحضرت صلعم جسوقت بیت السہ تشریف کو دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ صِرْ دُنْيَاكَ  
 هَذَا تَشْرِيفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَتَبَرُّؤًا وَهَانًا آنحضرت صلعم جس حیر کو دوست رکھتے اسکو  
 حب دیکھتے تو اسطور سے فرماتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعَمَلِهِ يَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور  
 جسوقت کسی مکروہ شے کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ سَرَّابِدِ  
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ آنحضرت رعد اور بجلی کی آواز سننے وقت یوں فرماتے تھے  
 اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِعَصِيْبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِ مَا قُلْنَا ذٰلِكَ آنحضرت صلعم



حسوتِ عد کی آوار شہتے تو سطور سے دہراتے ہے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّحْمَةَ الْحَمْدُ اَحْمَدُ صَلَواتِ  
 حسوتِ بارش کو دیکھتے تو یوں کہتے تُو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنا وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَحْمَدُ صَلَواتِ عاری ہوتا  
 تو لوگوں سے دہراتے کہ ہمارے ہر صحر کی طرف جلاوسد تعالیٰ فرما کر کو ایک کیا ہو ہم اس سے طہارت کریں اور تعالیٰ  
 کی اس رحمت کا شکر ادا کریں اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ شمالی ہو زور سے جلتی تو یوں دعاواتی تُو اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِہَا اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ شدت سے ہوا جلتی تو یوں دعاواتی تُو  
 اللّٰهُمَّ اَحْصِلْ لِقَائِیْ لَاحِقًا لِّعَقِیْبِیْ اَوْطِیْ کُلَّ قَحْطِیْنٍ وَوَدَّہُ ہوتا ہے ایسی ہی ہوا ہی  
 یالی رسالے۔ اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ مدہنی جلتی تو دہراتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حَیْرَہَا  
 وَحَیْرَ مَا فِیْہَا وَحَیْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِہَا وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّہَا وَشَرِّ مَا فِیْہَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ  
 بِہ۔ اس حدیث کو حضرت عائشہ رحمہ سے روایت کیا ہے۔

ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ حسوتِ ہوا کا غلبہ ہوتا اور جس جانب سے  
 ہوا آتی اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ اوسکے سامنے آتے اور اسے دو یوں الوں پر بیٹھ جاتے اور دونوں  
 ہاتھ پائی اور اسطور سے دعا مانگتے تھے اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ حَیْرِ ہِدٰیۃِ الرَّحْمٰنِ وَحَیْرِ  
 مَا اُرْسِلْتُ بِہِ اللّٰهُمَّ اَجْعَلْہَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْہَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْہَا رِیَاضًا  
 وَلَا تَجْعَلْہَا رِجْیًا۔ اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ ہلال کو دیکھتے تو یوں کہتے تھے ہلالِ حرمِ شریف  
 اَمْنْتُ بِاللّٰہِ خَلَقَکَ پھر اسطور سے دہراتے تھے اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ ہلال کو دیکھتے تو یوں دہراتے تھے اللّٰهُمَّ اِہْلَہْ عَلَیْکَ بِالْیَمَنِ  
 وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ نَبِّیْ وَرَسُوْلَکَ اللّٰہُ اور ایک روایت میں لفظین  
 کی حای لفظ اس واقع ہوا ہے۔ اَحْمَدُ صَلَواتِ حسوتِ آخر کلام مبارک الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللّٰہ  
 فیما ملکتم ایما لکم تھا۔



آخر جوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی یہی قاتل سد الیہود و اساری اتحدوا قوتو  
انیا تم مساجد الایقین دیاں بارض العرب۔ آخر وہ ما۔ کلا۔ سے صلعم کے اوسکے ساتھ  
تکلم فرمایا یہی تھی حلال بی الریج فقد بلغت اسکے بعد آپ رجت فرمائی۔

### فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سو سیر احادیث خواص الکلام کو ہیں  
یہ تین سو تیرہ احادیث رسول کریم اور اہل بدر کی تعداد کے موافق ہیں کہ اسلام کے شروع  
اقتاب ہیں ان احادیث کو میں نے شفا ر قاضی عیاض اور موہب لدیہ علامہ قسطلانی  
اور جامع صغیر اور درر المنتہ مولفہ امام حافظ سیوطی اور کبیر الحقائق اور طبقات الاولیاء مولفہ  
امام منادی سے انتخاب کیا ہے گروہ موافقین اور مخالفین مسلمین اور غیر مسلمین کو یہ بات معلوم  
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق فصیح الناس تھے اس بات میں کسی نے خلاف  
نہیں کیا وہ حملہ احادیث حروف تہجی پر ترتیب دی گئی ہیں۔

### حروف التہجہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اُوتِیتُ جوامع الکلم من جوامع الکلم دیا گیا ہوں جو جامع الکلم  
وہ احادیث تنوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ اسکے الفاظ فصیح و بلیغ نہایت درجہ ہیں اور الفاظ  
قلیل اور اونکے معنی کثیر ہیں۔

إِنِّیْ أَعْلَمُ مَا تَعْلَمُ اللہ تعالیٰ سے اس امر میں ڈر حسین تجھ کو علم ہے۔ اِنِّیْ اللہ  
فِیْ عُسْرِكَ وَکُسْرِكَ عُسْرَتِیْ اور آسانی میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ اِنِّیْ قَوَّامٌ مَّوَصِّعٌ لِّکُمْ  
تمہوں کی جگہوں سے بچو اُنہیں عَقْلًا اَشَدُّ کُمْ مِّنْ اللہ خَوْفًا تم لوگوں میں  
کامل عقل والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف کرے میں تم سے استد ہے۔ اِجْتَنِبْ



الْحَمْدَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَيْءٍ شَرِبَ مِنْهُ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ  
 الْأَخْرَجَ عَلَى قَدَرِ النَّصَبِ الْحَرَجِ أَوْ سَحْتِ كِي مَقْدَارِ بِهٖ أَحْمَلُ لَوْ فِي طَلَبِ اللَّهِ نِيَا  
 فَإِنْ كَلَامٌ مِثْلُ مَا خُلِقَ لَهُ طَلَبِ دِيَا مِثْلِ إِجْمَالِ كَرِ اسْلَمَ كَمَا تَمَامِ سِرِّهٖ اَوْ سَحَرِ كَلَمَتِي  
 كَمَا يَدَا كَلِمَا كَلِمَا هِيَ الْأَحْسَانُ أَرْنَعْنَهُ اللَّهُ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ  
 يَرَاكَ أَحْسَانُ بِهٖ كَمَا تَوَاسَعُ تَعَالَى كِي عِبَادَتِ اسْطُورَتِ كَرِ كَوَا يَكُ تَوَا وَسَكُو دِيكُمَا هِيَ  
 بِسِ اِگَرِ تَوَا وَسَكُو نَمِثِ دِيكُمَا هِيَ تَوَا اسْطُورَتِ عِبَادَتِ كَرِ كَمَا وَهْ تَحْمُكُو دِيكُمَا هِيَ عِصْمَتِ مَازِنِ حَقُّو تَوَا  
 اِخْتِلَافِ اُمَمِي رَحْمَتِ مِثْرِي اُنَّتِ كَا اِخْتِلَافِ رَحْمَتِ هِيَ اَحْوَرُ لِسَا يَكُ اَلَا  
 مِرْحَبَتِ اِي سِي رَمَا كُو رُو كُ مَرِ حَرِ سِ نَهْ رُو كُ اَحْلِصِ اَلْعَمَلِ يَحْرِكُ مِمَّنْ اَلْقَلِيلُ  
 عَمَلِ كُو خَالِصِ كَرِ عَمَلِ سِ تَوَا تَحْمُكُو كَعَا يَتِ كَرِ كَا اِذَا اَلْاَمَانَةُ اِلَى مَنْ اَتَمَّكَ وَ  
 لَا تَحْصُ مَنْ خَالَكَ جِسْمِ تَحْمُكُو اَمَاتِ دِي تَوَا وَسَكُو اِذَا كَرِ اَوْ رَجِسِ تَرِ سَا تَحْيَا يَتِ كِي  
 تَوَا وَسَكُو حَيَا يَتِ كَرِ اَدَبِي رَنِي فَاَحْسَنَ تَا دِي مِثْرِي بِهٖ سِ مَحْمُكُو اَدَبِ سَكَلَا يَلِ  
 مِثْرِي تَا دِي اَحْسَنِ كِي اِذَا اَرَادَ اللَّهُ لِعَبْدٍ خَيْرًا رَهْدَكَ فِي اَللَّهِ نِيَا وَنَصْرَهُ  
 يُعْيُوبِ نَفْسِهِ وَفَقْرَهُ فِي اَللَّهِ يَسِ اَسَدُ تَعَالَى جِسْوَتِ كَسِي سَدِ كَسِي سَا تَهْ سَكِي كَا اَرَادَ  
 كَرِ تَا هِيَ تَوَا دِيَا مِثْلِ اَوْ سَكُو زَا بَدِنَا تَا هِيَ اَوْ سَكُو نَفْسِ كَسِي عِيُوبِ بِرَا وَسَكُو يَتَا كَرِ تَا هِيَ اَوْ سَكُو  
 اُمُورِ مِثْلِ سَمِجْدِ يَتَا هِيَ اِذَا اَسَاتِ فَاَحْسَنُ جِسْوَتِ تَوَا رَنِي كِي بِسِ سَكِي كَرِ اِذَا  
 كَمَا تَسْمَعُ فَاَصْنَعُ مَا سَمِعْتَ جِسْوَتِ تَوَا فَاَحْسَنُ كِي بِسِ جَوِ تَوَا هِيَ وَهْ كَرِ  
 اِذَا اَمَرَكَ الْقَصَا عَمَّا اَلْبَصَرُ جِسْوَتِ قَضَا وَتَرِي نَصْرَ دِي هُو كِي اَرْحَمُو  
 تَرَحَّمُو اَرْحَمُو مَرِ حَرَمِ كَسِي حَاوُ كَسِي اَرْحَمُو فِي اَللَّهِ نِيَا يُجِبُّكَ اللَّهُ وَارْهَدُ وَبِمَا  
 اُنْدِي النَّاسِ يُجِبُّكَ النَّاسُ دِيَا مِثْلِ بِرَا خَتِيَا كَرِ اَسَدُ تَعَالَى تَحْمُكُو دُوسْتِ كُو سَكَا



اور جو یہ آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اوس سے ہرگز آدمی تجھ کو دوست کہیگے استعینو  
عَلَى الْحَاجَاتِ مَا لَكُمْ أَنْ قُلْ دِيْ عَمَةٍ مَّحْسُودٌ اِیسی حاجتوں پر بھی طور  
استعانت چاہو اسلئے کہ ہر ایک صاحب نعمت محسود ہوتا ہے استعینوا علی کل  
صیغۃ ما ہلکا ہر کام پر اسلئے اہل سے استعانت چاہو استعنت قلبک وان  
اقتولک ایںے دل سے موتی طلب کر اگر جہ لو کون نے تجھ کو موتی دیا ہو اسلئے تسلیم  
اسلام قبول کر سلامت ہو اسلئے یستخرجک بخشش کر تیرے ساتھ بخشش کیجائے  
اصحابی کا لجم فیاہم اقتدینم اھتدینم میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں  
بس تم کسی کے ساتھ اقتدا کرو گے ہایت یاو گے اعجل لا استیاء عقوبۃ  
الکفر زیادہ عجلت کرنیوالی از روئے عقوبت کے بغاوت ہے أعدی عدوک  
نفسک الی بین جھنک دشمن تر دشمن کا تیرا وہ نفس ہے کہ تیری دیون پسپو کے  
درمیان ہے اعظم الناس خطایا اکثرهم حوصا بالماطل خطاؤن من اعظم الناس  
وہ شخص ہے جو آدمیوں سے زیادہ تراطل میں غرض کرتا ہے۔ اعظم الناس  
خطایا اللسان الکدوب خطاؤن من اعظم الناس جو بڑے بولنے والی زبان ہے  
اعمال الصلابة بعد الھدی زیادہ ترا مد ہاں وہ گمراہی ہی کہ بعد ہایت کو ہو  
اعمل یوحہ واحد یلعل الوجوہ کلھا ایک جہ کے ساتھ عمل کر کل وحین  
اوسکی تجھ کو نفایت کر نیکی افضل الاعمال سرور تدجلۃ علی مسلم فصل عمل کی  
وہ چوتھی ہے کہ تو مسلمان کو وہ خوشی ہو نیجائے افضل الاعمال لعل باللہ استغالی کے  
ساتھ علم حاصل اعمال کا ہے۔ افضل النجہ اذ ان تحاھد نفسک وھو ان  
افضل جہاد کا یہ ہے کہ تو اسے نفس اور خواہش کے ساتھ جہاد کرے۔



۱۰ اَقْتَصِحُوا فَاصْطَلِحُوا بِمَا ارْتَابَ شَاوِشُ كَيْفَ تَصِلُوْنَ اِلَىٰ صِلَاحٍ كِي اَقْصَلُ اِلَىٰ رَنْ  
 الْوَرَّاعُ اَقْصَلُ رَيْنِ كَاوَرِجْ هِي اَقْصَلُ اِلَىٰ صَدَقَةِ حَمْدِ الْمَقْلِ وَانْدَعَمِشْ قَعُولُ  
 اَقْصَلُ صَدَقَةِ كَاوَرِجِ كِي كَوَشَشْ هِي مِي اِنْدَا كَرِخِيَرِ مِي اَوَسْ كِي سَا تَهْ كِي تَوَاوِ كِي عِيَا لِدَارِي  
 كَرْتَا هِي اَقْصَلُ اِلَىٰ نَاسِ اِلَىٰ تَقَاهِمُ لِلّٰهِ وَاَوْصَلُهُمُ لِلرَّحْمِ اَقْصَلُ اِلَىٰ دِيوَنِ كَاوَرِجِ هِي  
 كَاوَرِجِ تَقَالِي كِي اَوْ سَطْلِي زِيَادَةِ تَقَوِي اِلَا هِي اَوَرِجِ رَحْمِي مِي اَوَسْ كِي سَا تَهْ كِي تَوَاوِ كِي عِيَا لِدَارِي  
 مَنْ رِي وَرَقْلِيًّا مَلَا حِيَتِ يَانِي اَوَسْ شَخْصِ لِي كِي عَقْلِ اَوَسْ كُو وِي كِي اِلَا اَقْتَصَادُ فِي الدَّقِيقَةِ  
 اَقْصَلُ الْمَعِيْنَةِ وَالتَّوَدُّدِ اَقْصَلُ الْعَقْلِ وَحَسَنِ السُّؤَالِ اَقْصَلُ الْعِلْمِ اَحْرَا حَاتِ مِي  
 سِيَا رُوِي كَرِيَا اَقْصَلُ مَعِيْتِ هِي اَوَرِجِ اِهْمِجِيْتِ كِيَا اَقْصَلُ عَقْلِ هِي اَوَرِجِ طَوِيْتِ  
 سُوَالِ كَرِيَا اَقْصَلُ الْعِلْمِ هِي اَللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَحِيْدِ اِهْمِجِيْتِ  
 اَللّٰهُ تَقَالِي بِيْدِهِ كِي مَدُو كَرْتَا هِي حَتّٰى كِي بِيْدِهِ اِي سِي سِلْمَا اِي بَانِي كِي مَدُو مِي رِهْتَا هِي  
 اَمْرًا اِي اَهْلِيَّتِ اِلَا مَا حَسَنَةُ الْاِسْلَامِ حَالِيَّتِ كِي اَمْرُو مِي دِي وَرَقْلِيًّا  
 مَكْرُو هِي كِي اِسْلَامِ نِي اَوَسْ كُو بِيْدِهِ كِي هِي مِي اَوَسْ كُو دِي وَرَقْلِيًّا كَرْتَا - اَمْرًا اِي اَنْ نَكَلِمَ  
 النَّاسَ عَلٰى اَقْدَرِ عَقُولِهِمْ اَمْرًا اِي بَاتِ اَمْرًا كِي كِي مِي اَوَسْ كُو دِي وَرَقْلِيًّا كَرْتَا - اَمْرًا اِي اَنْ نَكَلِمَ  
 مَوْفِقِ كَلَامِ كَرِيْنِ اِنَّ اَللّٰهُ لَعَنَ رَحْمَةً هَذِهِ اَنْ تَعِيْتِ بِرَفْعِ قَوْمٍ وَخَفْصِ  
 اَحْيَرِيْنِ تَحْقِيْقِ اَللّٰهُ نِي مَكْرُو دِي رِي حِيْتِ كِي مَعُوْتِ كِي هِي مِي اِي كِي قَوْمِ كِي بِيْدِ كَرِيْنِ  
 اَوَرِجِ دِي سَرِي قَوْمِ كِي سِيْتِ كَرِيْنِ وَاسْطِي مَعُوْتِ كِي اِيَا هِي اِنَّ اَللّٰهُ تَحَاوَرِجِ رِي  
 عَرِ السَّيَا اِي مَا اَلْهَوَا عَلَيْهِ اَللّٰهُ تَقَالِي سِي مِي رِي اَمْرًا كِي سِيَا كُو مَعَا فِ كِي  
 اَوَرِجِ حِيْتِ سِي وَهِي مَجْهُوْرِ كِي كِي هِي اَوَرِجِ اَوَسْ صَادِرِ هِي اَوَسْ كُو بِيْدِهِ اَللّٰهُ تَقَالِي  
 مَعَا فِ كِي هِي اِنَّ اَللّٰهُ حَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيٍّ وَفَقَلِيهِ اَللّٰهُ تَقَالِي سِي مَعْرُومِ



ربان اول برحق کو گردانا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلَى اَجْسَامِكُمْ وَصُورِكُمْ وَلَكِنْ  
 يَنْظُرُ اِلَى قُلُوبِكُمْ اللّٰهُ تعالیٰ ہمارے جسموں اور صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ ہمارے  
 دلوں کی طرف دیکھتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْأُمُورِ یُکْرَهُ سَفْسَافَهَا اللّٰهُ تعالیٰ  
 اعلیٰ کاموں کو دوست رکھتا ہے اور حقیر کاموں کو ناپسند کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُلُوفَ  
 بِالْأَهْرِ كُلِّهِ اللّٰهُ تعالیٰ تمام مریضوں کو دوست کہتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَدْرِلُ الْبُرْفَ  
 عَلَى قَدَرِ الْمُؤْتِنَةِ اللّٰهُ تعالیٰ موت کے موافق رزق اوتارتا ہے اِنَّ أَحْسَرَ النَّاسِ  
 صَفْقَةً مَّرَادٍ مِمَّنْ أُحْرِقَتْهُ بِدُيَا عَيْرَةٍ تحقیق زیادہ ٹوٹے والا معاملہ میں آدمیوں  
 وہ شخص ہے کہ اس کی آخرت کو عمر کی دبیائے گئی ہو اِنَّ الدِّينَ يُسْرُو وَلَنْ يَنْتَازُوْهُ  
 الدِّينُ أَحَدًا إِلَّا عَلَىٰ دِينِ آسَانِي ہے ہرگز شدت نہیں کی کسی سے دین میں بگڑیں  
 اوسپر غالب ہوا اِنَّ الصَّبِيْرَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَىٰ تحقیق صبر پہلے صدمہ کے وقت  
 ہے اِنَّكَ لَمَّا تَدْعُ لِلّٰهِ شَيْئًا لَا عَوْصَلَكَ اللّٰهُ حَيْرًا مِنْهُ تحقیق تو نے نہیں چھوڑی  
 کوئی شے اللّٰہ تعالیٰ کی واسطے مگر اللّٰہ تعالیٰ نے اوس کا عوض تجھ کو اوس سے بہت دیا  
 اِنَّكُمْ لَنْ تَسْعَوْا النَّاسَ بِأَمْوَالِكُمْ فَسَعَوْا اَهُمْ بِأَحْلَافِكُمْ تم لوگ ہرگز ہرگز  
 اپنے مال سے آدمیوں کو وسعت نہیں دے سکو گے اپنے اخلاق سے آدمیوں کو وسعت دو  
 اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا تَحْقِيقًا صَاحِبِ حَقِّ کی واسطے مقال ہے اِنَّمَّا الْأَعْمَالُ  
 بِالنِّيَّاتِ سوائے نیت کے نہیں ہے کہ اعمال نیت کے ساتھ ہیں اِنَّمَا التَّسْبِيْحُ بِتُرَاخِصٍ  
 سوائے نیت کے نہیں ہے کہ تسبیح رضامندی سے ہے اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ وَالتَّحْقِيقِ  
 بِالْحَقِّ سوائے نیت کے نہیں ہے کہ علم سیکھے سے آتا ہے اور سوا اس کے نہیں ہے کہ علم حاصل کرنا  
 سے ہوتا ہے اِنَّمَا الْمَرْغُ بِالْحَقِّ لِكَيْ يَنْظُرَ الْمَرْغُ مَنْ يَحْتَاطِلُ سوائے نیت کے نہیں ہے کہ



ادھی ایسے دوست کے ساتھ ہوتا ہے پس آدمی کو چاہئے کہ دیکھے کس کو دوست کہتا ہے  
 اِنَّ مِرَالْمَسِيَا لَسِحْرٌ تَحْقِيقُ بَعَثَ بَابِ سَعِ الْبَيْتِ حَادِثٌ هُوَ اَمَامَ مَدِيْنَةِ الْعِلْمِ  
 وَعَلَى شَامَتَا فِي عِلْمِ كَامِتِهْمُوْنَ اَوْ عَلٰى ضَاوِسْ تَهْرَكَ دُرُوْرِهِ اِنَّ اَنْتَ وَمَالُكَ لَبَيْتٌ  
 تَوَاوِرْتِ اِمَالِ تَبْرَ مَا يَكُوْنُ اَكْسَى هِي اَنْ يَفْعَلَ الْحَايِرُ خَيْرٌ لَّكَ اِذَا تَوَسَّلَ بِكَ رِيَا تَوَتِيْرُ  
 حَيْرَ اَمْرٍ لِّوَالِنَّاسِ مَسَايِرُ لَّهُمْ اَدْمِيُوْنَ كُوَاوِ كَيْ مَسَا زِلْ مِيْنِ اَوْتَارِ وَالطَّرِيْقُ فَاِيْمَا  
 هُوَ حَتُّكَ وَمَا رُكِّ وَبِكَيْه تَوَتِيْرُ اَمْرٍ وَتِيْرِيْ هَسْتِ اَوْتِيْرِيْ دُرُجِ هِي اَمَّا كَمْ كُنْ فَعَلِ  
 وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ قِيلَ اَوْ قَالَ اَوْ رَايْدَهْ سُوَالِ كَرِيْ سَعِ كَرَامِيُوْنَ الْاِسْلَامِ  
 حُسْنُ الْحَلْقِ اِسْلَامٌ اَحْيَا خُلُوْصٌ هِي الْاِسْلَامُ يَحْتُ مَا فَنَكْرُ وَالْحَجْرَةُ يَحْتُ مَا  
 قَبْلَهَا اِسْلَامٌ اَوْ حَيْرٍ كُوَقُوعِ كَرْتَا هِي اِسْلَامٌ سَعِ سِيْلَتِيْ اَوْتِيْرْتِ اَوْسِ حَيْرٍ كُوَقُوعِ كَرْتَا  
 كَرْتَا سَعِ سِيْلَتِيْ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ اَوْتِيْرْتِ  
 مَحْلُوْقِ كِي طَاعَتِ حَالِقِ كِي مَعْصِيَتِ مِيْنِ شِيْنِ هِي الْاِسْلَامُ يَعْزُوْكَ لَا يُعْلِيْ اِسْلَامٌ  
 عَالِبٌ هُوَا هِي مَغْلُوْبٌ هِيْنِ كِيَا جَانَا اِيَّاكَ وَدَعُوْكَ الْمَطْلُوْمُ مَطْلُوْمِ كِي عَا سَعِ دُرُ  
 اِيَّاكَ وَقَرِيْرَتِ الشُّوْعِ فَاِيَّاكَ اِيَّاكَ تَعْرِفُ بَدِيْهِمْ صَحْبَتِ سَعِ دُرُ اسْلَمُ كَرْتَا اَوْسِ كَرْتَا  
 يَحْيَا جَانَا هِي اِيَّاكَ وَالْحَيَاةُ فَاِيَّاكَ لَسْتِ الْبِطَانَةُ حَيَاتِ سَعِ اسْلَمُ اَسْلَمُ  
 حَيَاتِ رُزَا زُوَا رِيْ اِيَّاكَ وَمَا يَسُوْعُ الْاَدُّنْ جَوَابَتِ كَالُوْنَ كُوْرِيْ مَعْلُوْمٌ هُوَا  
 اَوْسِ سَعِ اِيَّاكُمْ وَخَصْرَاءِ اَلْمَنْ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ  
 اَوْ حَسِيْنِ اَوْسِ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ كُوْرِيْ سَعِ  
 فِي الشُّكْرِ وَنِصْفٌ فِي الصَّائِرِ اِيْمَانِ دُوْ حَصَّةٍ هِي اِيْكُ حَصَّةٍ شُكْرِ مِيْنِ هِي اَوْ اِيْكُ  
 صِرْمِيْنِ هِي -



## حرف الباء

أَلَيْسَ خُسْرًا لِّمَن كَانَ عَلَىٰ ذُنُوبٍ كَثِيرَةٍ بَعْدَ مَا كَفَرُوا أَن يَأْتِيَهُمُ الْيَوْمَ الْمَوْتُ وَهُمْ كَانُوا يُشْرِكُونَ  
 کہ اوس پر آدمیوں کے مسلح ہونے کو تو مکروہ سمجھے بڑو انا تم کو تارکم ابنا تم کو  
 وَعَفُوا نَعَفُؤْكُمْ بِمَا كَانُوا يَكُونُونَ اے مایوں کے ساتھ سبکی کرو تمہارے ساتھ تمہارے ساتھ  
 سبکی کریں اور تم لوگ عفت اختیار کرو تاکہ تمہاری عورتیں عفت کریں نَعَفْتُ لِمَا كَانُوا يَكُونُونَ  
 اے آدمیوں کے ساتھ مدارات کیلئے واسطے میں دعوت کیا گیا ہوں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ  
 اَلْمَدِينَةَ عَلَىٰ مَرَاتِكُمْ دَعَىٰ دُونَكُمْ دَعَىٰ دُونَكُمْ دَعَىٰ دُونَكُمْ دَعَىٰ دُونَكُمْ

## حرف التاء

تَرَكْنَا لَكَ تَرْصَدًا شَرًّا يَوْمَ تَأْتِي سَاعَتُكَ تَعْرِفُ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّجَاءِ نِعْمًا  
 وَالسَّيِّئَةِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَحْطَاكَ لَمْ يَكُنْ يُصِيبُكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ  
 لِيَصِيبُكَ وَإِنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّابِرِينَ وَالْقَرَارَ مَعَ الْكَرْبِ وَإِنَّ مَعَ الْغَنَىٰ  
 يَسْكُو أَسَاسًا كِي سالت میں اسد تعالیٰ کو پہچان سختی کی حالت میں اسد تعالیٰ تجھ کو بھی لگا  
 اور جان تو کہ جو چیز تجھ کو نہیں پہنچتی وہ میں ہی پہنچنے والی تھی اور جو چیز تجھ کو پہنچتی وہ چیز  
 تجھ سے خطا کرنے والی نہیں تھی اور تحقیق نصرت صبر کے ساتھ ہے اور کشائش سختی کے  
 ساتھ ہے اور تحقیق عسرت کے ساتھ آسانی ہے تَعَسَّ عَمْدُ الْوُجْهِ قَبْلِي كَالْعَلَمِ  
 ہلاک ہو جیو نہ سکو یا الْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عُرْوَةُ وَثْقَىٰ كَسَاتِهِ  
 تنگ کر دعوہ و ثقی قول لا اله الا الله سے تہاد و اوتخاوت باہم تحفہ ہوا و آپس میں  
 دوست بنناؤ۔



## حرف الث

ثَلَاثٌ مَنْ كُنْ فِيهِ وَحَدَّ حَلَاوَةً أَلَا يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سَوَّاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ  
 يَبْعُدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْفَعَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُتْلَىٰ فِي النَّارِ تِسْرِينَ  
 جس شخص میں وہ تین باتیں ہیں اوسنے ایمان کی حلاوت پائی ایک یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 اور اسد تعالیٰ کا رسول مولوں اوسکے نزدیک مسود و نون کے دوست ترہوں دوسری یہ  
 بات ہے کہ آدمی کو دوست رکھے اور اوسکو دوست نہ رکھے مگر اللہ تعالیٰ کی واسطے تیسری بات  
 ہے کہ کفر میں لوٹ آنے کو مکروہ جانے پہچانے اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو کفر سے  
 نکالا ہے جیسا کہ وہ اس بات کو مکروہ جانتا ہے کہ دوزخ میں ڈالا جائے ثَلَاثٌ مَنْ كُنْ  
 فِيهِ حَاسِنَةُ اللَّهِ حَسَنًا لِّسَانًا وَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ تُعْطَىٰ مِنْ حَزَنِهِ  
 وَتَعْمَلُ سَعْيًا طَائِعًا وَتَقْطَعُ تِسْرِينَ بَاتِينَ جِسْمٍ فِيهِ بُولُ اللَّهِ تَعَالَىٰ  
 ساتھ آسانی سے محاسبہ کر لیا اور اسی رحمت سے اوسکو جنت میں داخل کر دیا ایک یہ بات ہے  
 کہ جسے جہنم کو محروم کیا اوسکے ساتھ تو عطا کرے دوسری یہ چیز ہے تیسری ساتھ طاعت کیا اوسکو ساتھ  
 عفو کرے تیسری یہ ہے کہ جسے جہنم سے قطع رحم کیا تو اوسکے ساتھ صلہ رحمی کرے ثَلَاثٌ  
 مُبْتَلِيَاتٌ حَسْبُ اللَّهِ تَعَالَىٰ فِي الشِّرِّ وَالْعِلَافَةِ وَالْعَدْلِ وَالرِّصَالِ وَالْعَصَبِ  
 وَالْقَصْدِ فِي الْعَمْرِ وَالْعَبِيَّةِ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ هَوَىٰ مُتَّبِعٌ وَتَشَهُّ مَطَاعٌ وَ  
 أَهْجَاءُ الْمَرْءِ بِفَيْسِهِ تِسْرِينَ خَيْرٌ مِنْ نَجَاتٍ دِينَ الْإِيمَانِ تَعَالَىٰ كَا حُوتٍ بَاطِلٍ أَوْ ظَاهِرٍ  
 دوسرے ضنا اور عصب میں عدل کہتا تیسرے فقر اور غنا کی حالت میں مہیاہ رومی اختیار کرنا  
 اور تیس خیریں ہلاک کر دینا لی ہیں ہوی اتنا کی گئی دوسرے بجل طاعت کی گئی تیسرے عرو



مرد کا اپنی دات کے ساتھ۔

## حرف ابیم

الْجَارُ قُلٌّ لِلْأَمْرِ وَالرَّقِيقِ قَبْلَ الظَّنِّ سِوَى مَكَانٍ سِوَى سَایِه کا وہ ہونڈ ہوا اور  
سِوَى سفر سے رقیق کو تلاش کرنا جفتِ اقدیم کا آنت کا یقین شک ہو گیا قلم ساتھ اور  
جیر کے کہ تو اس کے ساتھ ملے والا ہے الجماعہ رحمۃ والفرقة عذاب متفق رہا  
حد کی رحمت ہے اور یا ہم جانی کرنی غدا ہے الحنة تحت آدام الاوقات  
بست ماؤں کے قدموں کے پیچھے ہے الحنة تحت طلال السیوف بہت  
تلواروں کے سایہ کے پیچھے ہے۔

## حرف الحار

حُبُّ اللَّهِ نَبَأُ رَأْسٍ كُلِّ حَظِيَّةٍ وَنَبَأُ كُلِّ مَحَبَّةٍ تَمَامُ خَطَاوَنٍ كَارِاسٍ هُوَ الْحَبُّ  
فِي اللَّهِ وَالْبَعْضُ وَاللَّهُ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ خُدا کے معاملہ میں محبت اور خدا  
معاملہ میں بعض افضل اعمال کا ہے حُبُّكَ الشَّيْءُ نَعْمَ وَيُصْنَعُ مَحَبَّةً تَعْنِي تَحْكُومُهُ  
اور رہا کر دیتی ہے الْحَدْبُ خَدْعَةٌ حَكٌّ كَرٌّ وَفَرِبَ كَيْسُ الْحَسْبِ الْمَالُ  
وَالْكُومُ النَّقْوَى حَسْبُ الْمَالِ ہے اور کریم تقویٰ ہے حَسْبُكَ بِالصَّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ  
دواء کا کافی ہے تحکم صحت اور سلامتی از روی بیماری کے یعنی ہمیشہ تندرست رہنا ایک  
بیماری ہے حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ جنت بکارہ  
کے ساتھ ڈھائی گئی ہے اور دوزخ شہوات کے ساتھ ڈھائی گئی ہے الْحِكْمَةُ صَا  
الْمُؤْمِنِ حِکْمَتِ مومن کی گم کی ہوئی ہے الْحَلَالُ بَيْنٌ وَالْحَرَامُ بَيْنٌ حلال  
طاہر ہے اور حرام طاہر ہے۔



## حرف النجاء

حَدِّ الْحُكْمَهُ وَلَا يَصْرُكُ مِنْ أَتَمِّ عَاءٍ حَرَحَتْ عَمَتْ كَوَلَّ عَمَتْ تَجْمَهُ كَوَلَّ  
 صَرَّ نَيْنٍ دَسَ كِي كَسِي طَرَفٌ سَ كَلِي هُوَ حَصْلَتَانِ لَا يَحْتَمِعَانِ إِلَّا فِي مُؤْمِنٍ  
 السَّحَا وَحَسَّ الْحَقُّ وَحَصْلَتَيْنِ هُنَّ كَوَلَّ جَمْعٌ هُمُ هُمُ مَكْرُوسٌ هُنَّ جَمْعٌ هُوَ فِي هُنَّ  
 سَحَا وَحَصْلَتَانِ حَصْلَتَانِ لَا يَحْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ أَلْيَحْلُ وَسَوْءُ الْحَقِّ  
 وَحَصْلَتَيْنِ هُنَّ كَوَلَّ جَمْعٌ هُمُ هُمُ مَكْرُوسٌ هُنَّ جَمْعٌ هُوَ فِي هُنَّ  
 اللَّهُ وَاحْتَمِ إِلَى اللَّهِ أَلْعَمُ لِعِيَالِهِ مَحْلُوقٌ تَمَامٌ سَدِّ تَعَالَى كِي عِيَالٌ سَبَّ سَدِّ تَعَالَى  
 رَوَيْكَ مَحْلُوقٌ سَبَّ يَادَهُ دَوَسْتُ وَتَحْصُصُ هَبَّ كَدِّ سَدِّ تَعَالَى كِي عِيَالٌ كَبُيُوسَ يَادَهُ فَمَسَّ سَبَّ  
 يَا ابْنِي عِيَالٌ كَوَلَّ يَادَهُ لَعَنَ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 حَيْرَ الدَّرَقِ مَا لَا يَطْعَمُكَ وَلَا يَلْبَسُكَ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 خَيْرُ الْعَمَلِ أَنْ تَعَارَفَ الدُّنْيَا وَلَسْنَا مَلَكُ رَطْبٍ مَرْدٍ كَرَامَتِهِ نَبِيٌّ عَمَلٌ يَسُوعُ  
 كَدُّ دَسَا كَوَلَّ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 لَا هَلْهَلْ وَأَمَّا حَيْرُكُمْ لَا هَلْهَلْ هَبَّ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 هَبَّ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 مَن يَجِدُنِي هَبَّ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ  
 حَيْرُ النَّاسِ أَلْعَمُ لِعِيَالِهِ مَحْلُوقٌ تَمَامٌ سَدِّ تَعَالَى كِي عِيَالٌ كَبُيُوسَ يَادَهُ فَمَسَّ سَبَّ

## حرف الدال

الدَّالُّ عَلَى الْحَيْرَةِ كَعَالِهِ وَالْأَدَالُ عَلَى التَّوَكُّلِ كَعَالِهِ خَيْرٌ مِنْ سَبَّهَا كِي كَرِيْمًا لَا خَيْرَ كَرِيْمًا كِي  
 مَسَدِّ هَبَّ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ يَسُوعُ



عبادت سے دے مائرتیک الی مالک تریک فار الصدیق طمانینہ ولکہ  
 ریمہ جو چیز تھکواش ہر کے شک کی طرف لیجاتی ہر کہ وہ جیہیکو تک میں ہر الی ہر کو ہر  
 تحقیق صدق طمانیت ہے اور کذب تک ہے اللہ بیا ستم المومن والجمہ الکفار  
 دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جہت ہے اللہ بیا عرض خاصر کیا کمل منہ الیہ  
 والعاجرو الاحرة وعد صادق یحکم فیہا ملک عادل یحقق الحق ویبطل  
 الباطل فکونوا انساء الاحرة ولا تکلوا انساء الدنیا فان کل من یتبعہا اولہ  
 دنیا موجود مال ہے اوس سے نیک اور بد کردار دونوں کہاتے ہیں اور آخرت سجادہ  
 آخرت میں بادشاہ عادل حکم کرے گا حق کو حق اور باطل کو باطل تا ت کرے گا تم لوگ آخرت کے  
 بیٹے ہو جاؤ اور دنیا کے بیٹے نہ موائے کہ ہر ایک مان کا بیٹا مان کے پیچھے ہوتا ہے۔  
 اللہ دنیا کلھا متاع وحیر متاعہا المرأة الصالحة تمام دنیا متاع ہے اور دنیا کی پہا  
 ستاع سک عورت ہے اللہ بیا قرعہ الاحرة دنیا آخرت کا کسیت ہے دور و  
 مع کتاب اللہ حدتہا اس پر جاؤ تم کتاب اللہ کے ساتھ جس طرح کہ کتاب اللہ ہر جا  
 الدین نصیحة دین نصیح ہے دین المذع عقلہ ومن لا دین لہ لا عقل  
 دین مرد کا اور عقل ہے جس مرد کا دین نہیں ہے اوسکے واسطے عقل نہیں ہے۔

### حرف الدال

دکر اللہ شفاء القلوب اللہ تعالیٰ کا ذکر دلون کی شفا ہے اللہ تعالیٰ  
 والبر لا یملے والدیان لا یموت فکل کما تبت گناہ نہیں ہو لاجاتا اور سکی برائی  
 نہیں ہوتی اور دیان کو موت نہیں ہے پس ہو عسیا کہ توجاہتا ہے دہرب حسن  
 المخلوق بخیر الدنیا والاحرة اسے خلق والا شخص دنیا اور آخرت کی نیکی کو لے گیا

اللہ تعالیٰ کا ذکر دلون کی شفا ہے  
 اللہ تعالیٰ کا ذکر دلون کی شفا ہے  
 اللہ تعالیٰ کا ذکر دلون کی شفا ہے  
 اللہ تعالیٰ کا ذکر دلون کی شفا ہے



دَوَالُوجِهَاتٍ لَا يَكُونُ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى كَ تَزْوِيكٍ جِهَاتٍ

### حرف الزا

رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللَّهِ تَعَالَى كَ حُوفِ رَأْسِ الْحِكْمَةِ رَأْسُ الدِّينِ الْوَرَعُ  
پیشہ گوئی میں دین پر راس العقل بعد الايمان التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ رَأْسُ عَقْلِ  
ایمان کے بعد آدمیوں کے ساتھ محبت رکھنا ہے رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَقَالَ خَيْرًا  
وَعَبْدًا أَوْسَكَتَ فَسَلَّمَ أَوْسَ بَدَّ يَرْجُو حُرْمَ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ كَرَمٍ  
حاکم کیا ناچپ بائیں سلامت ہر حدیث لایکے مَارَضَى اللَّهُ لَهَا جِسْ خَيْرِينَ  
میری امت کیواسطے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے میں اس کو خوشنود ہوں رِيَاضُ الْحَقِّ  
التَّسَاجُدُ بِتِ كَ بَاعَاتِ سَجْدِينَ هِيَ -

### حرف الزا

رَدَّ عِبَادَتَهُ دُحْنًا فَاصِلَهُ كَ سَاهِدَاتِ كَرَارِ وَرَ مَحَبَّتِ كَ رِيَادَهُ هُوَا  
یعنی تیری محبت یادہ ہوگی۔

### حرف السين

السَّعِيدُ مَرُوعٌ بِغَيْرِهِ سَعِيدٌ وَهُوَ تَخَصُّصٌ هُوَا كَ دُورِ نَصِيحَةٍ نَدِيهِ  
یعنی غیر تخص کی نسبت سے مت کو شکر مستحب ہو جائے سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ رَوَا  
قوم کا قوم کا خادم ہے السُّيُوفُ مَقَائِلُ الْحَقِّ تَوَارِيْنِ بَسْتِ كَ كَجِيْنِ هِيَ السُّفْرُ  
قُطْعَةُ مِنَ الْعَذَابِ سَفَرِ عَذَابِ كَ قُطْعَةٍ هِيَ -

### حرف الشين

الشَّاهِدُ بَرِيٌّ مَالَا يَرَى الْعَائِلُ حَاضِرُ تَخَصُّصٍ حُجْرَةٍ كَيْتَا هُوَا غَائِبُ تَخَصُّصٍ



ہیں دیکھتا۔

**حرف الصاد**  
 الصَّادُ حُرُوفٌ صَبِيحٌ سَوَّارٌ سَبَّحٌ الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْمَرْحِ وَالزَّهْدِ  
 الْكَبَدِ صَبْرٌ كُنَائِشٌ كَيْفِيٌّ ہے اور زہدِ عیشیہ کی عسائے الصَّلَوةُ عِمَادُ الدِّینِ نَمَاز  
 دین کا ستون ہے الصَّلَوةُ مِفْتَاحُ كُلِّ سِرٍّ الْمَنِيَّةُ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ نَمَازِ تَمَامِ  
 سَبْکُون کی کھی ہے اور شرابِ تمامہ دس کی کھی ہے صَوْمُ الصَّوْمِ رُورہ رکھو تم  
 تندرست رہو تم۔

**حرف الضاد**  
 صَالَةُ الْمُؤْمِنِ الْعِلْمُ مُؤْمِنٌ كَيْفِيٌّ ہُوئی سے علم ہے۔

**حرف الطاء**  
 طَاعَةُ الْمَرْءَةِ نَدَامَةٌ سَوْرَتِ كَيْفِ سَرْدَارِی نَدِیست ہے طَوْنِي لَمِنْ شَعْلَةٍ  
 عَنِيْبَةٍ عَنْ عَيُوبِ النَّاسِ اَوْ شَحْصِ كَوْ حَوْشَجْرِي ہُو کہہ کی عیب سے مخلوق کی عیوب کی  
 اسے ساتھ اوسکو شعول کہائے طَوْنِي لَمِنْ طَالِ عُمَرَةٍ وَحَسِّنْ عَمَلَهُ اَوْ شَحْصِ كَوْ  
 حَوْشَجْرِي ہُو کہہ اوسکی عمر دراز ہوتی اور اوسے اپنے عمل کئے

**حرف الظاء**  
 ظَهَرَ الْمُؤْمِنُ حَمْلُهُ الْإِبْحَاقِ بِطَبِيعَةِ مُؤْمِنٍ كَيْفِيٍّ مَحْطُوعٍ حَاسِی ہے مگر اوسکے حق کے ساتھ  
 یعنی اوسکی بیٹیہ یہ مارنا مگر ترعی حکم کے ساتھ اوسکی بیٹیہ پر مارنا۔

**حرف العين**  
 الْعِدَّةُ دِينٌ وَعِدَةٌ قَرَصٌ ہے الْعَزَلَةُ سَلَامَةٌ كَوْنِی سِلَاسِی سِلَاسِی ہے



الْعَرْشِ وَدَسَّاسُ رُجْمٍ طُورٍ سِرِّتِ كَرِيْمٍ اِلٰی هٖ عَقُوْا الْمُلُوْكَ اَبْقٰ الْمُلُوكَ  
 بَارِئًا هٖوْنَ كَا عَقُوْكَ رَا مَلِكٌ كِيُوْلَ سَطْرٍ زِيَادَهٗ بَقَا كَا سَبَبٌ هٖ عَلٰى الْيَدِ مَا اَحْدَثَ  
 حَتّٰى تُوَدِّعَهُ يَتْرُكُ مَا تَرَكَهُ دَمْرٌ وَهٖ حَيْرٌ هٖ كِهٖ تَوَلَّى لِيْ هٖ يِهَاتِكُ كِهٖ تَوَاوَسُوْا  
 اَوَاكِرْ اَلْعَيْنُ حَقٌّ حَتْمٌ مَدْحٌ هٖ -

### حرف الغين

اَلْعَيْنُ عَنِ النَّفْسِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ النَّفْسِ عِنَا نَفْسٍ كِيْ سَبَبٌ پُرُوَانِيْ هٖ اَوْفَرُ  
 نَفْسٍ كِيْ مَحْتَا جِيْ هٖ -

### حرف الفار

اَلْعِتَّةُ نَائِمَةٌ لَعَنَ اللّٰهُ مَنِ اَلْقَطَطُهَا مَتَّهٖ سُوْرٌ وَالَا هٖ اَسَدٌ تَعَالٰی اَوْ تَحْصِيْلُ لَعْنَتِ  
 كِهٖ اَوْ سَ مَتَّهٖ كُوْحَا اِفْعَلْ اَلْمَعْرُوفِ يَغْنِيْ مَصَارِعُ السُّوْعِ اِحْسَانٌ اَوْ يَسْكِيْ كِرَا هَلَاكِ  
 كِيْ حَاے سَ پَآ تَا هٖ فِيْ كُلِّ دَاثٍ كِدِّ حَرَاءُ اَجْرٌ هٖ اَرَاكِ حَاذِرُ شَنَّةٖ جَلَرِ كِهٖ  
 سِيْرَابِ كِهٖ مِيْنِ اَجْرِ هٖ -

### حرف القاف

اَلْقَرِيْبُ مَرْفَقُهُ الْمُوْدَّةُ وَاَزْرَعَا نَسَهُ قَرِيْبٌ وَتَحْصِيْلُ كِهٖ دُوْسْتِيْ ذُوْ اَوْ سَكُوْ  
 قَرِيْبٌ كِيَا هٖوَا كِرِهٖ نَسَبِ اَوْ سَكِيْ دُوْرِ هٖوَا قُلْ اَمْنٌ بِاللّٰهِ تَمَّ اِسْتَقْمَةُ كِهٖ مِيْنِ اَسَدِ تَعَالٰی  
 كِهٖ سَا تَهٗ اِيْمَانٌ لَا يَا پِرَاسِ قَوْلِ رِيْقَا تَمَّ هٖوَا قُلْ اَلْعِيَالُ اَحْدَا اَلْيَسَارِيْنَ اَوْ لَاوِيْ كِيَا  
 دُوْ اَسَا نِيُوْنِ كِيَا اِيْكَ اَسَا مِيْ هٖ قُلْ اَلْحَقُّ وَاَنْ كَارُ هٖوَا اَحَقُّ بَاتِ كِهٖوَا كِرِهٖ كُرُوْمِيْ هٖوَا  
 قَلِيْلٌ تُوَدِّعِيْ سَتَكْرَةُ حَيْرٌ مِّنْ كَدِّ لَا تَطِيْقُهُ تَهْوَ اِحْسَانٌ كِهٖ تَوَاوَسَا  
 شَكَرَا دَا كِرِهٖ كَثِيْرٌ اِحْسَانٌ سَ اِجْمَا هٖ كِهٖ تَوَاوَسَا شَكَرُ كِيْ طَاقَتِ رَهٗ كِهٖ اَلْقَنَاعَةُ



کہو لا یغیر قناعت ایک ایسا حیرانہ کنہ کہ تا بہن تاقیدہ و توکل قید ہو توکل اختیار کر

### حرف الکاف

کَفَّ بِالْمَسْرُوعِ أَنْ يُصْبِحَ مِنْ يَتِيمٍ مَرْدٍ كَيْدَ اسے بے گناہ کافی ہے اور وہ  
اوس شخص کو ضائع کرے کہ اس وقت یہ بچا ہے کف بک ایتما ان لا تدال قناعت  
سخت گویا گناہ کافی ہے کہ تو ہیئتہ جگر تار ہے کف بالذہر اعطاء و بالموت مہرقا  
نصیحت کرے کے واسطے زمانہ اور جہد کر سکے واسطے موت کافی ہے کل ان قریب  
ہر آئے والی چیز نزدیک ہے کل الضیاء فی خوف الفقر تمام شکار گورج کے یہ ہیں  
ایں یعنی گورج کے شکار کے سامنے کوئی ترکار معتبر نہیں کلکمر راع و کلکم مسئل  
عزیز عتیق تمام لوگ تم سے چر و اسے ہیں اور تمام تم لوگوں سے قیامت کے دن  
پوچھیے جائیں گے یعنی تمام بادشاہوں سے یہ سب کے دس نے دس ہیں  
سوال کیا جائیگا کل المسلم علی المسلم حرام دمہ و مالہ و عرصہ ہر سلمان پر  
سلمان کا حق اور اس کا مال اور اس کی ابر و حرام ہے کل معروف صدقہ ہر ایک  
سبکی اور احسان صدقہ ہے کل مؤدی الناس ہر ایک ایذا پہنچا نیوالا دوری ہے کل  
میسر لما خلق لہ ہر چیز انسان ہے واسطے اوس چیز کے کہ بد کی گئی ہے کل مؤدی  
الناس بما یعرفون و دعوا ما ینکروں آدمیوں کے ساتھ وہ بات کہو کہو  
یہ چاہتیں جس سے آدمی انکار کرتے ہیں اوسکو چوڑ دو۔

کَمَا نَدِينُ تَدَانِ جیسا تو کرے گا بدلہ یا نیگا کما تکتونوا یولی علیکم سے  
تم لوگ ہو گے تمیر و سیاہی عالم ہو گا کن فی الدنیا کانت عربیہ و عابر سبیل قعد  
نفسک فی اهل القنوس و یا میں ایسا ہو جاگو یا تو ایک مسافر ہے یا ایک اسے



گدرے والا ہے اور اپنے نفس کو اہل قیومین شمار کر لے اَلْكَیْسُ مِنْ دَانَ نَفْسُهُ  
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ ارْتَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَسَّى عَلَى اللَّهِ اَلَا مَا  
کیا ست والا وہ شخص ہے کہ اوسنے اپنے نفس کا محاسبہ کیا اور اوس حیر کے واسطے  
کہ بعد موت کے ہے عمل کیا اور عاجز وہ شخص ہے کہ اوسکے نفس نے اپنی خواہستوں  
کا اتباع کیا اوسنے اسد تعالیٰ سے امید و تکی تمنا کی۔

### حرف اللام

لَا وَالْمَمُوتِ وَاَنْتَوُا لِلْحَدَابِ جَوْتُمْ لَوِمْ مَرْنِیْکِے واسطے اور بناو تم لوگ  
ویران ہوئے کے واسطے کَسَتْ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْبَاطِلُ مِیْ بَاطِل سے  
نہیں ہوں اور باطل مجھ سے نہیں ہے لَیْسَ الْحَبْرُ کَالْمُعَابَةِ تَسی ہوئی بات  
متل دیکھنے کے ہیں ہے۔

### حرف المیم

مَاءٌ رَقْرَقَ لِمَا شَرِبَ لَهْ رَمَرَمَ کَا پَانِی اوس خیر کیا اسطے شفا ہے جسکے واسطے  
وہ بیا جائے مَا اَمَّنَ بِالْقُرْآنِ مَنْ اَلْمُنْتَخَلَّ حَرَامُهُ قُرْآن کے ساتھ ایمان میں لایا  
جسے قرآن کے محارم کو حلال جا ما اَعْطِ عَبْدٌ شَيْئًا شَرًّا مِنْ طَلَاقٍ فِی لِسَانِهِ  
کوئی بدہ کوئی بری سے طلاق نہ بانی سے ہیں دیا گیا یعنی جس آدمی کی بان میں بادہ  
گویائی ہے اوسکو بری حیر دیکھی ہے مَا تَسْتَاوِرُ قَوْمُ الْاَهْدِ وَاکسی قوم نے باہم شہ  
ہیں کیا مگر ہدایت پائی مَا حَمَعَ شَيْءٌ اِلَى شَيْءٍ اَحْسَنَ مِنْ حِلِّ اِلَى عَلَمِ عَلَمِ کے ساتھ  
جیسا علم احسن ہے ایسی کوئی شے کسی شے کے ساتھ جمع نہیں ہوئی مَا حَالُ مَنْ شَحَا  
وَلَا مَمَّنْ اِسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنْ اِقْتَصَدَ حسنے اتھارہ کیا نقصان نہیں اوشایا



جسے ماہم مشورہ کیا وہ مادہ نہیں ہوا جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہیں ہوا ماسراۃ  
 الْمُسْلِمُونَ حَسْبَاهُمْ وَعَدَّ اللَّهُ حَسْبَهُمْ حَسْبُ حَیْرٍ كَوْسِلَانُونَ سے اچھا دیکھا وہ چیز  
 اللہ تعالیٰ کے رو کیا اچھی ہی ماصداق مجلس متخاٹیں محبت رکھے والوں کی مجلس تنگ  
 نہیں ہونی ماقول وکفی خیر مما کثر والہی جو چیز تھوڑی ہے اور کافی ہے اوس چیز سے  
 اچھی ہے کہ بہت ہو اور اوس میں ڈالے ماکان الرفق فی شئی الارأیہ کسی چیز میں  
 رفق نہ تھا مگر رفق نے اوس چیز کو ریت دی ماکان الفحش فی شئی الا ستانفش  
 کسی شے میں نہ تھا مگر فحش نے اوس شے کو عیب لگایا ماکان الفحش فی شئی الا ستانفش  
 کوئی مرد ہلاک نہیں ہوا جسے اپنے رتبہ کو پہچانا ماکان الفحش فی شئی الا ستانفش  
 وہ شخص ہوس نہیں ہے کہ اوس کا ہمسایہ اوس کی شہون سے ایس میں ہے مٹ مسلمان  
 ولا تمال مسلمان مر اور بیوانہ کر المحالیں بالامانة مجلسین امانت کے ساتھ  
 ہوتی ہیں محرم الحلال کما الحرام حلال شے کا حرام کر دیا امانت اوس شخص کے ہے  
 کہ حرام کو حلال کرے المرء کثیر ما حیہ جس آدمی کے بہائی ہیں یعنی حسہ والاہی  
 وہ کثیر ہے تہا نہیں ہے مد امارات الناس صدقہ آدمیوں کے ساتھ مدارات کرنا  
 صدقہ ہے المرء مع من أحب مراد اس شخص کے ساتھ ہے جس کو دوست کہتا ہے  
 المستشار مؤمن جس شخص سے مشورہ لیا گیا وہ امانت دار رکاز ہے المسلم احواہم  
 لا یطلمہ ولا یطلمہ مسلمان آدمی مسلمان کا بہائی ہے مسلمان اوس پر ظلم نہیں کرتا  
 اور اوس کو شکستہ دل نہیں کرتا المسلم من سلم الناس من لسانہ ویذہبہ والمہاجر من ہجد  
 ما حرم اللہ مسلمان وہ شخص ہے کہ اوس کی زبان اور ہاتھ سے آدمی سلامت ہیں اور جوت  
 کرنا لا وہ شخص ہے جسے اوس چیز کو چھوڑ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو حرام کیا ہے مع کل



تَرْجَةً ہر ایک جوتی کے ساتھ ایک عمر ہے مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بہت کی  
 کنجی لا ازالہ اسد ہے مَلَاكُ الدِّينِ الْوَرَعِ دین کا اسباب ورع ہے الْمَكْرُ وَالْخَلْعُ  
 فِي السَّامِ مکر اور صریح کر ہوا لا دورخ میں ہے مَرَاتِبُ الطَّاعَةِ بہ عملہ لم یسرع بہ  
 جسکے عمل نے اسکو بھیجے رکھا اور کانسب اسکو آگے نہ بڑھائیگا۔

مَنْ اتَّقَى اللَّهَ كَلَّ لِسَانُهُ وَلَمْ يَتَفِ غَيْطُهُ جو شخص اسد تعالیٰ سے ڈرا اسکی  
 زبان گولی ہو گئی اور اسکے غیظ نے تمنا نہیں پائی یعنی ایسا عصہ نہیں نکالا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ  
 وَقَاهُ كُلَّ سَيِّئٍ جو شخص اسد تعالیٰ سے ڈرا اسد تعالیٰ نے اسکو تمام چیزوں سے  
 نگاہ رکھا مَنْ أَحَبَّ رَجُلًا مَرَلَتْهُ عِنْدَ اللَّهِ فَلْيَطْرُقْهُ مِرْلَةً اللَّهُ عِنْدَهُ  
 اس بات کو دوست کہا کہ اسد تعالیٰ کے نزدیک اسے مرتبہ کو جانے میں شخص اپنے  
 نزدیک دیکھے کہ اسد تعالیٰ کا کیا مرتبہ ہے مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاةً أَضْرَبَ بِأُخْرَتِهِ وَمَنْ  
 أَحَبَّ أُخْرَتَهُ أَضْرَبَ دُنْيَاةً فَأَنْتَرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْقَى جسے ایسی دنیا کو  
 دوست رکھا اپنی آخرت کو ضرر پہونچایا اور جسے اپنی آخرت کو دوست رکھا اپنی دنیا کو ضرر  
 پہونچایا پس جو چیز کہ مافی رہتی ہے اسکو فانی چیز اختیار کرو مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مَرَّةٍ  
 جسے کسی چیز کو دوست رکھا اس چیز کے ذکر سے کثرت کی مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا أَحْسَنَ رُكَّةً  
 اللَّهُ فِي رَأْسِهِ تَمَّ جسے کسی قوم کو دوست رکھا اسد تعالیٰ نے اسکو اس قوم کے سر میں  
 مشور کر لیا مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ لِقَاءَهُ حَسْبُ اسد تعالیٰ کے دیکھنے کو  
 دوست رکھا اسد تعالیٰ نے اسکو دیکھنے کو دوست رکھا ہے مَنْ أَخَذَتْ قُرْآنًا  
 مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَجُلٌ جسے کوئی نئی بات ہمارے میں میں پڑا کی اور وہ بات دین  
 میں نہیں ہے پس وہ مرد وہ ہے مَنْ أَرْضَى النَّاسَ بِسِحْطِ اللَّهِ وَكَلَّمَ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ



جسے آدمیوں کو اس بات پر اسی کیا کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اوپر نازل ہوا اللہ تعالیٰ اوس شخص کو  
 مخلوق کی طاعت سیر کر دے گا۔ مَنْ اطاع الله فقد فاق من جسد اللہ تعالیٰ کی اطاعت  
 کی تحقیق وہ شخص مقصد پر پہنچا مَنْ اَعَانَ طَالِمًا سَلَطَهُ اللهُ عَلَيْهِ جِسْمِ ظَالِمِ  
 اعانت کی اللہ تعالیٰ کے ظالم کو اوپر سلط کر دے گا مَنْ يَتَّبِعِ الْيَصْبِرْ جَوْشَنُ رِيشَانِ ہوا  
 اوس نے صبر نہیں کیا مَنْ تَوَلَّى لِعَقِي شَيْءٍ فَلْيَلْمِرْهُ جِسْمِ شَيْءٍ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْكَ  
 دی گئی ہو تو اوس کو چاہئے کہ اوس کے ساتھ الزم کرے مَنْ تَأْتَى اَصَابِلُ وَكَادُو مَنْ  
 عَجَلَ اَخْطَا وَكَادُو جِسْمِ کام میں دیر کی کاسیاب ہوا یا قریب کاسیاب ہونیکے ہے اور جیسے  
 کام میں جلدی کی خطا کی یا قریب خطا کرے ہے مَنْ تَتَّبِعْ نَقُومَ قُصُوفِ مَرْمَرِ  
 جسے کسی قوم کے ساتھ شبابیت پیدا کی ہیں وہ اسی قوم سے ہے مَنْ تَعْلُقُ شَيْءٌ  
 وَكُلَّ لَيْلٍ جِسْمِ کسی شے کے ساتھ ملا دے کیا وہ اوس چیز کی طرف سونپ دیا گیا۔  
 مَنْ حَسَنَ اِسْلَامَ الْمَرْءِ تَرَكَ مَا لَا يَحِبُّهُ حَسَنَ اِسْلَامِ دوسے بکا چیزوں کا ترک  
 کرنا ہے مَنْ رَنَعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهُ جِسْمِ حَمی کے اطراف میں  
 چرائی کی قریب ہے کہ حمی میں واقع ہو جائے جیسی مکرہ چیزوں کے اختیار کرے سے  
 حرام کا ارتکاب کرے گا مَنْ رَضِيَ بِقِسْمَةِ اللهِ اسْتَعْنَى جَوْشَنُ اللہ تعالیٰ کی قسمت  
 جوشنود ہوا وہ مستغنی ہوا مَنْ رَضِيَ عَنِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَوْشَنُ اللہ تعالیٰ سے  
 راضی ہوا اللہ تعالیٰ اوس سے اسی ہوا مَنْ سَمِعَ حَسَنَةً وَسَلَّاهُ سَيِّئَةً  
 وہو مومن جس شخص کو افعال حسنہ سے سہر کیا اور افعال سیئہ اوس کو برے معلوم ہوئے  
 وہ مومن ہے مَنْ صَمَتَ نَحَا جَوْشَنُ حَبِ یا اوس سے نجات پائی۔ مَنْ صَمَتَ لِي  
 مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ صَمَتَ لِي عَنِ الْجَنَّةِ جَوْشَنُ صَامَسَ ہوا میرے



واسطے اس چیز کا کہ درمیاں اوسکی ڈاڑھوں کے ہے اور درمیاں اوسکے دونوں پاؤں کے  
 ہے میں نے اوسکے واسطے اللہ تعالیٰ سے جنت کے لئے صامت کی بھی جسے اپنی یاں کو  
 بری باتوں سے بچایا اور اسی شرمگاہ کی حفاظت کی اوسکے جنت میں داخل ہونے کے لئے  
 میں ضامن ہوں مَنِّ عَمَلٍ بِمَا يَعْلَمُ وَرَتَهُ اللَّهُ عِلْمُ مَا لَا يَعْلَمُ جسے عمل کیا اوس  
 حیر کے ساتھ کہ اوسکو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو اوس چیز کا وارث کر لگا جسکو وہین جاتا  
 مَنِّ عَشْنَا فَلَيْسَ مِنَّا جسے ہمارے ساتھ آلودگی کی وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے  
 مَنِّ قَارِقِ الْجَمَاعَةِ سِتْرًا فَقَدْ حَلَعَ رِيقَهُ الْإِسْلَامُ حسنا ایک بالشت ہر حال  
 دوری اختیار کی اوسے تحقیق اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکالا مَنِّ كَتَرَسَوَادَ  
 قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جسے قوم کی تعداد کو زیادہ کیا وہ شخص اوسی قوم سے ہے مَنِّ كَمَتِ  
 مَوْلَاهُ فَعَلِمَ مَوْلَاهُ حَسَا دُورِ مَنِّ هَوْنِ حَصَدٍ صُلَى اوسکے دوست ہیں مَنِّ  
 لَا يَرْجُمُ كَأَيُّ رَجْمٍ خَوْضِمْ كَسَى بِرَجْمٍ سَمِينٍ كَرَامٍ وَسِرٍّ حَمِيمٍ کیا عاتق مَنِّ لَمْ يَكُنْ دُئِبًا  
 أَكَلَتْهُ الدِّيَابُ جو شخص سیر پریہ بنا اوسکے دوسرے بھیڑیوں سے کہا لیا مَنِّ  
 مَرَحَ اسْتَحْفَ بِهِ جسے مزاح کیا وہ مزاح کے ساتھ حقیر ہوا مَنِّ تَوَقَّعَ الْحَسَابَ  
 عَذَابَ جو شخص حساب میں جگہ کیا گیا عذاب یا گیا مَنِّ هَوَا لَا يَتَّبِعَانِ طَالِبِ عِلْمٍ  
 وَطَالِبِ الْبَيَادِ و ہونے کے حریص سیر نہیں ہوتے ایک طالب علم دوسرا طالب دیا  
 الْمُؤْمِنُ مِرَّةُ الْمُؤْمِنِ مَوْنٌ مَوْنٌ كَأَتَيْنِ بِهٖ الْمُؤْمِنُ مَرَّ مَلِكُهُ النَّاسُ عَلَيَّ  
 أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ مَوْنٌ وَشَخْصٌ هٖ كَأَتَيْنِ بِهٖ اوسکو ایسے ہول و جانوں  
 امین بنایا ہے الْمُؤْمِنُ كَيْسِيرُ الْمُؤْمِنِ مَوْنٌ مَوْنٌ آسان ضرورتوں والا ہے الْمُؤْمِنُ  
 كَرَجَلٍ وَاحِدٍ مَوْنٌ لَوْ كَانَتْ مَرْدِي مَانِدِينَ مَنِّ كَانَتْ أَحْرَكَ لَمْ يَلَا إِلَهَ



إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جِسْرَ آدَمَ كَمَا أَحْرَقَ لَامِ الْأَلَا اسد ہے و جنت میں داخل ہوا

### حرف النون

الْإِنْسَانُ بِرَمَائِهِمْ أَشْبَهَ مِثْلَهُمْ بِأَمَانِهِمْ حَوَادِثُ اسے زمانہ میں بین بعض اسے  
اسے بالوں کے ساتھ ریا و مشایہ بین یعنی جو سیرت مانہ میں اوسکے بایں کی ہے وہی  
سیرت مانہ میں لوگوں کی ہے الْإِنْسَانُ كَأَسَدَانِ الْمُسْتَطِطِ آدَمِ بِأَمَانِهِ تَفَاقُ مِثْلَهُ  
وَانْتَوْنَ كِي مَسَاهِلِ الْإِنْسَانِ مَعَارِجُ الْحَيْرِ وَالشَّرِّ آدَمِ خَيْرُ رُسُلٍ مِنْ حَوَادِثِ  
مَحْضِ أَهْلِيَّتِ الْإِنْسَانِ بِأَحَدِهِمْ أَمَانِيَّتِ بَيْنَ بَرَابَرِ كَوْنِ آدَمِ قَائِلِ مِثْلِهِ كِيَا جَانَا  
مَحْضِ بِنُوْعِهِ الْمَطْلَبِ سَادَاتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ هُمْ نِي مَطْلَبِ اَهْلِ حَسَنَةِ كَمِثْلِهِ  
الْإِنْسَانُ تَوْبَةُ نَدَامَتِ تَوْبَةٍ هِيَ السَّيِّئَةُ حَيَاتِلُ السَّيِّئَةِ عَوْرَتَيْنِ تَبْطَانُونَ كِي  
سَيَانِ بِنِ لِحْمِ الْعِثْمَانِ لِقَابِ بَرِّ مَادَعِيَّتِ كِي لِقَابِ بَرِّ مَادَعِيَّتِ كِي لِقَابِ بَرِّ مَادَعِيَّتِ  
لِقَابِ مَرْغَبِ مَوْسَى كِي نِيَّتِ اَوْسَكِ عَمَلِ سَيِّئَةٍ هِيَ

### حرف الهاء

الْهَدْيَةُ تَعْوِرُ عَيْنَ الْحَكِيمِ تَحْفَظُ الشَّمْسُ كِي لَمَّا كَرِهَتْ اِهْلًا كَرِهَتْ اِهْلًا  
وَنَارُكَ مَانِ اَوْ رِيَابِ وُتُونِ تَبْرِي مَوْزِعِ اَوْ حَسَنَتِ بَيْنِ الْإِنْسَانِ نَصِيفِ الْهَرَمِ غَمِ  
اَوْ كَابِطِ الْهَامِ هِيَ

### حرف الواو

وَجَدْتُ الْإِنْسَانَ خَائِرَ عَدَدِهِ رِيَابِ كَوْنِ فِي سَمَلِ كِي مَوْثِقِ بَايَا كِي تَوَاوُكُوا رِيَابِ  
اَوْ رَاوُتِ نَفَرَتِ كِي اَلْوَحْدَةُ خَائِرُ مَنْ جَلَسَ اَلْإِنْسَانُ تَسَاوِيَتْ اَلْصَحْبَةُ سَيِّئَةٍ  
بِهَرِّ هِيَ اَوْدُ وَالْعَاوُ اَوْ يَتَوَارِثَانِ مَحَبَّتِ اَوْ عِدَاوَتِ مَتَوَارِثِ هُوَتِ بَيْنِ



۱۔ شروع سید العمل وروع عمل کا سوار ہے الولد تمرۃ القلب بیاد دل کا پھل ہے  
 الولد منجۃ بحیۃ منجۃ بیاد دل کا باعث اور نامردی کا باعث اور غم کا باعث ہے  
 الولد للعرش وللعاہر البحر بیاد صاحب فراش کی واسطے ہے اور مردانی کے لئے  
 ستر ہے یعنی حران ہے ویلک للتساکین فی اللہ اسد نقال کے معاملہ میں ترسنا ہے  
 کریم الوون یا فوسوس ہے۔

## حروف لایمف

[illegible]







لئے کہ مرتب ہے کثیر ہے یا ایا بکر مَا ظَنَنْتَ بِاَنْتَ اِنْ اَللّٰهُ تَالْتَمَسَا اِیُّوْکِرُوْکَ  
ساتھ ہمارا کیا گمان ہے اے اللہ تعالیٰ اُن دو کا تیسرا ہے یہاں سنا و غار میں حضرت ابوبکر صدیقؓ  
ساتھ ہوا ہے۔

يَا اَيُّهَا رَجَدُ وُسْعِيَّةٍ فَاِنَّ الْحَرَمَيْنِ اِيَّيْكَ يَكُونُ رَجَدُ رَجَدُ رَجَدُ  
يَا اَلْسَ اَطِيبَ كَسْبِكَ تَشْتَبِعُ عَوْنَكَ اِیُّ اِسْ اِیُّ كَسْبِ كَوِيَاكُ رَقُولُ كَوِيَاوِي  
تمہاری دعا یا حرم ملہ ایت المعروف واجتنب المنكر اِی حرم ملہ معروف اختیار کرو  
اور ہر کسے اجتناب کرو ناجز اکل باطون عالم و کل مستمع واع کیا بہتر ہے کہ ہر ایک  
کسے والا عالم ہے اور ہر ایک سمع اوسکی بات کو نہ مقرر کسے والا ہے یا حدیث  
عَلَيْكَ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِی حذیہ کتاب سد پر عمل لارم بکرو یا عبادۃ الشّمع و اطع  
عَسْرَكَ وَتَبَرَّكَ اِی عبادہ میں اور سکی اور راحی میں اطاعت کرو یا عقبہ کھیل  
مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطَا مَنْ حَرَمَكَ اِی عقبہ حسنہ قطع رحم کیا ہو اوسکو ساتھ صدی  
اور جسے تجھ کو محرم کیا ہو اوسکے ساتھ عطا کر یا علی لا تترج الا ربك ولا تخف الا  
دَمِيكَ اِی علی خدا تعالیٰ کے سوا امید نہ کرو اور اپنے گناہ کے سوا کسی سے  
خوف نہ کرو یا عذر و نعم المآل الصالح للرجل الصالح اِی عمر و صالح مال صالح مرد کو  
ایسا ہے یا عظم رسول اللہ اگر تومر اَللّٰهُ عَلِيٌّ بِالْعَافِيَةِ اِی سول اللہ کے عجا  
عباس عافیت کیواسطے یادہ دعا مانگو یا فاطمۃ کوئی لہ امانہ یکن لک عبدا  
ای فاطمہ ایسے شوہر کے واسطے بادی خجائیر توہ تیرے واسطے علام ہو جائے گا  
يَجْعَلُ اَحَدَكُمْ الْقَدْسِي فِي عَيْنِ اَحِبِّهِ وَيُسَيِّرُ الْجَدْعَ فِي عَيْنِهِ كَوَانِي اَوِي  
ایسے بہائی کی انگلی میں رکھا وغیرہ دیکھتا ہے اور اپنی انگلی میں لکھ کر بھولتا ہے۔



بھی دوسرے کی تہوڑی حیر کو دیکھتا ہے اور اپنی بڑی حیر کو بھولتا ہے تَبَرُّواْ وَاُولٰٓئِ  
 نَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَاُولٰٓئِکَ اَسْمَآءُ اِنْسَانِیّۃٌ لَّکُمْ فَاِذَا خِطَبُوْا فَاَقْبُوا وَاُولٰٓئِکَ اَکْبَارُ  
 اور اہل حق نہ دلائل ایمان العاجزۃ تدع الدیار بلا وقع جہنمی مسلمانوں کو خالی سید  
 کے جہنمی ہر الیوم النہاں وَغَدَ السَّیَّانُ وَالْعَایۃُ الْحَنَہُ وَالْمَالِکُ مِّنْ  
 دَحْلِ النَّارِ اَجْ کَادَن گہر دہر کا ہے اور کل کادس ہشت کا ہے اور اسکی عیادت  
 ہشت سے ہلاک ہونی والا وہ شخص ہے کہ دوزخ میں داخل ہو یا ایمان الناس الیہ  
 یُتَّخِذُوْنَ مَآکَلًا کُلُوْنَ وَتَانُوْنَ مَا لَا تَشْكُوْنَ اسی لوگو کو کیا تم حیا نہیں رکھتے  
 اوس حیر کو جمع کرنے ہو کہ میں کہاتے اور وہ چہر بناتے ہو لہذا میں میں رہتے  
 نَاۤیۡتُہَا النَّاسُ اَقْبُوا السَّلَامَ وَاَطِعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوْا الْاَبْرَہَامَ وَصَلُّوْا  
 وَالنَّاسُ یَآمُ تَدَحْلُوْا الْجَنَّةَ سَلَامًا اسی لوگو سلام کو فاش کرو اور ہو مکون کو کتا  
 کہلاؤ اور آپس میں صلہ تمہی کرو اور اسوقت نماز پڑھو کہ اومی سوگتے ہوں جنت میں سلامتی کے  
 ساتھ داخل ہوا نبی صلی علیہ وسلم نے معاویہ کو تین بار پیغام دیا کہ ارا اور معاویہ رضی اللہ عنہما  
 تین بار جواب دیا ہر آپ نے فرمایا مَآ مِّنْ عَبْدٍ یَّتَّهَدُ اَنْ کَاِلَہِ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنْ یُّحَدِّثَ  
 عَبْدًا وَّرَسُوْلَہٗ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہِ الْاٰخِرَہُ اللّٰہُ عَلٰی النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
 اَفَلَا اَخْبَرْتُمَا النَّاسَ فِیْ سَتَرِہٖ وَاَقَالَ اِذَا تَشَکَّلُوْا فَاخْبَرْتُمَا مَعَاذَ اللّٰہِ  
 تا تم کوئی بدہ سے نہیں ہے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے  
 اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ شہادت دیتا ہے کہ محمد صلی علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول  
 مگر یہ گواہی سچے دل سے دیتا ہے اللہ تعالیٰ اوس بندہ کو آتش دوزخ پر حرام کر دیگا  
 معاویہ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس بات سے آدمیوں کو خوار نہ کروں وہ بشارت



پائیں گے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس وقت ہر دوسا کر لینگے اور عبادت سے عاجل ہو جائیں گے  
معاذِ رسول نے اپنے مرنے کے وقت اس بات سے خبر دی تا کہ اس کے اخفا کرنے کا گناہ  
اوتنے کے ذمہ رہ جائے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

## باب اول

آنحضرت صلعم کی طب مبارک اور آپ کے ستریت اور وفات شریف اور جواب میں  
اپنی ویت شریف سے ستر ہونے کے بیان میں اس باب میں تین مصلیں ہیں

### فصل پہلی

رسول اللہ صلعم کی طب مبارک کے بیان میں

آنحضرت صلعم جس وقت بیمار ہوتے تو قتل ہوا اور قتل خود برب العلق اور قتل خود  
رب لباس پڑھ کے آپ ہاتھوں پر ہونک کے ہاتھوں کو جسم مبارک پر پیرتے تھے۔

آنحضرت صلعم جس وقت بیمار ہوتے تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے واسطے یہ دعا  
پڑھتے تھے لَسْمُ اللّٰهِ يٰ تَرْيُكُ مَرْجُلٍ دَاوِ شَيْعِيَّكَ وَمِنْ تَحْرِ حَاسِدٍ اَحْمَدُ  
وَتَشْرِ كَلِّ دِي عَائِي آنحضرت صلعم جس وقت بیمار ہوتے تو کعبہ ست کی مقدار کھڑکی لے

پہانکتے اور اوپر تہہ اور باپی پیتے تھے آنحضرت صلعم منہ سے تھوک بہنے کی حالت میں

شہد اور بافی پیتے تھے آنحضرت صلعم کی بابت کے صحابہ کی انکھیں اگر اتنی تو آپ یہ دعا

پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ مَتَّعْهُ مَصْرِيَّ وَاجْعَلْهُ وَاَرْتِ مَتَّعْهُ وَارْتِ فِي الْعَدُوِّ وَتَارِي

وَالْصَّرِي عَلَيَّ مَنْ طَلَمَنِي لِسَانِ الْعَرَبِ مِنْ حَدِيثِ دَعَاكَ مَعْنَى كِتَابِكَ

کہ رسول اللہ صلعم نے جو طور سے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ مَتَّعْهُ مَصْرِيَّ وَاجْعَلْهُ وَاَرْتِ مَتَّعْهُ وَارْتِ فِي الْعَدُوِّ وَتَارِي



اُحعلہما الوارث منی اسکے تعلق ابن شہیل نے کہا ہے کہ سماعت اور بصر کو میرے  
 ساتھ باقی رکھ اور صبح تک کہ میں سہلت کروں دونوں کو صحیح اور سلامت رکھ اور یہی کہا گیا ہے  
 کہ آپ صماعت اور بصر کی بقا اور قوت کی واسطے وقت کبرنی اور ضعف قوی بھالی کے  
 ارادہ فرمایا ہے کہ سماعت اور بصر میری تمام قوی کی وارث ہوں اور باقی قوتیں ان کے بعد ہوں  
 پھر ابن شہیل نے کہا ہے کہ ایک روایت میں یوں وارد ہے واحعلہ الوارث منی  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کو حوققت بخارا تا آپ پانی کی مشک طلب ملے سر پر ڈالتے پھر نہاتے تھے  
 آنحضرت صلی علیہ وسلم کو کوئی کاسا میں چپٹا یا کوئی رحم نہیں پہنچتا مگر او سپر ہندی لگاتے تھے  
 صحیحین میں ابی حاتم رضی سے روایت ہے کہ میں نے سہل سے سنا اور سہل سے  
 کسی سے پوچھا تھا کہ حد کے دن رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے رخم کا علاج کس چیز سے کیا گیا سہل نے کہا  
 اچھا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور سر مبارک پر خود کچل گیا  
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہؓ ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا خون کو دہوتی تھیں اور حضرت علیؓ  
 اس ابی طالبؓ کو معنہ رحم پر سے پانی ڈالتے تھے حوققت حضرت فاطمہؓ ہر رضی اللہ عنہا نے خون کی  
 زیادتی دیکھی کہ بدبین ہوتا اور ہونے بوریہ کا ایک ٹکڑا لیا اور اسکو ایسا جلایا کہ خاکستر ہو گیا  
 پھر اسکو آپ کے رحم میں پھیر دیا بوریہ کے خاکستر سے خون نکلا گیا۔

رسول اللہ صلی علیہ وسلم سر اور دونوں تانوں کے درمیان پیچھے لگاتے تھے اور فرماتے تھے  
 کہ جس شخص نے ان مقامات کے خون کو مٹایا اسکو پھر ضرر میں ہے پھر وہ کسی بیماری کی دوا  
 کسی چیز سے نہ کرے آنحضرت صلی علیہ وسلم میں پیچھے لگاتے تھے اور آپ نے اسکا نام معیش  
 رکھا تھا۔ آنحضرت صلی علیہ وسلم گردن کی دونوں گون میں پیچھے لگاتے تھے اور شہرہوں اور انیسویں  
 اور کیہ ویں تاریخ کو پیچھے لگاتے تھے آنحضرت صلی علیہ وسلم ہر ایک بات میں سر نہ لگاتے اور ہر چیز میں



تیجے لگاتے اور ہر سال میں دوایتے صحیحین میں اب عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ نبی صلعم نے تیجے لگائے اور تیجے لگاٹ واسے کو اجرت عطا کی۔ اور بھی صحیحین میں  
 اس سے روایت ہے کہ ابو طیبہ نے آنحضرت صلعم کے پیچھے لگائے آپ نے  
 ابو طیبہ کو دو صاع علیہ عیالیت کیا اور ابو طیبہ کی واسطے اوکے مالکوں سے سعادت فرمائی  
 ابو طیبہ کے دماغ جو روپیہ اجرت کا تھا اون لوگوں نے اوس میں کمی کر دی اور ایسے فرمایا  
 کہ تم لوگ جو دو کر دے ہو اوس سے تیجے لگایا جیسا ہے ابن ماجہ ایسے سلس میں روایت  
 کی ہے کہ نبی صلعم کے سر مبارک میں حسرت دروہ تھا تو آپ سر پر مسدی لگاتے اور یوں  
 فرماتے تھے کہ مسدی اللہ کے حکم سے دروہ کی واسطے مافع ہے اور ابو داؤد نے ایسی  
 سنن میں روایت کی کہ نبی صلعم نے سعوط کا ہی استعمال فرمایا ہے سعوط وہ روہ ہے  
 کہ اوس کو مال میں ڈالنے سے چھینکین آتی ہیں میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں اس  
 مقام پر آنحضرت صلعم کی طب کی اوس تمام حدیثوں کو ذکر کروں کہ آنحضرت صلعم نے اوس طب کے  
 دوسرے لوگوں کی واسطے بیان کیا ہے تاکہ اس فائدہ کی تکمیل ہو اور اکثر اوں احادیث کی  
 ہدی النبوی علامہ بن القیم کی تالیف سے نقل کی گئی ہیں مسلم نے ایسی صحیح میں حابر  
 اس عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا کہ ہر ایک بیماری کی واسطے  
 دو اسے جس وقت اوسکی دوا ہو بخانی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے علم سے پورا پورا ہو جاتا ہے  
 صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
 کوئی بیماری مازل میں کی مگر اوسکے لئے تفرانازل کی مستدام حاصل میں اسامہ  
 بن شریک سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلعم کے پاس تھا آپ کو باہر باد نشین لوگ  
 آتے اور اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ دوا کریں آپ نے فرمایا ہاں عباد اللہ



تم لوگ دو کرو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ غرور بل نے کوئی بیماری وضع نہیں کی مگر یہ کہ اس بیماری کے لئے شفا وضع کی ہو ایک بیماری کے لئے دو نہیں ہے اور لوگوں کے دریافت کیا وہ کیا بیماری ہے آپ نے فرمایا بڑھاپا اور ایک لفظ میں یون وار د ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نازل نہیں کی مگر اس کے واسطے شفا نازل فرمائی دوا کا علم بیماری کے علم سے ہے اور دوا کا نہ جانا بیماری کے نہ جاننے سے ہے۔

مسند اور سنن میں ابن خزامہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم لوگ ستر و غیرہ پڑھتے ہیں اور دوا کا استعمال کرتے ہیں اور بچنے کی چیزوں سے بچتے ہیں کیا حکم الہی سے کوئی تہ اور ترقی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تہ اللہ تعالیٰ حکم سے اور ترقی ہے بیماری سے اپنی صحیح میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو حیرت پر حرام کی ہے تم لوگوں کے واسطے اور میں تمہا نہیں کی سنت میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت دوائی ہے صحیح مسلم میں طارق بن سويد ابھی سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حمر کی نسبت دریافت کیا آپ نے طارق کو شراب سے ممانعت فرمائی یا شراب بنائے کو مکر وہ فرمایا طارق نے کہا کہ میں خمر کو دوا کے واسطے بناتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خمر دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے سنت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خمر کو دوا میں ڈالنے کی واسطے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ حمر بیماری ہے یا آپ نے یون فرمایا کہ خمر دوا نہیں ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے خمر سے دوا کی اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا نہیں دی بخاری کے لئے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دوا کوئی پالیا یا حاتوا آب یہ دوا فرماتے تھے اذہب الکاس کرب



النَّاسِ اسْتَفِ وَأَنْتَ لَشَكَايَ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُ وَلَوْ شِئْنَا لَإِذَا دُرُّ سَقْمًا۔  
 اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے اہل کعبہ بیمار آتا تو آپ کے  
 پکائیے واسطے دیتے تھے اور بول دیتے تھے کہ حصار قلب کو قوت دیتا ہے اور بیمار کے  
 دل سے بیماری کو ہٹا دیتا ہے اہل کعبہ کے جس طرح تم عورتیں میل کو ایسے چہرہ سے پانی کے  
 ساتھ راتل کرتی ہو سمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا  
 کہ بعض مافع تلبین کو لازم کیڑو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کعبہ  
 کے بن آدمی بیمار تو ہاڈمی گک پر جھٹک ہتی ہتی کہ وہ آدمی یا تو اچھا ہو جاتا یا وہ مر جاتا اور  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جاتا کہ فلاں شخص بیمار ہے  
 اور کہنا نہیں کہنا آتا تو آپ فرماتے تم لوگ تلبینہ کو لازم کیڑو اور اسکو بلاؤ قسم اللہ تعالیٰ کی  
 کہ اس کے ہاتھ میں میری حاک ہے تلبینہ ٹیٹ کو دہو کے ہٹا دے صاف کرتا ہے  
 جس طور سے تم عورتوں سے کوئی عورت ایسے چہرہ کو میل سے صاف کرتی ہے  
 تلبینہ میسے کی پتی غذا دودھ کے قوام کے موافق ہوتی ہے ہر آدمی نے کہا ہے  
 کہ تلبینہ کا نام اسوا سے تلبینہ رکھا گیا ہے کہ وہ عسیدی اور رقت میں دودھ کو مستاب  
 ہوتا ہے اور یہ غذا بیمار کے واسطے مافع ہے اور وہ بکی ہوتی تلی غذا ہے۔ گائے ہی خام  
 غذا ہے اگر تلبینہ کی فضیلت دریافت کرنا چاہتے ہو تو آتش جو کی فصیلت کو بچاں لو کہ  
 خو کے آٹے سے پکایا جاتا ہے صحیح میں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تلبینہ بیمار کے دل کے آرام کا سبب ہے اور بیمار  
 بعض غم کو دور کرتا ہے۔

ترغذی اور ابن ماجہ نے عقبہ بن عامر انسی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



فرمایا اسپے بیماروں کو کہ اسے اور پیسے سے کراہت نہ دلاؤ تحقیق اسد تعالیٰ او کو کہانا  
کہلاتا ہے اور مانی پلاتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے اہل ست سے جس وقت کوئی شخص  
بیمار ہوتا تو آپ قل اعوذ برب العلق اور قل اعوذ برب اللہ اس پرہ کے پڑھتے تھے صحیحین میں  
ابن عمر رضی سے روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تب بابت کی مدت جہنم کی لپٹ  
اوسکو پانی سے ٹہنڈا کرو البتہ عیرہ کے ذکر کیا ہے اس ص سے ہی صلعم سے مرفوعاً  
روایت کی ہے کہ جس وقت کسی کو بخار آئے اوسکو چاہیے کہ اسپے او پر ٹہنڈا پانی پینے  
صبح کے وقت ڈالے۔

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ ص سے مرفوعاً روایت ہے نبی صلعم نے فرمایا کہ تب  
جسم کی ہٹی سے ہے تم لوگ ٹہنڈے پانی سے اوسکو دور کرو۔ سند و عیرہ من سمہ و  
مرفوعاً روایت ہے ہی صلعم نے فرمایا کہ تب آتش و زح کا ایک قطعہ ہے اوسکو سرد پانی سے  
ٹہنڈا کرو

سنن ابن ابو ہریرہ رضی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم کے پاس تب کا دگر آیا ایک  
آدمی نے تب کو گالی دی رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تب کو گالی نہ دو اس لئے کہ تب گناہوں کو  
اسطور سے پاک کرتی ہے جس طور سے آگ کو ہسے کیل کو پاک کرتی ہے۔

ترمذی نے اپنی جامع میں تو مان ص کی حدیث سے روایت کی ہے ہی صلعم نے فرمایا  
کہ جس وقت کسی کو بخار آئے اور بخار آتش و زح کا ایک قطعہ ہے بخار واسے کو چاہئے کہ  
آتش بخار کو اپنے جسم پر پانی سے بھاوے بخار والا ایسی نہر کی طرف آوے کہ جاری ہو  
وہ شخص پانی کے جاری ہونے کی طرف آوے اور یہ عا پر ہے بسم اللہ اشرف عبدک  
و صدق ہو لک آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کی بار کے بعد تین دن تک پانی میں



عوطے لگا کر تین دن میں تنقارہ یا تو بیچ دن تک یا بی میں عوطے لگا کر اور اگر بیچ دن میں ہی چاہا ہو تو ستر  
 دن تک انتہی عودن تک عوطے لگا کر اللہ تعالیٰ کو حکم کرو دوں سنی یا وہ بجا رہتا اور نہ لگا کر اصل ہوا جائیگا۔  
 صحیحین میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور  
 اسے کہا کہ میرے سہائی کے میٹ میں نکایت سے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اسکو  
 دست آرہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو شہد پلاؤ وہ حاکم وائیں آیا اور عرض کیا کہ شہد کو چپہ  
 فائدہ نہیں دیا اور ایک لفظ میں یوں آیا کہ اسکو ہر سال زیادہ ہو گئے دو بار یا تین بار آپ اس  
 ہی فرماتے گئے کہ اسکو شہد پلاؤ آئیے تبسری بار یا چوتھی بار اس سے فرمایا صدق اللہ  
 و کذب لعل احیک ہیرا اسکو شہد پلا یا وہ آدمی حکم الہی اچھا ہو گیا

سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا کہ جو شخص نے ہر مہینہ میں شہد چاہا اسکو کوئی عظیم بیماری نہ پہونچے گی اور دوسرے  
 اتنا ہو گا کہ جو شخص لوگ و دشمنان کو لارم بکیر و ایک شہادت ہے دوسری شہادت ان شریف  
 اسلام میں نہ پیدرہے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعوں ایک  
 عذاب ہے ایک گروہ پر قوم سی اسرائیل سے بھیجا گیا تھا اور اس شخص شخص طاعوں بھیجا گیا تھا  
 کہ تم سے پہلے تھا جسوقت تم اسکو کہ طاعوں کسی میں میں ہے وہاں پر تھا اور جسوقت کسی  
 میں میں طاعوں واقع ہوا اور تم وہاں پر ہو تو وہاں سے بھاگ کے نہ نکلو یہ حدیث حدیث  
 بن عوف سے ہے روایت کی گئی ہے سنن ابوداؤد میں مرفوع روایت ہے کہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دبا کی بردی اور سیارو کی مدارت کرنے سے آدمی  
 تلف ہوتا ہے صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہاد  
 تین چیزوں میں ہے شہد پنا بچے لگانا آگ سے دافع و سیا اور میں ایسی امت کو دافع دیر سے



منع کرتا ہوں سنتن ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی  
 تسبیح میں کسی گروہ کے پاس سے نہیں گیا مگر اس گروہ نے مجھ سے یون کہا ای محمد  
 ایسی امت کو بھیجے لگائے کے واسطے امر کرو اور ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یون  
 روایت کی ہے کہ اسی محمد اپنے اوپر بھیجے لگائے کو لازم کر پڑا۔ یہی صلعم سے روایت کی گئی ہے  
 کہ تم لوگ جو دو کرتے ہو اچھی دوائی لگانا اور فصد لیتا ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ  
 کہ اچھی دوائی لگانا اور فصد لیتا ہے ترمذی نے اپنی جامع میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے  
 مرفوعاً روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچوں کے لگائے کے واسطے ستر ہواں  
 اور اویسواں اور کیسواں دن اچھا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے یہی صلعم فرمایا  
 کہ جس شخص نے چار شنبہ یا ستنبہ کے دن بچہ لگا دیا تو اس کو سیدی یا رص کی بیماری پیدا ہوتی  
 وہ اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کریگا۔

دارقطنی نے حدیث نافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
 کہ میرے خون نے علیہ کیا ہے میں تم میرے واسطے حجام کو دھوٹا ہوں کہ وہ لڑکا اور بڑا ہو  
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بچے حافط کے حافظہ کو اور عقلمند  
 عقل کو بڑھاتے ہیں بسم اللہ کہ بچے لگاؤ پچھتنبہ اور جمہ اور شنبہ اور کتنبہ کے دن بچے نہ لگاؤ  
 دو شنبہ کے دن بچے لگاؤ بدام اور برص کی قسم سے جوتے ہے وہ چار شنبہ کے دن تایل  
 ہوتی ہے ابو داؤد نے اپنی سنن میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ شنبہ کو  
 بھیجے لگائے کو مکروہ جانتے تھے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شنبہ کا  
 خون کے پیدا ہونے کا دن ہے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ اس میں بچہ نہ بٹونا  
 نچا ہے۔



یہ روایت صحیح ہے  
 علامہ ابن عربی نے  
 اس کو مستحکم قرار  
 دیا ہے اور ایک  
 نسخہ بھی

ترمذی نے اپنی جامع اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اسناد۔ بہت عجیب و غریب سے  
 روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تم کس دوائے سے مسل لیتے ہو میں نے کہا  
 شہرہ سے آپ نے فرمایا تبیرم حار ہے اسامہ صریح لکھا کہ میں نے مناس سے مسل لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا کہ اگر کوئی شے موت سے شفا دیتی تو وہ مناس ہے شہرہ ایک درخت کے ریشہ کا پوست ہے  
 سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ بن جراح سے روایت ہے عبد اللہ داؤد لوگوں سے تھے  
 حصوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قلوں کی طرف نماز پڑھی ہے عبد اللہ نے کہا  
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ مناس اور سنوت کا استعمال  
 لازم کیڑا سلنے کہ ان دونوں دواؤں میں سواموت کے ہر ایک بیماری کے لئے شفا ہے  
 مناس حجاز کی بوٹی ہے افضل اوسکی مکی ہے سنوت کے معنی میں لوگوں نے  
 اختلاف کیا ہے مگر صواب کے قریب یہ بات ہے کہ سنوت وہ شہد ہے جو گہی کی شکایت  
 رہا ہو۔

ترمذی نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذات الجنب کا  
 علاج قسط بھری اور روعن بیتون سے کرو ذات الجنب ایک حار درم ہے جو سیلیوں کے  
 اندر کی جلی میں پیدا ہوتا ہے اور ایک بیماری ذات الجنب کی مشابہ سیلیوں کے اطراف میں  
 پیدا ہوتی ہے قسط بھری خود ہندی کو کہتے ہیں صحیحین میں روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اچھا علاج جو تم لوگ کرتے ہو وہ بچنے لگانا اور قسط بھری کا استعمال کرنا ہے اور اپنے  
 بچوں کو عدرہ کی بیماری میں غمر سے ایدانہ پہنچاؤ یعنی اونکے تالو کو عدرہ کی بیماری میں  
 نہ دیاؤ کہ وہ بکلی تکلیف کا سبب ہے سنن ابن ماجہ میں عبد اللہ سے روایت ہے  
 اوسوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوسکے پاس ایک بچہ تھا



اوسکے متھے حوں بہار ہے تھے آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اسکو عدہ کہ  
 یا اسکے سر میں درد ہے اسیے فرمایا تم لوگوں پر افسوس ہے اسیے فرزندوں کو ہلاک نہ کرو  
 جس عورت کے سر پر اس کے سر میں کوئی بیماری یا درد ہو وہ قسط ہمدی کو لے اور اوسکو پانی میں  
 گسے پہرا و سکا سعو ط بیا کے اوسکو سنگھائے آپ کے ارشاد کے بموجب حضرت عائشہ رحمہ  
 سعو ط بیا کے لئے فرمایا وہ بچہ اوسکے استعمال سے اچھا ہو گیا عدہ حلق میں خون کے  
 ہیجاں کو کہتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ مابین کان اور حلق کے جو قرعہ ہوتا ہے اوسکو عدہ  
 کہتے ہیں یہ عارضہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے لوگ اسیے بچوں کا علاج تالو کے دباؤ اور حلق سے  
 کرنے سے علاق لٹکائے کی چیز کو کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے لگوں کو ملامت کی  
 اور جو چیز بچوں کے لئے زیادہ نافع اور سہل تھی اوسکے واسطے آپ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی  
 سعو ط ناک میں ڈالنے کی دوا کو کہتے ہیں جس سے جھپک آنے کے بعد دماغی بیماری  
 حاتی رہتی ہے جس بیماری میں بچہ کی حاجت ہوتی ہے آپ نے سعو ط کی تعریف فرمائی ہے  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد کے واسطے دم کر کے پہونکر کے لئے امر فرماتے تھے۔  
 مسلم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد  
 حق ہے اگر کوئی شے سابق القدر ہو تو نظر بد اللہ وسیع بیعت کرتی سہلن ابو داؤد میں  
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد پہونچانے واسطے کو دھو کر نیک لکڑی  
 حکم فرماتے پہرا و س بانی سے جس شخص کو نظر بد پہونچتی دہوتے تھے نہ ہری م نے  
 کہا ہے کہ نظر بد پہونچانے واسطے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پیالہ پانی کیواسطے امر فرماتے وہ  
 آدمی ایسا ہاتھ پیالے میں ڈالتا اور کلی کرتا پہر کلی کے پانی کو پیالہ میں ڈالتا اور اپنی سیدھی  
 ہتھیلی پر اسطور سے پانی بہاتا کہ وہ پانی پیالہ میں گرتا پہر اپنا سیدھا ہاتھ پیالہ میں داخل کرتا



اور اپنے بائیں پاؤں کے گھٹنے پر پانی بہانا بہر تہمت کے لیے کا جسم دھوتا اور یہاں تک  
 نہیں کہا جاتا پھر جس آدمی کو لطرہ بہو چکی ہوتی وہ پانی اوسکے سر پر لیکھا برگی کیچے سے ڈال دیا جاتا  
 نظر چس چیز سے دفع ہوتی ہے یہ قول ہے۔ اللہم بارک علیہ اور قول اشارہ لا قوۃ الا باللہ

## فصل دوسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سن شریف اور وفات شریف کو مابین میں  
 ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تیر ہا سال  
 تک رہے اور مکہ معظمہ میں آب کی طرف وحی کی گئی اور مدینہ طیبہ میں آیا اوس سال تک رہے  
 اور وہیں پر وفات پائی وفات کے وقت آپ ترستہ برس کے تھے اور ایک روایت میں  
 اس ابن عباسؓ سے یوں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی آپ بیست و ہجڑ برس کے تھے  
 انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع ساٹھویں سال میں وفات پائی  
 حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائی آپ ترستہ برس کے  
 تھے جریر بن حازمؓ سے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے معاویہؓ نے خطبہ  
 پڑھ رہے تھے خطبہ میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت ترستہ برس کے تھے  
 اور حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور میں ترستہ برس کو ہیں  
 حضرت معاویہؓ نے جو یہ کہا کہ میں ترستہ برس کا ہوں اس بیان سے یہ مراد ہے  
 کہ جس وقت انہوں نے بیان کیا تھا تو اس وقت وہ ترستہ برس کے تھے معاویہؓ نے ان  
 سال میں نہیں مرے بلکہ زندہ رہے اور انہی سال کو ہو چکے۔

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا واقعہ یوں ہے

انس بن مالکؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے آخر لطرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر



کی وہ نظر تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ایسے مکان کا پردہ اوٹھایا میں نے  
 آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا گویا چہرہ مبارک کلام اللہ تریف کا ورق تھا اور اس وقت لوگ  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھے قریب نہا کہ آدمی بقیار ہو جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 آدمیوں کی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنے حال پر ثابت رہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کریں  
 یہاں پر پردہ کو ڈال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس من کے آخرین وفات پائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
 روایت کی ہے کہ میں اپنے سینہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگا گئے ہوئے تھی یا حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے سینہ کی جگہ آغوش کا لفظ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کر لیا پوچھے  
 طست طلب فرمایا پہر آپ نے پیشاب کیا بعد اسکے آپ نے وفات پائی اور یہی حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی حالت میں دیکھا آپ کے  
 نزدیک پانی کا ایک پیالہ تھا آپ اپنا دست مبارک پانی کے پیالہ میں ڈالے تھے اور  
 پانی کو اسے چہرہ مبارک پر ملتے تھے پہر آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ  
 اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 حوچہ سجھتی دیکھی ہے اسکے بعد کسی کی آسانی موت پر شک نہ کرونگی اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 روایت کی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی آپ کے دفن کرنے میں لگے گئے  
 اختلاف کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حوچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہا  
 اور کہ میں نہیں بھولا ہوں ایسے یوں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پرانی حوچہ کو جس سے  
 مگر اس جگہ میں بتن کیا کہ وہی اس جگہ میں ہو چکا دوست کہتا ہے آپ کے تر  
 مبارک کی جگہ میں آپ کو دفن کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ



تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بوسہ کیا۔ اور یہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آئے اور اپنا منہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں انگلیوں کے درمیان رکھ دیا اور اسے دونوں ہاتھ آٹکی دونوں کلائیوں پر رکھے اور کہا واسیاء و اصفیاء و احلیاء انفسہم سے روایت کی ہے کہ جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تھے آپ کے فور سے ہر شے مدینہ منورہ میں رستن ہو گئی تھی اور جبکہ وہ دن تھا کہ آپ اوس دن وفات پائی مدینہ منورہ میں تمام حرمین تاریک ہو گئیں اور ہمیں اپنے ہاتھ اسی مٹی سے زمین جھاڑے تھے اور ہم آپ کے دفن کرنے میں تھے کہ ہمارے دل ہم سے پر گئے تھے۔

**حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستانہ کو وفات پائی محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے محمد باقر رضی اللہ عنہ سے ہیں اور ہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستانہ کے دن وفات پائی آپ وفات کے دن سے شنبہ کی رات تک دفن نہیں کئے گئے اور شنبہ کی رات میں دفن ہوئے سالہم سن صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے انہوں نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوش ہو کر پھر آپ کو حب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کیا ہمارا وقت آگیا لوگوں نے کہا ہاں نماز کا وقت آگیا آپ نے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر سے کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھائیں پھر آپ ہوش ہو گئے اور سہوشی سے آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا کیا ہمارا وقت آگیا میں نے کہا ہاں نماز کا وقت آگیا آپ نے فرمایا بلال سے کہو کہ اذان دین اور حضرت ابوبکر صدیق سے کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میرا آپ ایک رات ہی کے وقت وہ آپ کے مقام پر نماز پڑھانے کے لئے ہو گئے وہ دیکھے نماز پڑھانے کی طاقت نہ**



اگر دوسرے آدمی کو آپ مایہ زار کے لئے فرماتے تو بہتر ہوتا اسکے بعد یہ آپ ہی ہوتا  
 ہو گئے اور ہوتے ہیں۔ ~~ایسا کہ یہ فرمایا کہ ہلال کے کہو کہ وہ ادا ان میں اور حضرت ابوبکر~~  
 صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو کہ آدمیوں کو ماز پڑاویں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب میں آئیے فرمایا  
 حاکم صاحب یوسف یا ایہ صویر۔ یہ صواہرات فرمایا یعنی اہل ہار حلاف من  
 اوس حیر کے کہ بھی ہے تم مثل اون جو رہا۔ ابو جویوسف علیہ السلام کی مصحبت تین  
 رومی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال : : : : : ن دیے کہ لئے امر فرمایا اور یہ ہو گئے  
 ازاں دی اور حضرت ابوبکر صدیق کو امر فرمایا : : : : : لے آدمیوں کو ماز پڑائی پھر رسول اللہ صلی  
 بیماری کی خفت دیکھی تو فرمایا کہ میرے واسطے : : : : : یوں اوسپر ٹیکالگاؤن بریرہ رضی اللہ عنہا  
 دوسرا آدمی اور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون : : : : : یوں ٹیکادیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے  
 حسوت آپ کو دیکھا تو غصے سے ہٹا چاہا آپ : : : : : لے لکھا اشارہ کیا کہ اپنی جاسے پر کھڑے ہے اور  
 یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے : : : : : لے لکھا : : : : : لکھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یوں کہا کہ میں جس کی : : : : : لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور  
 تو میں یہی اس تلوار سے اوسکو مار دوں گا راوی : : : : : لکھا کہ لوگ اُن بڑے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 پہلے اونہیں کوئی نہ تھا لوگ ٹھہر گئے در سالم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے لو گئے  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انکو ملا کے لے آؤ سالم رضی اللہ عنہ سے کہا میں حضرت  
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے اور میں ریتیاں  
 اور حیراں اور روتا ہوا آیا تھا اوسوقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو دیکھا تو دریافت کیا  
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی میں نے کہا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہیں کہ شخص  
 کہیگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو اوسکو میں اپنی تلوار سے ماروں گا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ



کہا یلو میں ان کو ہمراہ آیا اور آگے دیکھا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہڈی  
 محسوس تھی وہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر  
 اے اے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگوں کو پوچھا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وفات پائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اپنی وفات پائی اور وقت لوگوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو پہنچا  
 لوگوں نے یونچھا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مار ٹی بھیجی جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں آپ پر نماز پڑھی جاوے  
 لوگوں نے یونچھا کس طور سے مار ٹی بھیجی جیسے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک گروہ  
 کے لوگ نفل ہو کے تکبیر میں اور نماز پڑھیں اور دعا مانگیں یہ رہا ہر نفل آویں یہ ایک گروہ نفل ہو  
 اور تکبیر کے اور نماز پڑھے اور دعا مانگے اور ہر نفل آوے یہ آدمی نماز کیوں سطلے وہ نفل ہو  
 وفات پائی پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن کیے جاوے گا ہاں دفن کیے جائیں لوگوں کو پوچھا کہاں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن کیے جائیں؟ آپ کی روح مبارک کو قبض کیا ہے؟ ہاں دفن کیے جائیں  
 دفن پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو قبض میں کیا گیا کہ جبکہ میں قبض کیا ہے میں لوگوں نے  
 صحبت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ انھیں کھانا پکایا گیا اور انھیں کھانا کھایا اور انھیں کھانا کھایا  
 پھر آگ لگے اور کہا کہ ہم اپنے بہائیوں انصار کے پاس علیین اور اس معاملہ میں ایسے ساتھ  
 شریک کریں انصار نے کہا کہ ایک شخص انصار سے میرا اور ایک شخص مہاجرین سے میرا  
 حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سنے کہ اس شخص کے لئے یہ تین صفات ہیں  
 تَابِيْ اَسَاتِيْنِ اِدْهُمَا نِيْ اَلْعَارِ اِدْ يَقُوْلُ لِمَا حَبِيْهٍ لَا تُحَرِّسُ اِنَّ اللّٰهَ مَعَا  
 وہ دو شخص کون ہیں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کی اور انھیں



حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت حسہ اور جمیلہ کی۔

باجوری نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پہلی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
ثانی اثین اذہما فی الغار دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی  
صحبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت کیا اذ یقول لصاحبہ لا تحزن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب کہا پس جس نے اس کا انکار کیا اس نے قرآن شریف کی معارضہ کے  
کفر کیا تیسری فضیلت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ کے قول میں اثبات ہے  
ان اللہ تعالیٰ ان فضائل کا ثبوت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے اجازت دیتا ہے  
کہ خلافت کی واسطے آپ ہی احق تھے الش بن مالک نے روایت کی ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت موت کی سختی سے جو کچھ پایادہ پایا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے  
اوس وقت فرمایا اگر یاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آج کے بعد تمہارے باپ پر کوئی سختی نہیں  
اس لئے کہ تمہارے باپ کے پاس وہ چیز موجود ہوتی ہے کہ کسی کو چوڑے زوالی نہیں ہے  
موت اور یا ہم ملنا قیامت کے دن ہوگا۔

امام غزالی نے احوال میں کہا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ہم لوگ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان میں اچھوت  
اسے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی نزدیک ہوئی آپ نے ہماری طرف دیکھا اور آپ کی طرف  
آتش بہر آئے پہر آپ نے فرمایا جاکم جاکم اللہ اکرم اللہ نصرکم اللہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
رکھنے کے لئے وصیت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ اللہ کو وصیت کرتا ہوں تحقیق میں تم کو  
اللہ تعالیٰ کی واسطے ظاہر دہرانے والا ہوں اور تم کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بلا  
اور اس کے عباد میں اللہ تعالیٰ پر علوتہ ڈھونڈو تحقیق اہل قریب ہوتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف



بازگشت کا وقت نزدیک آیا اور سدرۃ المستقیٰ اور جنت الماویٰ اور کاس الادنیٰ کی طرف  
 جانا قریب ہوا تم لوگ اپنے نفوس اور اوس شخص پر جو میرے بعد میرے دین میں داخل ہو  
 میرا سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچا ماروایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 وفات کے وقت حبشہ کے حبشہ کے واسطے سے فرمایا کہ میرے بعد میری امت کیواسطے کون ہے  
 اللہ تعالیٰ نے حبشہ کے حبشہ کے واسطے سے فرمایا کہ میرے حبیب کو بشارت دو کہ آپ کی امت کے  
 معاملہ میں آپ سے مواخذہ نہ کر دگا اور آپ کو بشارت دو کہ آپ تمام مخلوق سے بہت جلد سے  
 زمین سے نکلنے والے ہیں جس وقت لوگ اوٹھائے جائیگے اور جمع کیے جائیگے آپ ان  
 سب کے سردار ہونگے تاوقتیکہ آپ کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی تمام دوسری امتوں پر  
 جنت حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے حبشہ کے واسطے سے اس بشارت کو سن کر فرمایا اس وقت  
 میری انگلیں ٹنڈی ہوئیں۔

**حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم لوگوں**  
 سات کو نو کی سات مشکون سے غسل دو مہینے آپ کی اشد کے موقوف ویسا ہی کیا آپ نے  
 غسل کے بعد آرام پایا اور ماہر بخل کے آپ سے آدمیوں کے ساتھ نہار بیٹھی اور اہل حدیث کے  
 واسطے مغفرت چاہی اور اوس کے لئے دعا مانگی اور اہل انصار کو وصیت کی اور اللہ تعالیٰ کی  
 حمد کے بعد فرمایا اسی مہاجرین کے گروہ تم لوگ زیادہ ہوتے جلتے ہو اور انصار لوگ جس  
 ہیئت پر تھے آجکے دن اوس ہیئت پر ہیں انصار میرے رہنے کی جگہ ہیں میں نے انصار کے  
 پاس ٹھکانا لیا ہے اوس کے کریم کا اکرام کرو یعنی اوس کے محسن کی تعظیم کرو اور انصار میں جو شخص  
 بڑا ہے اوس سے درگزر کرو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کو درگزر  
 اوس چیز کے کہ دنیا میں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے مختار کیا پس بندہ نے اوس چیز کو



اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے اس بات کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے لگے  
اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات مقدس سے ارادہ کیا ہے پھر حضرت  
فرمایا اے ابو بکرؓ میرا اور گریہ نہ کرو اور مسجد کے رستوں کے چوبہ دروازے ہیں ان سب کو بند کر دو  
مگر جس دروازہ سے ابو بکرؓ آتے ہیں وہ دروازہ رہنے دو میں اپنے نزدیک صحبت میں کسی مرد کو  
ابو بکرؓ سے فصل نہیں جانتا ہوں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر  
اور میرے پاس رہنے کے دن اور میرے صبح میں اور میرے سینہ پر وفات پائی اور اللہ تعالیٰ  
وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب ہن مبارک کے ساتھ میرے لعاب کو جمع کیا ہے  
پس میرے بہائی عبدالرحمنؓ آئے اوسکے ہاتھ میں مسواک تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
میں نے جانا کہ آپ کو مسواک پسند آتی ہے میں نے آپ سے پوچھا کیا آپ کے واسطے مسواک  
لے لوں اپنے سر مبارک کے اشارہ سے فرمایا ہاں میں نے مسواک اٹھو دے دی آنحضرت  
مسواک کو اپنے دہن مبارک میں داخل کیا مگر مسواک آپ کو سخت معلوم ہوئی میں نے پوچھا کیا آپ کو  
نرم کر کے آپ کو دوں اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا ہاں میں نے مسواک نرم کر کے آپ کو  
دے دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی کاکوزہ تھا آپ اپنا دست مبارک اٹھیں ڈالتے تھے  
اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ ان لموت لسكرات پہر اپنے اپنے دست مبارک کو سیدھا کیا اور ان  
الاعلیٰ الرفیق الاعلیٰ کہتے تھے اوسوقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ ہم کو اختیار فرمائیں گے  
سعید بن عید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت انصار نے دیکھا  
کہ آپؐ کا نقل بڑھ رہا ہے انصار مسجد میں پہرے لگے حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے  
پاس آئے اور اونکی جگہ اور اونکے ڈر کرنے سے آپ کو خیر کی پہر آپ کے پاس فضل رقم لگے  
اونہوں نے مثل حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ کے آپ کو اطلاع کی پھر حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ آئے اور مثل اوسکے



آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا دست مبارک لانا کیا اور فرمایا ہاتھ کو پکڑو آپ کو دست مبارک  
پکڑا آپ نے دریافت کیا تم لوگ کیا کہتے ہو اونہوں نے کہا اہمکو ڈر ہے کہ آپ وفات پائیں اور  
انصار کی عورتیں آپ کے پاس انصار کے جمع ہونے سے فریاد و لکا کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
اور حضرت علی اور حضرت فضل رضی اللہ عنہما دئے ہوئے باہر نکلے اور آپ کے سامنے حضرت عیسیٰ  
تھے اور آپ کے سر مبارک پر ایک بیٹی بدمی ہوئی تھی اور آپ کے پاؤں چلبے میں نہیں سے  
لگتے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ آگے مہر کے پیچے کی سیڑھی پر بیٹھ گئے اور آدمی  
اپنی طرف اوٹھے آئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اسکے بعد فرمایا اسی لوگوں کو  
جبر ہوئی ہے کہ تم لوگ میرے اوپر موت کا خوف کرتے ہو گویا تم لوگ موت کا انکار کرتے ہو  
کیا سبب ہے جو تم اسے نبی کی موت کا انکار کرتے ہو کیا میرے مرنے کی جبر تہا طری  
ہ آئے اور تمہارے لوگوں کے مرنے کی جبر تہا رسے پاس نہ آئے کیا میرے پہلے جو  
سی موت پر ہسیا گیا ہے وہ ہمیشہ مدہ رہا ہے جو میں تمہارے پیچ میں ہاں نہ رہوں نہ لوگ  
اگاہ ہو عاؤ کہ میں اپنے رب کے ساتھ ملنے والا ہوں اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ  
ملنے والے ہو اور میں تم لوگوں کو اول مہاجرین کے ساتھ نیکی کر سکے واسطے وصیت کرتا ہوں  
اور مہاجرین کو میں اس چیر کے درمیان وصت کرتا ہوں جس میں وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے  
فرمایا ہے وَالْعَصِيرَانِ الْاِنْسَانُ لَهِيَ حَصِيرًا الْاَلَدِیْنِ اَمْلُوْا۔ آخر سورہ تک اور  
تحقیق تمام امور اللہ تعالیٰ کے حکم سے جاری ہوتے ہیں تم لوگوں کو کسی کام کی پروا کی  
جلدی کی طرف آمادہ کرے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی جلدی سے امور میں جلدی نہیں کرتا  
اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر جلدی عیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر غالب آتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو  
ساتھ جلد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ جلد کرتا ہے مَهْلَ عَسَیْ تُمِزُّنَ تَوَلَّیْ تُمِزُّنَ



تَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ قَرِيبٌ هِيَ کہ تم لوگ مالک ہو جاؤ  
 اور زمین میں فساد کرو اور قطع ارحام کرو اور میں انصار کے ساتھ نیکی کر نیکی لئے وصیت  
 کرتا ہوں انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے پہلے مدینہ میں ٹھکانا پکڑا اور ایمان قبول کیا  
 تم لوگ انصار کے ساتھ اچھا معاملہ کرو کیا انصار نے تم کو اپنے بیوہوں میں حصہ نہیں دیا  
 کیا انصار نے اپنے شہر وں میں تم کو وسعت نہیں دی کیا انصار نے تم کو گونہ کو اپنی دوستی  
 اختیار نہیں کیا حالانکہ انصار نیکی کی حالت میں تھے آگاہ ہو جاؤ جو شخص اس بات پر ولی ہو کر وہ  
 آدمیوں کے درمیان حکم کرے اور ان میں اوسکو چاہئے کہ جو شخص محسن ہے اوسکی بات کو  
 وہ ولی قبول کرے اور ان سے جو ایک بڑا ہے وہ ولی اوسکے قصور کو معاف کرے  
 آگاہ ہو جاؤ انصار پر کسی شخص کو اختیار نہ کرو آگاہ ہو جاؤ میں تم سے آگے جانیا ہوں اور  
 تم لوگ مجھ سے ملنے والے ہو آگاہ ہو جاؤ کہ ہمارے عہدہ کی جگہ حوض کوثر ہے وہ میرا حوض  
 شام اور صبح میں کے درمیان جو فاصلہ میری نگاہ میں ہے وہ حوض اوس سے زیادہ  
 عریض ہے اوس حوض میں کوثر کا پرنا لگتا ہے پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید اور مسکند  
 زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اوس پانی سے جو شخص ہو گیا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا  
 اوس حوض کے سنگریزے موتی اور مٹی اوسکی مشک کی ہے کل کے دن ہوقف میں جو شخص  
 اوسکا پانی حرام ہوا تمام خیر اور سیر حرام ہوگی جو شخص اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ کل کے دن  
 میرے پاس اوس حوض پر وارد ہوا اوسکو چاہئے کہ اپنی زبان اور اپنے ہاتھ کو اوپر  
 کہ لائق نہیں ہے روکے مگر کہنے کی بات کہے اور گریہ کا کام کرے۔

اسکے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش کو وصیت فرمائیے آپ نے  
 فرمایا کہ اس امر میں قریش کو وصیت کرتا ہوں اور اس وصیت میں تمام مخلوق قریش کے تابع ہے



سیک کر داراؤنکے سیک کر دار کیواسطے اور بدکردار اوتنے مکر دار کیواسطے ہیں میں آل قریش کو  
 آدمیوں کے ساتھ خیر کرانیکے لئے وصیت کرتا ہوں اسی لوگو گناہوں سے نعمتوں کو تعمیر  
 کر دیا ہے اور نعمتوں کو بدل دیا ہے جسوقت آدمیوں سے سبکی کی اور انکے اماموں سے  
 انکے ساتھ سبکی کی اور جسوقت آدمیوں سے مدکاری کی اور انکے اماموں سے اور کوعاق کر دیا  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَكَذَلِكَ نُؤَيِّنُ الْعَصَ الْطَّالِبِينَ نَعَصًا مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ  
 اسی طرح ہم بعض ظالموں کو بعض پرسلط کرتے ہیں سبب اس عمل کے جو وہ لوگ کرتے  
 ہیں مسعودی نے روایت کی ہے کہ نبی صلعم نے ابو بکر رضی سے فرمایا کہ تم سوال کرو  
 ابو بکر صدیق رضی سے یونچیا یا رسول اللہ کیا اہل قریب ہوئی آئیے فرمایا تحقیق اہل قریب ہوئی  
 حضرت ابو بکر صدیق رضی نے کہا یا نبی اللہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے آپ کو گوارا ہو  
 کائنات مجھ کو معلوم ہوتا کہ ہماری جا سے بازگشت کہاں ہوگی آنحضرت صلعم نے فرمایا اہل اللہ  
 والہ بدرۃ المستقیمین ثم اہل حجة الماوی والحدوس الاعلی والکاس الاونی والرفیق الاعلی وخط  
 وایۃ المسیٰ پر ابو بکر صدیق رضی سے یونچیا کہ آپ کو کون غسل دینا آئیے فرمایا کہ میری اہلیت کے  
 قریب ترین اور انکے جو قریب ترین غسل دین حضرت ابو بکر صدیق رضی سے یونچیا  
 اس چیز میں آبلو کھس دین آئیے فرمایا کہ تم کو اس میں میرے کپڑوں اور حلیہ مانی اور صر کے سفید  
 کپڑے کا کھن دیا جائے پھر ابو بکر صدیق رضی نے یونچیا ہم آپ پر ہمارے کس طرح سے پڑھیں  
 اس بات پر ہم سب لوگ روئے لگے اور آپ ہی روئے پھر آنحضرت صلعم نے فرمایا ہٹو  
 غفر اللہ لکم وجرکم عن نیکم حیرا جسوقت تم مجھ کو غسل دو اور کھس پہناؤ مجھ کو میرے تحت پر میرے  
 اس گہرین قبر کے کنارے پر کہہ دیا یہ تم لوگ میرے پاس سے اکٹ گہری کیواسطے  
 چلے جانا اسلئے کہ اول مجھ پر میری دعا ہو اور عمل پڑھیں اللہ تعالیٰ اور اس کے درستی و خیر



بھیجتے ہیں پہر اند تعالیٰ میرے اوپر نماز پڑھنے کیواسطے فرشتوں کو اذن دیکر مخلوق خدا کے  
 اول جو شخص میرے پاس آئے مجھ پر نماز پڑھیکا جبریل علیہ السلام میں پہر یکائیل پہر اسرافیل پہر  
 عزرائیل علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنے کثیر لشکر کے ساتھ مجھ پر نماز پڑھینگے پہر تمام ملائکہ نماز پڑھینگے پہر  
 لوگ فوج فوج اور گروہ گروہ جمع ہوں گے مجھ پر نماز پڑھنا اور سلام بھیجا اور جس طرح مردہ کے اوصاف  
 بیان کر کے روتے ہیں تم لوگ ویسے اوسے اور آواز اور نالہ سے مجھ کو ایذا نہ دینا اور تم لوگ اپنے  
 پہلے امام نماز کی ابتدا کرے اور میرے اہلبیت جو قریب تر ہیں اور ان کے قریب تر جو لوگ ہیں  
 نماز پڑھیں پہر عورتوں کے گروہ پہنچوں گے گروہ مجھ پر نماز پڑھیں۔ پہر حضرت ابوبکر صدیقؓ  
 پونچھا کہ آپ کو قبر میں کون شخص رکھے اپنے فرمایا میرے اہلبیت کا گروہ جو نزدیک تر ہے اور  
 اوس کے نزدیک تر جو لوگ ہیں مجھ کو قبر میں رکھیں اوس کے ساتھ ملائکہ ہوں گے تم لوگ اور کون سے ایک  
 اور وہ تم کو دیکھتے ہیں اس کے بعد آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹنا ہوا اور  
 میرے بعد جو شخص آئے اوس کو میری وصیت پہنچا دو عبد اللہ ابن مسعودؓ نے کہا  
 کہ ربیع الاول کے آغاز میں بلالؓ آئے اور انہوں نے نماز کیواسطے اذان کی  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھائے  
 میں باہر نکلا اور میں نے آدمیوں کے درمیان سو حضرت عمرؓ کے دروازہ پر کھڑے ہو کر  
 اور ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ اور ان لوگوں میں نہ تھے میں نے عمرؓ سے کہا اسی عمرؓ اور ان کے  
 آدمیوں کو نماز پڑھا دو عمرؓ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے تکبیر کی اور ان کی آواز بڑی  
 مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر میں حضرت عمرؓ کی آواز سنی اپنے پونچھا ابوبکرؓ کہاں ہیں اس نے  
 اللہ تعالیٰ اور مسلمان لوگ انکار کرینگے اپنے تین بابا ایسا ہی فرمایا اور کہا کہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے  
 کہو کہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھاؤ میں حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ



اوسمی ہیں جسوقت آپ کے مقام پر وہ مار پڑے کھڑے ہو گئے اور گر کر غلبہ کر لیا حضرت محمد  
اسکے جواب میں فرمایا اَلْکَلْبُ تَلَوْنِهَا تُوَصَّفُ ابوبکر صدیق رحمہ سے کہو کہ وہ آدمی کو  
ماز پڑا دین عبد اللہ ابن رموہ نے کہا کہ حضرت عمر م کے ماز پڑے ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رحمہ  
ماز پڑے ہی اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے تیرا بہلا ہوتا ہے میرے  
ساتھ کیا معاملہ کیا خدا کی قسم ہے اگر میں یہ جگہاں کرتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے  
ہیں کہا ہے میں ایسا کام نہ کرنا عبد اللہ ابن رموہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہتے تھے کہ میں  
اس کام کی واسطے آپ سے اولی کسی شخص کو نہیں جانتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
کہا اور آپ کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہیرا چاہا تھا تو اسکا یہ سبب تھا کہ حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کو دنیا کی طرف رغبت ہی تھی اور میں نے اس سبب سے بھی کہا تھا کہ ولایت میں  
خطر سے ہیں اور ہلاکت ہے مگر جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہلاکت سے بچا دے وہ بچتا ہے  
اور اس بات کا بھی مجھ کو خوف تھا کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زندگی میں کھڑا ہوگا لوگ اسکو دوست نہ کہیں گے مگر جسکو اللہ تعالیٰ چاہے اسکو ساتھ فلاں  
نکریں گے ورنہ اسکو ساتھ لوگ حسد کریں گے اور اسپر بغاوت کریں گے اور اسکو تو مچانے پس وقت  
حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور قصاص قضا الہی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت  
حسن بات نہیں ہیں اور دنیا کے معاملہ میں اندیشہ کرتی تھی اللہ تعالیٰ سے اسکو بچایا  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وایت کی ہے جبکہ وہ دن تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اوس دن وفات پائی اول دن میں آدمیوں نے انکی بیماری میں تخفیف دیکھی لوگ اسکو  
مکانوں کو اور ایسی ایسی ضرورتوں کی واسطے آپ سے خوش ہو کے چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



عورتوں کے پاس چوڑے گئے ہم عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں اور آپ کی صحت کی اسید  
 اور فرحت سے ہم عورتیں ایسے عالمیں تھیں کہ اس سے پہلے اس حال میں نہیں تھیں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سب عورتیں میرے پاس سے چلی جاؤ یہ فرشتہ میرے پاس آئیں گے اور  
 اجازت چاہتا ہے میرے سوا جو شخص مکان میں تھا مکان سے باہر چلا گیا اور آپ کا مبارک  
 میرے آغوش میں تھا آپ بیٹھ گئے اور میں مکان کے گوشہ میں الگ ہو گئی آپ نے  
 فرشتہ کے ساتھ مخفی طور سے دیر تک باتیں کیں پھر آپ نے مجھ کو بلایا اور اپنے سر مبارک کو  
 میرے آغوش میں رکھ دیا اور عورتوں کو آنیکے واسطے اجازت دی میں نے کہا یہ تو جبریل  
 کا حسن تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بیشک جبریل نہ تھے یہ ملک الموت ہیں میرے  
 پاس آئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عذراں ہے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے  
 اور مجھ کو حکم کیا ہے کہ آپ کو میں بلا اجازت کو داخل نہوں اگر آپ مجھ کو اجازت دیں گے تو میں  
 لوٹ جاؤں گا اور اگر آپ اجازت دیں گے تو آپ کے پاس داخل ہوؤں گا اور اللہ تعالیٰ سے  
 مجھے حکم دیا ہے کہ جب تک اجازت نہ دیں میں آپ کی روح مبارک کو قبض نہ کرے گا آپ کا  
 کیا حکم ہے میں نے غزائیل علیہ السلام سے کہا کہ جبریل علیہ السلام کے آتے تک بیٹھ جاؤ  
 یہ ساعت جبریل علیہ السلام کے آنے کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہمارے ساتھ ایسے امر کے ساتھ پیش آئے کہ ہمارے پاس اس کا کوئی برابر تھا اور  
 نہ کوئی رائے رہتی پس ہم غم سے چپ ہو گئے اور ہماری حالت چیخ مارنے کی تھی اور آپ  
 ہم کو جواب نہیں دیتے تھے اور اس امر کے عظیم ہونے کی وجہ سے اور ہمارے دل میں  
 جو ہلیت بھر گئی تھی اس کے باعث اہلیت کے لوگوں میں سے کسی نے کلام نہیں کیا  
 اہلیت چپ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جبریل علیہ السلام اپنی ساعت میں آئے



اور سلام کیا حضرت جبریل علیہ السلام کے جس کو میں نے پھایا اور اہلبیت کھل کے باہر چلے  
 حضرت علیہ السلام آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عروہل نے ایک سلام کیا  
 اور فرمایا ہے کہ آپ اپنے آپ کو گلیا یا بے ہین وہ حیر کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یاتا ہے اللہ تعالیٰ اوس سے  
 زیادہ تر عالم ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ آپ کی کرامت اور شرف کو زیادہ کرے  
 اور مخلوق پر آپ کو شرف اور برتری کو پورا کرے اور آپ کی اُمت میں بہت رہے آنحضرت صلعم نے  
 فرمایا کہ میں اپنے آپ کو درو مند یا تا ہوں حضرت علیہ السلام نے کہا آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ ان  
 یہ ارادہ کیا ہے کہ جو حیر آپ کے لئے مہیا رکھی ہے وہ آپ کو ہو بچائے آنحضرت صلعم نے فرمایا  
 کہ ملک الموت نے میرے پاس آئے کی اجازت چاہی ہے اور جو کچھ میری ہستی اوس سے  
 حضرت علیہ السلام کو آگاہ کیا جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ کا رب آپ کا مستحق ہے  
 کہ انہیں ائیل علیہ السلام نے اس بات سے آپ کو آگاہ نہیں کیا جو آپ کے پاس اہل ہونیکے  
 ہوتے۔ ارادہ کرتے ہیں قسم ہے خدا می عروہل کی ملک الموت نے کسی کے پاس آپ کے  
 شیخ اور ازت نہیں چاہی اور وہ ہمیشہ ادل طلب نہیں کرتے مگر آپ کے شرف کو پورا کرنا  
 ، ان طلب کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کا مستحق ہے آنحضرت صلعم نے جبریل  
 سے شکے فرمایا کہ جب ایسا امر ہے تو تم ٹھیر جاؤ یہاں تک کہ عر ائیل علیہ السلام آجاؤ  
 اسکے بعد آنحضرت صلعم نے عورتوں کو اپنے پاس آیکے واسطے اجازت دی اور حضرت  
 فاطمہ ہر ارض سے کہا کہ میرے نزدیک آنحضرت فاطمہ ہر آپ پر جب تک گئیں آپ نے  
 اوسے مار کی باتیں کہیں حضرت فاطمہ ہر اس نے ایسا سر اوٹھایا اور انکی آنکھوں سے آنسو  
 جاری تھے اور بات کرنے کی طاقت نہ تھی پھر آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ ہر ارض سے  
 فرمایا کہ ایسا سر میرے نزدیک لاؤ پھر حضرت فاطمہ ہر انکی طرف جب تک گئیں آپ نے اپنے



ساتھ راز کی باتیں کہیں حضرت فاطمہؓ پہنچی اپنا سر اٹھایا اور آپؐ پہن ہی نہیں مگر انگوٹیاں  
 کرنے کی طاقت نہ تھی جسے فاطمہؓ ہر ارض سے یہ تعجب کی بات دیکھی اس حادثہ کے بعد میں نے  
 حضرت فاطمہؓ ہر ارض سے دریافت کیا اونہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو خبر دی اور  
 مجھ سے کہا کہ میں آج کے دن وفات یا سیوا لاہون میں یہ بات سکے روئے نگی میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا اللہ تعالیٰ سے یہ عامانگی ہے کہ تمکو اہل بیت سے پہلے مجھ سے ملائے اور تمکو میرے  
 ساتھ کرے اس بات سے میں بھی بہر حضرت فاطمہؓ ہر ارض سے اپنے دونوں فرزندوں کو  
 آپ کے نزدیک کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں صاحبزادوں کو سونگھا حضرت عائشہؓ نے  
 کہا کہ حضرت ملک الموت آئے اور سلام کیا اور اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک الموت کو  
 آئے کیواسطے اجازت دی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا اسی محمدؐ مجھ کو آپ کیا  
 حکم دیتے ہیں آئینے فرمایا مجھ کو میرے آپ کے ساتھ ملاؤ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا  
 ہاں آہی کے دن آپ اپنے رب سے ملینگے آگاہ ہو جاؤ کہ آپ کا رب آپکا مشتاق ہے  
 اور اللہ تعالیٰ کو آپ کا جو تردد ہے اللہ تعالیٰ نے کسی سے ایسا تردد نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ  
 مجھ کو کسی کے پاس اصل ہونے سے منع نہیں کیا مگر آپ کے پاس اذن سے داخل ہونے  
 واسطے حکم کیا اور آپ کی گھڑی آپ کے سامنے ہے یعنی یہی وقت ہے عزرائیل علیہ السلام آپ سے  
 یہ کہہ کر باہر چلے گئے حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ خبر لی علیہ السلام آئے اور اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کہا اور کہا کہ یہ میرا آخر و ترنا زمین کی طرف ہے ہمیشہ کیواسطے وحی ملی ہو گئی  
 اور دنیا ہی لپیٹی گئی اور آپ کے سوا زمین پر میری کوئی حاجت نہ تھی اور زمین میں میری  
 کوئی حاجت نہ تھی مگر انکی حضورؐ اسکے بعد مجھ کو ہمیشہ اپنی جگہ رہنا ہے قسم اللہ تعالیٰ کی  
 کہ اسے آپ کو میری برحق کے ساتھ بھیجا ہے اہلیت میں کوئی طاقت رکھتا تھا کہ کسی



کلمہ کے ساتھ آپ کو جواب دے اور آپ سے جو بات سی جاتی تھی اس کے عظیم ہونے کے  
 باعث کسی کو طاقت نہ تھی کہ کسی آدمی کو آپ کے قریبی مردوں کے پاس بھیجے آپ کی ایسی حالت  
 ہم لوگ عمکین ہوئے اور ڈر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور ثبہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 طرف گئی اور میں نے ایک بار مبارک اپنی چہاٹی پر رکھا اور آپ کے سیدہ مبارک کو میں نے فکڑ لیا  
 بیہوش ہو جاتے اور بیہوش میں آتے تھے اور آپ کی میتانی ایسا سینا ٹیکاتی تھی کہ میں نے  
 کسی آدمی سے ایسا سینا ٹھکاتا ہوا ہرگز نہ دیکھا میں اس لیے کو بچھتی جاتی تھی میں نے  
 کسی شے کی خوشبو آپ کے لیے سے پاکیزہ مہین دیکھی میں آپ سے کہتی تھی میرے ماں باپ  
 اور میرے اہل آپ پر فدا ہوں اس وقت آپ کو افاقہ ہوا آپ کی میتانی مبارک سے کس قدر سیسا  
 گرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ مومن کی حیاں لیے سے نکلتی ہے اور کافر  
 کی ہوا ان اس کی ماحیون سے نکلتی ہے جیسے گدھے کی جان نکلتی ہے ہمے آپ کی چالت  
 لے اس وقت خوف کیا اور اپنے اہل کے پاس آدمی کو بھیجا مردوں میں جو اول  
 ہوا وہ میرے بہائی تھے اور آپ کے پاس حاضر نہیں ہوئے تھے میرے باپ نے  
 اس کو میرے پاس بھیجا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل اسکے کہ کوئی آدمی آئے وفات پائی  
 اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو آپ کے پاس آنے سے اس واسطے روکا تھا کہ حضرت حریل  
 اور حضرت میکائیل کو آپ کے پاس مقرر کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسم حسم بیہوش ہوتے تو  
 بل الرقیق الاصلی فرماتے تھے اس فرماتے سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا اختیار آپ کی طرف لٹا تھا  
 تھا اور بار بار اس کا اعادہ کیا جاتا تھا اور آپ کی مرضی مبارک دریافت کی جاتی تھی کہ آپ کیا  
 چاہتے ہیں اس کو جواب میں آپ بل الرقیق الاصلی فرماتے تھے حسم حسم آپ نے کلام کیا تو یوں  
 فرمایا نماز پڑھو نماز پڑھو جب تک تم سب لوگ نماز پڑھتے رہو گے ہیئتہ ایسی حالت قائم



رہو گے آپ ہمارے واسطے وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور  
الصلوہ الصلوۃ کہتے رہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوشنبہ کی حیثیت اور  
نصف النہار کے درمیان وفات پائی قاطعاً ہر ارض سے کہا ہے خدا کی قسم میں نے  
دو تہنیہ کے دن کو نہیں دیکھا مگر اس دن میں ہمیشہ است محمدیہ بر کوئی بڑی مصیبت پہنچی ہے  
ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے جسدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ کو وہ میں ہوا اسی طور سے کہا کہ میں نے  
دو تہنیہ کے دن کو فی خیر نہیں دیکھی اس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور اسی دن  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور اسی دن میرے باپ بھی شہید ہوئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی  
آدمیوں نے اس قدر ہجوم کیا کہ فریاد بلند ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ڈھاب  
دے گئے اور لوگوں نے باہم اختلاف کیا بعض نے آپ کی حالت کو جھوٹ جانا بعض  
لوگ گونگے ہو گئے اور بہت دفوں کے بعد لوے اور عیسٰی لوگ حلق کر کے ہبکی مائیں کر سکی  
اور ایک گروہ ماتی رہا کہ اس کے عقول اس کے ساتھ تھے اور ایک گروہ اپنی جاست پر بیٹھ گیا  
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس گروہ میں تھے جس نے آپ کی وفات کو جھوٹ جانا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس  
گروہ میں تھے کہ اپنی جاست پر بیٹھ گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس گروہ میں گویا گویا تھا  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی  
البتہ ضرور اللہ تعالیٰ آپ کو لوٹاویگا۔ منافقین سے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی آراء  
کرتے تھے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جاویں گے اور اللہ تعالیٰ عہد صلے سے  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عہد کیا تھا اور سیطون اس کے ساتھ ہی عہد کیا ہے لہذا حضرت



صلعم آپ لوگوں کے پاس آویسے۔ اور ایک وایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ سے  
کہا کہ تم لوگ اپنی مالوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ذکر سے روکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وفات میں یا نبی کوئی شخص یہ ذکر نہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات یا نبی اور میں اس ذکر  
کو نہ سون ورنہ خدا کی قسم اس تلوار سے نہ کر کے یہ اس کو مار دے گا۔

لیکن حضرت علیؓ نہ بیٹھ گئے اور یہاں میں رہے اور حضرت عثمانؓ کسی سے بات  
نہیں کرتے تھے آدمی اور نکاحا ہتھ پکڑ کے لاتے تھے اور لیجاتے تھے اور جس حال میں  
ہو کر نہ اور حضرت عباسؓ سے تھے مسلمانوں سے کوئی آدمی اس حال میں نہ تھا اللہ تعالیٰ نے  
ان دونوں کو سدا و اور تو معین عنایت کی تھی اگر یہ آدمی میں ڈرے مگر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے  
قول سے ڈرے یہاں تک کہ حضرت عباسؓ آئے اور کہا اللہ اللہ لا الہ الا اللہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق موت کا واقعہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے کہا ہے اللہ تعالیٰ کا  
قول تم لوگوں کے سامنے ہے اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّكُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اَنْتُمْ اَقْيَامٌ  
عِنْدَ رَبِّكُمْ فَتَحْتَصِفُونَ۔

اور حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی اور وقت حضرت  
ابو بکرؓ یہی اسحار ت ابن ابی جریج میں تھے وہاں سے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا  
یہ آپ پر جھک کے آپ کو بوسہ یا پھر کہا میرے ماں باپ آپ پر ابھون اللہ تعالیٰ دوایا  
آپ کو موت کا ذائقہ چکھا ایسا اللہ تعالیٰ کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق  
وفات یا نبی پر حضرت ابو بکر صدیقؓ بکل کے آدمیوں کی طرف آئے اور کہا امی لوگو جو  
تخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وفات یا نبی اور جو تخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
رس کی عبادت کرتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب مدہ ہے اور اوسکے لئے موت نہیں ہے اور یہ



ایت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ  
 قُتِلَ إِنْ خَلَّيْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ أَخْرَأْتُمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَاقِ اس نے اس آیت کو سوا آجکے دن کے  
 اس سے پہلے نہیں سمجھا تھا اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 حسوفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں آئے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر دو بیج رہے تھے اور انکی آنکھوں میں آنسو تھے اور انکی سچی بلند تھی ایسی حالت  
 میں ہی اسے قول اوفعل میں چالا کہ تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک  
 گئے اور انکے چہرہ مبارک کو کھولا اور انکی پیتیالی اور خسارون پر بوسہ دیا اور انکے چہرہ مبارک  
 ہاتھ پیر اور روسے تھے اور کہتے تھے میرے مان باپ میری جاں میرے اہل آپ پر عید ہو  
 آپے پاکیزہ زندگی کی اور پاکیزہ حالت پر آپ نے وفات پائی انکی وفات سے یہ غم ہو گیا  
 کہ کسی نبی کی وفات سے وہ چیز منقطع نہیں ہوتی آپ کی وفات کا ایسا امر ہے کہ آپ بہت  
 عظیم ہیں اور روسے سے آپ حلیل ہیں کہ انکی وفات کی تلقین رونے سے نہ ہو سکتی اور اگر وہ  
 امون ایسے مخصوص ہو گئے ہیں کہ آپ نے سب کے عموں کو پہلا دیا اور آپ  
 اور عموں کی تسلی ہو گئی اور اس امر میں ہم سب آپ کے نزدیک برابر ہیں انکو کسی کی وفات  
 اگر آپ اپنی موت کو جو اختیار فرمائے تو ہم اپنی جانیں آپ کے غم میں دے دیں گے  
 ہم لوگوں کو رونے سے منع نہ کرے تو آپ کے اور ایسی آنکھوں کے انسوؤں کو جاری  
 کرے جس چیز کو ہم اسے اور سے دفع نہیں کر سکتے وہ دلی رنج ہے اور آپ کا ذکر ہے کہ  
 یہ دونوں باہم ہم قسم ہیں اور ہمیشہ رہنے والے ہیں اسی میرے اندر آپ کو ہماری  
 خبر پہنچا اسی محمد آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو اپنے رب کے نزدیک ہکویا د کرو  
 اور آپ کو ہمارا خیال ہے اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہمارے پاس آپ تحمل و وقار کو خجور مٹاتے



تو اس وحشت سے جواب دہا سے پاس چوڑی ہے کوئی شخص ایسی حالت پر قائم نہ رہتا  
اسی میرے اندر ہے سی کے پاس ہمارے حشر ہو چکا اور سی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے  
بیچ میں محفوظ رکھ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
مکان میں آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو بیجی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اہلبیت نے  
ایسی فریاد کی کہ اہل مصلیٰ نے اس فریاد کو سنا حسرت کوئی بات ذکر کی اہلبیت نے  
فریاد کو زیادہ کیا اہلبیت کی فریاد کو سکوں میں ہوا مگر ایک آدمی کے سلام علیک کرنے سے  
سکون ہوا جو اسے دروازہ پر لپکا رکھے کہا وہ آواز ایک صبر والے آدمی کی تھی سلام علیک  
یا اہل البیت کل نفس امارتہ الموتی آخر آیت تک اور اسی سلام علیک کرنے پر لوگوں نے  
یہ بھی کہا تحقیق اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک شخص کے لئے ایک قائم مقام ہے اور  
ہر ایک امید کی واسطے حصول ہے اور ہر ایک خوف سے بچات ہے اللہ ہی ہے اوسے  
امید رکھو اور اس کے ساتھ وثاق رہو اور اس کے حکم کو سنو اور اس کے کو موقوف کرو اور فریاد کو  
قطع کرو جس وقت و ناموقوف ہوا اس آواز کر سوائے کی آواز پہنچتی تھی کوئی آدمی لوگوں  
میں سے اس کے دیکھنے کے واسطے گیا مگر کسی کو نہیں دیکھا پھر اہلبیت روئے لگے پھر میری  
سادہ کر سوائے لے لے لے اس کی آواز کو لوگ میں بیچا پنتے تھے اسی اہلبیت اللہ تعالیٰ کو یاد کرو  
اور ہر حال میں اس کی حمد کرو تم مخلصین سے ہو گے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر صیبت سے  
صبر ہے اور ہر عروب چیز کا عوص ہے اللہ ہی ہے اوسے کی اطاعت کرو اور اس کے حکم پر  
عمل کرو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آواز ویسے والے حضرت حشر اور حضرت یسوع  
علیہما السلام ہیں یہ دونوں حضرات تھی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہیں۔



**فتح عین عمر ورم سے حضرت ابو بکر صدیق ر م کے خطبہ کی حکایت کو پورے**  
 طور سے لایا ہے اور کہا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ر م آدھیوں میں خطبہ پڑھتے کیواسطے  
 اکرٹے ہوئے ایسا خطبہ پڑھا کہ آدمیوں کے آنسو جاری ہو گئے اور خلیل تڑاوس خطبہ میں رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گئی تھی حضرت ابو بکر صدیق ر م نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی کہ سرخا  
 اللہ تعالیٰ کو حمد ہے اور کہا استمدان لا الہ الا اللہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے وعدہ کو کیا  
 اور زندہ کو نصرت دی اور گروہوں پر تہا اور سکون غالب کیا ایک اللہ تعالیٰ ہی کیواسطے حمد ہے اور  
 میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ کے سدا اور اسکے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ  
 میں سے خاتم ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے  
 جس طرح وہ نازل ہوئی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ خدا کا دین ہے اور حدیث  
 ویسہی ہے جس طرح حدیث کی گئی ہے اور قول ہے جو کہا گیا ہے اور اب رسالی  
 حق ہے اور ظاہر ہے اسی میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو تیرا بند ہے اور  
 رسول اور تیرا بی اور تیرا حبیب اور تیرا ابن ہے اور تیرا چنا ہوا اور تیرا برگزیدہ ہے اور  
 اوس درود سے افضل درود ہو جو تو نے اپنی مخلوق سے کسی پر بھیجی ہے اسی درود  
 اپنی رحمت اور اپنا عفو اور اپنی درود اور برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتے یا نہیں  
 اور خاتم ہیں اور امام المتقین ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیوں کے قائد اور حیر کے امام ہیں اور رسول  
 رحمت ہیں اسی اللہ کی قربت کو نزدیک کر اور اویکی برہاں کو عظمت دے اور ان کے  
 مقام کو مکرم کر اور ان کو مقام محمود میں اور بڑا کہ اولین اور آخرین اور پھر رشک کریں اور قیامت  
 کے دن ہلکواؤن کے مقام محمود سے نفع دے اور ہمارے درمیان اوٹکو دیں اور دنیا  
 غلیفہ کر اور رحمت میں اوٹکو درجہ اور وسیلہ پر پہنچا اسی میرے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج



اور محمد صلعم اور آپنی آل پر برکت نازل کر جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا اور برکت  
مارل کی تحقیق تو مسید اور مجید ہے۔

حمد اور صلوة کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ سے کہا اسی لوگو جو شخص محمد صلعم کی  
عبادت کرتا تھا محمد صلعم نے تو وفات پائی اور جو شخص اسد تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس  
اسد تعالیٰ زندہ ہے وہ نہیں اسد تعالیٰ نے اسے حکم میں تمہاری طرف تقدم کیا ہے تم لوگ  
بیقرار رہو گے سادہ اور سکوہ پکارو اس لئے کہ اسد تعالیٰ نے اسے نبی صلعم کو واسطے وہ حیر  
اختیار کی ہے کہ جو حیر تمہارے پاس ہے وہ حیر اس سے بہتر ہے اور اسد تعالیٰ نے  
آپ کو اسے ثواب کی طرف لیا ہے اور تمہارے پیچھے اپنی کتاب اور نبی صلعم کی سنت کو  
یا بھڑا ہے جسے کتاب اسد اور سنت رسول اسد کو پکڑا دے اسد تعالیٰ کو بھیجا نا اور جسے  
یہ دن دونوں چیزوں کا پورا دے اسد تعالیٰ کا انکار کیا اسی وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم  
ہر طور سے رہنا تم سے عادل قائم رہے اور تمکو شیطان تمہارے نبی کی وفات کو  
ساتھ مشغول نہ کرے اور تمکو شیطان تمہارے دین سے فریب میں نہ ڈالے تم لوگ حیر کے  
ساتھ جلدی کرو اور شیطان کو خیر سے عاجز کرو اور اسکو مہلت دو کہ تمہارے ساتھ  
اگر مل جائے اور تمکو فتنہ میں ڈالے۔

ابن عباس رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جو وقت حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ اپنے خطبہ سے  
فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمکو معلوم ہوا ہے تم یہ کہتے ہو  
کہ نبی صلعم نے وفات نہیں پائی کیا تم نے نہیں دیکھا کہ رسول اسد صلعم نے ایک دن ایسا ایسا  
اور ایسا ایسا اور ایک دن ایسا ایسا اور ایسا ایسا کہا اور اسد تعالیٰ نے ایسی کتاب میں فرمایا ہے  
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ عمر نے کہا حدیث میں ہے یاں جب سے کتاب اسد نازل



ہوئی ہو گی یا کتاب اسد میں میں نے اس آیت کو اس سے پہلے نہیں سنا تھا میں گواہی  
 دیتا ہوں کہ کتاب اسد ویسی ہی ہے جیسی نازل کی گئی ہے اور حدیث ویسی ہی ہے جیسی  
 حدیث کی گئی ہے تحقیق خدا ہی تعالیٰ زندہ ہے اور کو موت نہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ  
 رَاٰجِعُوْنَ و صلوات اللہ علی رسول اللہ تعالیٰ کے رسول کو ہم اوسکے نزدیک شہاد  
 کرتے ہیں رسول اللہ پر اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام پہونچے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف بیٹھ گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ جب تو  
 لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل دینے کیواسطے جمع ہوئے لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم  
 نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طور سے غسل دین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اوتار  
 غسل دین جیسے کہ ہم اپنی میتوں کے کپڑے اوتار کے اون کو غسل دیتے ہیں یا  
 آپ کو آپ کے کپڑوں میں غسل دین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اون لوگوں پر خواب کو بھیجا اون میں سے کوئی آدمی باقی نہ تھا مگر اپنی ڈاڑھی کو اپنے  
 سینہ پر رکھ کے سوراہتا پہر کہنے والے نے کہا جو وہ معلوم نہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 غسل دو کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں یہ شکے لوگ اگاہ ہوئے اور  
 کہنے والے کے قول کے موافق کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قمیص میں غسل دے گئے اور  
 جبکہ لوگ آپ کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ کو کفن پہنایا گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا  
 کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص کے اوتارنے کے لئے ارادہ کیا ہم کو یوں ندا آئی کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اوتارو ہم نے آپ کو آپ کی حالت پر رہنے دیا اور آپ کو قمیص میں  
 غسل دیا جس طرح پر ہم اپنے مردوں کو چٹ لٹا کے غسل دیتے ہیں اور مردی کے  
 اعضا سے کسی عضو کو اٹھٹے پٹھتے ہیں اور پٹھنے کے وقت کوشش کرنی ہوتی ہو آپ کے



اعمال مبارک کے اٹھنے بیٹھنے میں کچھ پیابعدہ نہیں کیا گیا اور آپ کا ہر عضو دھلتا گیا  
حتیٰ کہ ہم آپ کے غسل سے فارغ ہوں ہمارے ساتھ مکان میں اسطور سے ایک آٹھن  
جسطور سے رزم ہوا چلتا وقت آواز ہوتی ہے اور یوں آواز آتی تھی کہ رسول اللہ صلیع کے  
ساتھ رمی کروا سکتے کہ تم لوگ ہی قریب تر کھس بیاتے جاؤ گے اسطور سے رسول اللہ  
صلیع کی وفات ہوئی اپنے تئوں است کچھ بیوڑا مگر یہ کہ آپ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔

ابو جعفر رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ آپ کی بحد میں آپ کے بستہ اور قطیفہ سے فرش کیا گیا اور  
قطیفہ اور فرش کے اوپر آپ کے وہ کپڑے بچائے گئے جن کو آپ بیداری میں پہنتے تھے  
پھر آپ کو کفن کے ان چیزوں پر رکھے گئے آپ نے وفات کے بعد نہ مال جیوڑا اور نہ  
زندگی میں اینٹ پرائیٹ اور لکڑی پر لکڑی رکھ کے کوئی مکان بنایا یا انکی وفات میں  
عبرت نامہ ہے اور سلمانوں کے واسطے فضیلت نیک ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت  
کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلیع سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں  
جس شخص کے واسطے دو فرط ہوں گے اللہ تعالیٰ اوس دونوں فرطوں کی وجہ سے اوسکو  
جنت میں داخل کرے گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط ہو  
اگر حضرت صلیع نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسی حیر کے ساتھ توفیق یا بیوالی ایک فرط ہو  
کافی ہے حضرت عائشہ نے یونچا کہ آپ کی امت سے جسکا ایک فرط ہو ہی گرنہ تو وہ  
کیا کرے گا آپ نے فرمایا کہ اپنی امت کیواسطے میں فرط ہوں میری مثل وہ کوئی فرط نہ پاویں گے  
فرط کے معنی اصل میں اوس شخص کے ہیں کہ ایک قوم سے کرے اور قوم سے پہلے ایک  
ادبی اس غرض سے جاتے کہ قوم کیواسطے پانی وغیرہ اور جانوروں کے گھاس دانہ کا  
بندوبست کرے اور اس جگہ فرط سے مراد اوس چوڑے نیچے سے ہے کہ اپنے ہاتھ



پہلے انتقال کرتا ہے وہ بچہ تہیہ اسباب میں فرط سے مشابہ ہے کہ قیامت کے دن جس چیز کی احتیاج مصالح سے ہوگی وہ بچہ اوسکا واسطہ ٹھیرے گا۔ عمر و ابن الجارث حضرت خویرہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بہائی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزیں چھوڑی مگر اپنی ہتھیار اور سواری کا خیر اور ایک میں جسکو آپ نے صدقہ قرار دیا تھا چھوڑی اور یہ سنت سے اصحاب نے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہمارے اسباب میں دشمنین ہے جو چیزیں چھوڑی ہیں وہ صدقہ

### فصل تیسری

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت شریف سے خواب میں مشرقت ہونے کی بات  
عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص  
مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اوسے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اسلئے کہ شیطان میری صورت میں  
پکڑ سکتا ابھر میرے روئے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ  
مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اوس شخص سے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا اسلئے کہ شیطان میری صورت میں  
پکڑ سکتا یا آپ نے یوں فرمایا ہے کہ شیطان میرے ساتھ مشابہ ہیں ہو سکتا  
یزید بن فارسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے وہ کلام شریف لکھا کرتے تھے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مانہ میں خواب میں دیکھا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فرماتے تھے شیطان طاقت نہیں رکھتا کہ میرے مشابہ ہو سکے جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا  
تحقیق اوسے مجھ ہی کو خواب میں دیکھا تو نے جس مرد کو خواب میں دیکھا ہے کیا تو اسکا وصف  
بیان کر سکتا ہے یزید نے کہا ہاں میں آپ سے تعریف کر سکتا ہوں را جلاک ابن اللہ







ایک گروہ نے مختلف اوصاف کے ساتھ دیکھا ہے اور آپ کے دیکھنے کی مثل تمام  
انبیا اور ملائکہ کا دیکھنا ہے جیسا کہ امام غزالی نے اس بات کو شرح سنتہ میں ثابت کیا ہے  
اور ایسا ہی چاند سورج ستاروں اور کونکیت کا حکم ہے جہاں پانی برتا ہے شیطان انہیں  
کسی شے کے ساتھ مثل نہیں ہو سکتا اور اس عطا انہوں نے نقل کیا ہے کہ شیطان  
اللہ تعالیٰ کی صورت کے ساتھ مثل نہیں ہو سکتا جس طرح انبیاء کی صورتوں کے ساتھ  
مثل نہیں ہو سکتا ہے یہ قول مجبور کا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ شیطان اللہ تعالیٰ کے  
ساتھ مثل ہو سکتا ہے پس اگر یوں کہا جائے کہ شیطان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کے  
ساتھ مثل نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ مثل ہو سکتا ہے کیا سبب ہے اسکا  
یہ جواب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں اگر شیطان آپ کے ساتھ مثل ہوگا تو امر بین الناس  
اور باری تعالیٰ جسمیت اور عرضیت سے منزہ ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مثل ہونے سے  
امر بین الناس ہوگا ایسی طور سے درۃ الفنون فی روتہ قرۃ العیون میں ہے اور نبی صلی  
اللہ علیہ وسلم شریف صاحبین کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ صاحبین اور غیر صاحبین کے ساتھ  
رویت ہوتی ہے بعض لوگوں سے جیسے شیخ شاذلی اور سید علی وفاہین نے کہا ہے  
کہ ان حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار ہی کی حالت میں دیکھا ہے اور بیدار ہی اس بات کو  
مانع نہیں ہے ان بزرگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف میں کشف ہو جاتا ہے پس یہی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم بصیرت کے ساتھ دیکھتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور  
نزدیکی کو اثر نہیں ہے اولیاء اللہ کی کرامات سے خرق حجابات ہو جاتا ہے از روئے عقل  
اور شرع کے کوئی چیز اسکو مانع نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ولی کو ایسا مکرّم کرے کہ  
درمیان اسکے اور اپنی ذات شریف کے کوئی شے چھپانے والی اور روکنے والی نہ ہو



استی۔ اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ویت کی نسبت کلام کو اس مقام سے دوسری  
جلے یادہ پہلایا ہے جو شخص زیادہ دیکھا جانتا ہے تو وہ میری کتاب فصل الصلوات  
علی سید السوات کو دیکھے۔

## خاتمہ

ستر احادیث ادعیہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل ہے جو اکثر اذکی صحیح اور حسن ہیں

صلیہ میں اس کتاب کے یون کر گیا ہے کہ یہ پاس احادیث ہیں اور پر محکوم زیادہ  
معلوم ہوئیں تو میں نے ان کو یکو یک پاس پر بڑا دیا جن محدثین نے ان احادیث کو بیاں کیا ہے  
میں نے ان کے مامون کو جامع صغیر کے رموز کے ساتھ بیاں کر دیا ہے اکثر احادیث  
جامع صغیر اور کتاب المصاحیح میں موجود ہیں۔

ان احادیث کو میں نے دو قسم کیا ہے اول استعاذات ہیں دوسری دعوات  
باعتبرہ ہیں حدیث کے اول میں اگر استعاذہ ہے تو اس کو اول قسم سے کر دیا ہے اور  
تہدیت میں اگر اول دعا ہے تو اس کو قسم ثانی سے کر دیا ہے اور ان احادیث کو آیات  
قرآنی کے ساتھ متروک کیا ہے اس لئے کہ آیات قرآنی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ بے فکر  
کر دیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق قرآن شریف ہے اور یہ تین شہر عدد مذکورہ سے  
طرح ہیں۔ رَبَّنَا نَقْتُلْ مِمَّا آتَاكَ آتِ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا  
حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبَّنَا اقْرِعْ عَلَيْنَا صَبْرًا  
وَتَقَبَّلْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا  
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ لَنَا لُؤْلُؤًا وَنَحْمًا وَلَا حُطًا مَا رَشَأُ وَلَا تَجْعَلْ لَنَا



اَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَيَّ لَدَيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَاحِقَةٌ لَنَا بِه  
 وَاعْتَصِمْنَا بِعَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ  
 رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَبْنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ  
 الْغَوَّاسُ رَبَّنَا اِنَّا اَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَفِيْنَا عَذَابُ النَّارِ رَبَّنَا اَمَّا بِنَا  
 اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاَلْتَبْنَا سَعِ الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا  
 وَاسْرُافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبَّنَا مَا  
 خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا لَّا سَمْعًا لَكَ فَيَقْنَا عَذَابُ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي  
 بِالْاِيْمَانِ اَرْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا  
 وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَوْدِيَا رَبَّنَا وَاِنَّا مَآوِعَةٌ مَّا عَلَيَّ رُسُلِكَ لَا نُوَدِّعُهَا  
 اِلْقِيَا مَوْءَاظَكَ لَا تَخْلِفْنَا لِوَعْدِكَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ  
 تَرْحَمْنَا اَنَكُنَّا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ رَبَّنَا اَقِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ اِنَّكَ  
 اَنْتَ الْغَافِرُ الْحَكِيْمُ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ  
 فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ رَبَّنَا  
 اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهِ عِلْمٌ وَّالَا تُغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ اَكُنْ  
 مِنَ الْخٰسِرِيْنَ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيُّ الْاٰلِ الْاٰخِرَةِ  
 تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُعِمْ الصَّلٰوةِ وَرَبِّ  
 رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يُنْفَخُ اَلْحِجَابُ  
 رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِيْ صَغِيرًا رَبِّ اَدْخِلْنِيْ  
 مَدْخَلَ الصَّادِقِيْنَ وَاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ الصَّادِقِيْنَ وَاجْعَلْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطٰنًا



نَصِيرًا - رَبِّ اِنَّا مِرَدُّكَ رَحْمَةٌ وَهَبْ لَنَا مِنْ اَمْرِ بَارِئِنَا - رَبِّ اسْرِ  
 لِي صَدْرِي وَلِيَسِّرْ لِي اَمْرِي - رَبِّ ارْزُقْنِي عِلْمًا - اِنِّي مَسِيءٌ الضُّرِّ وَاَنْتَ  
 اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ - لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ -  
 رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ - رَبِّ اُنْجِنِي مِنَ الْقَوْمِ الْمَظْهُومِينَ -  
 اَلْمُسْتَقَانِ عَلَى مَا لَصِقُوْنَ - رَبِّ اَنْزِلْنِي مَنَزِلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ  
 الْمُنْزِلِينَ - رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ - رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
 هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَحْضُرُوْنَ - رَبِّ اِنَّا اَتَيْنَاكَ غَيْرَ  
 لَكَ وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ - رَبِّ اَعْمِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ  
 الرَّاحِمِينَ - رَبِّ اَصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنْ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا  
 اِذَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمَقَامًا - رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا حِجَابًا وَاَجْنَادًا يَنْتَظِرُوْنَ  
 اٰمِيْنَ وَاَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ  
 وَاَجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاُحْضِلْنِيْ مُرَورَةً جَنَّةِ النِّعَمِ  
 وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُنْعَمُوْنَ يَوْمَ لَا يُنْفَعُ مَالٌ وَلَا نَسُوْنُ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ  
 بِقَلْبٍ سَلِيمٍ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنْ اَهْلِيْ مَا يَعْمَلُوْنَ - رَبِّ اَوْرِغْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ  
 الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَاٰلِدِيْ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِيْ  
 بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ - رَبِّ اِنِّيْ طَلَسْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ  
 رَبِّ اِنِّيْ لَمَّا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ جَنَّةٍ فَقِيْرًا رَبِّ الصِّرْطِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ  
 رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصَّالِحِيْنَ - رَبِّ اَوْرِغْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتِكَ الَّتِيْ  
 اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَاٰلِدِيْ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِي



ذُرِّيَّتِي اِنِّي تَبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخَوَانِنَا الَّذِي  
 سَبَقُونَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ  
 رَّحِيْمٌ - رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنْتَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً  
 لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا وَاعْفُ كُنَّا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ - رَبَّنَا اِنِّمُ كُنَّا لَظُلُمًا  
 وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ  
 بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اٰيَاتِ ادْعِيْهٖ قُرْآن شَرِيف ختم مومنين اور اس  
 مقام سے استعاذات اور وہ ادعیه جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے  
 (۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ الْكَرِيْمِ وَاسْمِكَ الْعَظِيْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالشُّرْكِ  
 ط ب اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۲)  
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ  
 وَالْغَفْلَةِ وَالْعِيْلَةِ وَالْذِلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكَفْرِ  
 الْفُسُوْقِ وَالشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ  
 وَالْبَكْرِ وَالْجُلُوْنِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّ اِلَا سَقَامٍ كَرِهَ اِسْمُكَ  
 انس نے روایت کیا ہے (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ  
 لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَسْبَحُ وَمِنْ الْجُوعِ فَاِنَّهُ يُلْسُ  
 وَمِنْ الْخِيَاَتِ فَاِنَّهَا يَشْتِ الْبَطَانَةُ وَمِنْ الْكُسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ  
 الْهَرَمِ وَاَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْدَلِ الْعُرْوَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّجَالِ وَعَذَابِ الْقَابِ  
 وَمِنْ فِتْنَةِ الْحَيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوْبًا اَوْاٰهَةً مُّخْبِتَةً  
 سَبِيْلَكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ عَنْ عِلْمٍ مَّغْفِرَتِكَ وَمِنْ خِيَاَتِ اَمْرِ اِنَّا نَسْأَلُكَ



مِنْ كُلِّ لَذِيْمٍ وَالْعَيْيَةِ مِنْ كُلِّ سِرٍّ وَتَقْوَمُ بِالْحَيَّةِ وَالْحَيَّةُ مِنَ النَّارِ كِ اس حدیث کو  
 ابن سعید سے روایت کیا ہے (۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ  
 وَالْمَاكِمِ وَالْمَحْرَمِ وَمِنْ وَثْنَةٍ الْقَدْرِ عَذَابِ الْقَدْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ  
 النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْعَبِيْ وَاسْوَدُّ بِكَ مِنْ وَثْنَةِ الْفَقْرِ وَاسْوَدُّ بِكَ مِنْ  
 وَثْنَةِ الْمُسِيْمِ الدَّجَالِ اَللّٰهُمَّ اَعِیْ عَنِّیْ خَطَايَاىِ دَالِمَاوِا وَالتَّمِ وَالْبَرِدِ  
 وَتَقِ قَلْبِیْ مِنَ الْحَطَايَا كَمَا یُقِی الثَّوْبُ الْاَنْفِیْ مِنَ الدَّیْسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ  
 وَبَيْنَ خَطَايَاىِ كَمَا نَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ق ت ن ہ اس حدیث کو  
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے۔ (۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ  
 بِكَ مِنَ التَّرَدُّیِّ وَالْهَدْمِ وَالْاَحْرَاقِ وَالْحَرَقِ وَاسْوَدُّ بِكَ اَنْ یَخْطُبْنِیْ  
 الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاسْوَدُّ بِكَ اَنْ اَمُوْتُ فِی سَبِیْلِکَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ  
 بِكَ اَنْ اَمُوْتُ لِدِیْعَانٍ ک اس حدیث کو ابو ایسہ نے روایت کیا ہے۔  
 (۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ رَوَالِ بَعْمِکَ وَتَحْوِلِ عَامِلِیْکَ وَفَجَاءَ  
 مَتَلِکَ وَحَمِیْعِ سَخَطِکَ م م و ت اس حدیث کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔  
 (۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَحْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَ  
 الْاَهْوَاءِ وَالْاَذْوَءِ ط ک اس حدیث کو زیاد بن علاقہ کے صحابہ نے  
 روایت کیا ہے۔ (۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعٍ وَهَنْ شَرِّ  
 بَصَرٍ وَهَنْ شَرِّ لِسَانٍ وَهَنْ شَرِّ قَلْبٍ وَهَنْ شَرِّ مَعْرِیْ ط ک اس حدیث کو شکیل  
 روایت کیا ہے۔ (۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ یَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَحْظَةِ  
 السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ



دار الإمامة طب اس حدیث کو عقبہ بن عامر رضی نے روایت کیا ہے۔  
 (۱۰) اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِقَابِكَ  
 وَاعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ اَشَدُّ عَلٰی نَفْسِیْ  
 م اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۱) اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ  
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م دن م اس حدیث کو حضرت  
 عائشہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۲) اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْاَقْدَارِ  
 وَالْاِذَّةِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَن م اس حدیث کو حضرت  
 روایت کیا ہے (۱۳) اللّٰهُمَّ رَبِّنا وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّكَ اَنْتَ الْوَحْدُ  
 وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّنا وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
 عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّنا وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنَا شَهِیدُ اَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمُ اخُوْتُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّنا  
 وَرَبِّ كُلِّ شَیْءٍ اجْعَلْنِیْ مُخْلِصًا لَكَ وَاهْلًا فِی كُلِّ سَاعَةٍ مِنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بِاَذْنِكَ  
 وَالْاَكْرَامِ م اس حدیث کو ابو امامہ رضی نے روایت کیا ہے (۱۴) اللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَاَنْعَمْتَ عَلَیَّ عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا  
 اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِعَمَلِكَ عَلٰی وَاٰلِہٖ  
 بِذَنْبِیْ فَاعْفُرْ لِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ م اس حدیث کو شداد  
 بن اوس نے روایت کیا ہے (۱۵) اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا  
 وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاعْفُرْ لِیْ مَعْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ  
 اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ م اس حدیث کو حضرت ابو بکر صدیق رضی نے  
 روایت کیا ہے (۱۶) اللّٰهُمَّ اعْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دَقَّہٗ وَجَلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ



وَعَلَا نِيَّتَهُ وَسِرَّهُ هَمْ وَاسْ حَدِيثَ كُوْ حَضْرَتِ ابُوْ هَرِيْرَةَ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا هِي

(۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعِقَّةَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دُنْيَایَ وَدِیْنِیْ وَآهْلَیْ

اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ عَوْرَتِیْ وَامِنْ رَوْعَتِیْ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْ وَ مِنْ خَلْفَتِیْ

وَعَنْ يَمَیْنِیْ وَ عَنْ شَمَالِیْ وَ مِنْ قُوَّتِیْ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

اسْ حَدِیْثَ كُوْ نَبَارِ رَضِيَ عَنْهُ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا هِي - (۱۸) اَللّٰهُمَّ

رَبِّ جِبْرِیْلَ وَ مِیْكَائِیْلَ وَ اِسْرَافِیْلَ وَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ

نَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ طَبْ ك اسْ حَدِیْثَ كِيَا وَ ایتِ ابی الملیح كے والد كے هے

(۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسِتَ بِالْوَاسْتِجْدِ ثَنَاءُ وَلَا بِرَبِّ اِبْنَدَ عَنَاءُ وَلَا

كَانَ كُنَا فَمَكَاتُ مِنْ اِلَهِ فَلَجَا عَزَّ وَكَبُرَ وَ نَذْرُكَ وَلَا عَانِكَ عَلٰی خَلْقِنَا

اَسْ حَدِیْثَ كُوْ نَبَارِ رَضِيَ عَنْهُ حَضْرَتِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا هِي

وَ ایتِ كِيَا هِي (۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِیْ وَ تَرَى مَكَانِیْ وَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَ عَلَا

لَا تُخْفِیْ عَلَیْكَ شَیْءٌ مِنْ اَمْرِیْ وَ اَنَا الْبَائِسُ الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَغِیْرُ

الْمُشْفِقُ الْمُقَرَّرُ الْمُعَارِفُ بِذُنُوبِیْ اَسْأَلُكَ مَسَاكَةَ الْمَسْكِیْنِ وَ اَتَبْرَأُ

اِلَیْكَ بِهَذَا الْمَذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَ اَدْعُوْكَ دُعَاءَ الْخَائِبِ الضَّارِیْرِ مِنْ

خَضَعْتَ لَكَ رَقَبَتَهُ وَ قَاضَتْ لَكَ عِبْرَتَهُ وَ ذَلَّ لَكَ جِسْمُهُ وَ رَغِمَ لَكَ

اَنْفُهُ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِكَ شَقِیًّا وَ كُنْ لِیْ رَوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمُسْتَوْیِّیْنَ

وَ یَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ طَبْ ك اسْ حَدِیْثَ كُوْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كِيَا هِي (۲۱) اَللّٰهُمَّ

اَلْبَیْتُ اَشْكُوْ ضَعْفَ قُوَّتِیْ وَ قِلَّةَ حَبِیْلَتِیْ وَ هَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَمْرَ حَكَمِ

الْمُزَاجِمِیْنَ اِلَیَّ مِنْ تَحْتِیْ اِلَیَّ عَدُوِّیْ وَ یَكْجَمُ بَیْنِیْ اَمْرٌ اِلَیَّ قَرِیْبٌ مَلَكَةٌ اَمْرِیْ



إِنَّ لَكُمْ تَكُنُّ سَاطِئًا عَلَى فَلَا أُنَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتِكَ أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ  
بِنُورِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ الَّذِي أَضَاءَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْأَشْرَافُ  
لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلِّ عَلَى أَمْرٍ أَلْهَمَ الْإِسْلَامَ وَالْأَخِرَةَ أَنْ تُحَلَّ عَلَى عَضْبِكَ أَوْ  
تُنْزَلَ عَلَى سَخَطِكَ وَكَذَلِكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

طب اس حدیث کو عبد السلام بن جعفر نے روایت کیا ہے (۲۳۲) اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ كُلِّ عَاجِلٍ وَأَجَلٍ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ

بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّ عَاجِلٍ وَأَجَلٍ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

عَازِي بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ

قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ اللَّهُمَّ

أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا ۵ اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

روایت کیا ہے (۲۳۳) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّيِّبِ الطَّامِرِ الْبَاقِ

الْوَحْبِ إِلَيْكَ الَّذِي إِذَا دُعِيتَ بِهِ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهِ أَعْطَيْتَ

وَإِذَا اسْتُغْفِرْتَ بِهِ رَحِمْتَ وَإِذَا اسْتَفْرَجْتَ بِهِ فَرَجْتَ ۵ اس حدیث کو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے (۲۳۴) اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي نَقُولُ

وَحَيْرًا مَا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَشُكْرِي وَتَحِيَّاتِي وَتَهْنِئَاتِي وَإِلَيْكَ مَا بِي وَكَأَنِّي

رَبِّ تَدْرَأِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَسُوءِ الطَّنِينِ وَ

شَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ وَأَعُوذُ بِكَ

مِنْ شَرِّ مَا يَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ ۵ اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت



کیا ہے (۲۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الثَّابِتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْأَلُكَ عَزِیْمَةَ  
الرُّشْدِ وَاَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْأَلُكَ لِسَانًا  
صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ  
مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تَنْ اِس  
حدیث کو شداد بن اوس نے روایت کیا ہے (۲۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِی  
بِكَ اَمْنًا وَعَلَيْكَ تَوَكُّلًا وَبِالنَّیْثِ اِنِّیْ وَبِكَ خَاصَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ  
بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوتُ وَالْحَیُّ الَّذِیْ لَا  
یَمُوتُ تَنْ مِمَّ اس حدیث کو ابن عباس نے روایت کیا ہے (۲۷) اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ  
فِیْ بَیِّنَیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ  
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَكَ  
اس حدیث کو ابی بکرہ رضی نے روایت کیا ہے (۲۸) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنَ الَّذِیْنَ  
اَدَّاهُ حَسَنًا اِسْتَكْبَرُوْا وَاِذَا اَسْأَلُوْا اِسْتَغْفَرُوْا مِمَّ اس حدیث کو  
حضرت عائشہ رضی نے روایت کیا ہے (۲۹) اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ  
مَنْ یُّفَعِّلُنِیْ حُبَّكَ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اَحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْهَا  
یُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا رَزَوْنِیْ عَنِیْ مِمَّا اَحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ ت  
اس حدیث کو عبد اللہ بن زید الخطمی نے روایت کیا ہے (۳۰) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّیْ  
ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِّیْ فِیْ قَارِئِیْ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْ رِزْقِیْ ت اس حدیث کو ابو ہریرہ  
روایت کیا ہے (۳۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِیْ بِهَا  
قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِهَا اَمْرِیْ وَتَقْلَمُ بِهَا شَعْنِیْ وَتُصَلِّحُ بِهَا عَائِدَتِیْ وَتَرْفَعُ بِهَا



سَاهِدِي وَتَرَكِي بِهَا عَمَلِي وَتَلْهِمِي بِهَا شِدِّي وَتَرُدِّي بِهَا الْقِيَّ وَتَصْنَعِي  
 بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ اعْطِنِي إِيمَانًا وَتَقِيًّا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً  
 أَنَا لِمَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ وَالْإِسْلَامَ وَالْأَحْقَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَوْرَ  
 فِي الْقَضَاءِ وَنَزَلَ الشُّهُدَاءُ وَعَلَيْكَ السُّعْدَاءُ وَالنُّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أُمِرْتُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَصَعَفَ عَمَلِي أَفْتَقِرْ  
 إِلَى رَحْمَتِكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاصِيَ الْأُمُورِ وَيَا سَائِي الصُّدُورِ كَمَا يُجِيرُ  
 بَيْنَ الْخَوَارِجِ أَنْ يُخَيَّرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ التَّبَوُّرِ وَمِنْ  
 الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَلْعَلْهُ بِلَيْتِي وَلَمْ تَلْعَلْهُ مَسْأَلَتِي  
 مِنْ خَلْقٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ حَارًّا أَنْتَ مُعْطِيهِ

عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْحَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ يَا  
 اللَّهُمَّ يَا دَاحِلَ الْحُلِيِّ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْآمِنَ بَيْنَ الْمَوَدِّعِ  
 وَالْجَنَّةِ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرَّكَعِ الشُّجُودِ الْمَوْجِدِ  
 إِلَيْكَ رَحِيمٍ وَدُودٍ وَأَنْتَ تَعْمَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا الْهَادِينَ  
 عِزِّ صَالِحِينَ وَلَا مُصِلِينَ سِلْمًا لِأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَائِكَ  
 مَنْ أَحَبَّكَ وَلَعَادِي بَعْدَ أَوْتِكَ مَنْ حَافَاكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَالدُّعَاءُ  
 الْوَجَائِبُ وَهَذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكَلُّفُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي بَنَانِي  
 وَنُورًا فِي قَرْنِي وَنُورًا بَيْنَ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا  
 عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي  
 وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي سِرِّي وَنُورًا فِي لَحْمِي وَنُورًا فِي دَهْنِي وَنُورًا فِي



عَلَّمَ لِي اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا وَاسْطِنِ نُورًا وَأَحِلِّي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي  
تَمَطَّطَ بِالْعَرَقِ قَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي كَسَّ الْمَجْدَ وَتَكْرَمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي  
لَا يَنْبَغِي الشَّيْءُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَاللَّيْلِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ  
وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ تَطَبَّعَ مِنْ هَذِهِ اسْ حَدِيثُ كَوْنِ  
عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْهُ رَوَايَتُ كَيْسٍ

(۳۲) اللَّهُمَّ لَا تَكْثِرْ لِي إِلَى هَيْسَى طُرُقَ عَائِي وَلَا تَارِعَ مَيِّ صَلِّ  
مَا عَظُمْتَ - اس حدیث کو برابر نے ابن عمر رضی عنہ سے روایت کیا ہے (۳۳) اللَّهُمَّ

أَحْلِلْ لِي سُكُورًا وَأَحْلِلْ لِي صُبُورًا وَأَحْلِلْ لِي عِلْمِي صَغِيرًا وَفِي أَكْبَرٍ  
النَّاسِ كَبِيرًا - اس حدیث کو برابر نے بریدہ رضی عنہ سے روایت کیا ہے (۳۴) اللَّهُمَّ

أَحْضِطِّي بِالنَّاسِ كَامًا قَائِمًا وَأَحْضِطِّي بِالنَّاسِ قَاعًا وَأَحْضِطِّي بِالنَّاسِ سَلَامًا رَاقِدًا  
وَلَا تَسْمِتْ لِي عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ حَاطِرٍ خَذَلْتَنِي  
بِيَدِهِ لَمْ يَخْلُصْ لِي مِنْ كُلِّ شَرِّ خَرَّائِيَّةٍ بِيَدِكَ ك - اس حدیث کو ابن مسعود رضی عنہ

روایت کیا ہے۔ (۳۵) اللَّهُمَّ انْفَعِنِي مَا عَمَلْتَنِي وَعَلِمْتَنِي مَا عَلِمْتَنِي وَرَبِّدْنِي عَلَى  
أَحْسَنِ مَا لَكَ عَلَيَّ كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ خَالِ أَهْلِ النَّارِ ت - اس حدیث کو  
ابوہریرہ رضی عنہ نے روایت کیا ہے (۳۶) يَا حَسْبِيَ يَا قَتِيْلُمْ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اس حدیث کو انس رضی عنہ نے روایت کیا ہے (۳۷) اللَّهُمَّ افْتَحْ مَسَارِعَ  
قَلْبِي لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِي طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا يَكْتَسِبُكَ  
طس اس حدیث کو علی رضی عنہ نے روایت کیا ہے (۳۸) اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي خَشَا

حَتَّكَ غَائِيًّا أَرْكَ وَأَسْعَدَنِي بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشَقِّقْ بَعْصِيَّتِكَ وَخَرِّجْنِي فِي قَضَائِكَ



وَبَارِكْ لِي فِي قَدْرِكَ حَتَّى لَا أُحِبَّ تَحْيِيلَ مَا أَحْرَتْ وَلَا تَاخِيَةَ  
 مَا عَجَّلَتْ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي نَفْسِي وَأَمْتِعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْ  
 الْوَأْرَاتِ مَيِّمِي وَالْأَنْصَارِيْنَ عَلَامَةً مِنْ ظِلْمَتِي وَأَرِنِي مِنْهُ سَائِرَتِي وَأَقْرِ بِذَلِكَ  
 عَلَيَّ طَس (اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۳۹) اللّٰهُمَّ  
 اَلْغِنِي بِحَوْلِكَ عَنْ حَوَائِكَ وَاعِزِّي بِفَضْلِكَ عَنْ سَوَائِكَ اس  
 حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۴۰) اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِي  
 عَلَيَّ عِنْدَ كَبْرِ سَيِّئِي وَاقْطَاعِ عُصْرِي ك (اس حدیث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
 روایت کیا ہے (۴۱) اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يَبْقَى قَلْبِي حَتَّى اَعْلَمَ  
 اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِي اِلَّا مَا كُتِبَ لِي وَارْضِنِي مِنَ الْمَعِيشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِي -  
 اس حدیث کو تبارک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (۴۲) اللّٰهُمَّ اِنِّي  
 اَسْأَلُكَ عَيْشَةً نَقِيَّةً وَمَيِّتَةً سَوِيَّةً وَهَرَوًا غَيْرَ مُخْزِيٍّ مَوْلا فَاضِلٍ  
 ط (اس حدیث کو تبارک نے حضرت ابی عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (۴۳) اللّٰهُمَّ  
 اَصْلِحْ لِي دِيْنِي الَّذِي هُوَ عَصَمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا  
 مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي اٰخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاَجْعَلِ الْحَيَاتِ زِيَادَةً  
 لِي فِي كُلِّ حَيْرٍ وَاَحْصِلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ م (اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے  
 روایت کیا ہے (۴۴) اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالتَّقَاتِ وَالْاِقْبَاتِ  
 م (اس حدیث کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے (۴۵) اللّٰهُمَّ اجْعَلْ  
 حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الْاَشْيَاءِ اِلَى وَاَجْعَلْ حَشِيَّتَكَ اَخْوَفَ اِلَيَّ مِنَ الْاَشْيَاءِ عِنْدَ  
 وَاَقْطَعْ عَنِّي حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالسُّؤْفَاءِ اِلَى لِقَائِكَ وَاِذَا اَقْرَبْتَ اَعْيُنِي



أَهْلَ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ فَأَوْفِرْ عَيْنِي مِنْ عُنَادِكَ يَا هَلْ اس حدیث کو ہدیثم  
 ابن مالک الطائی نے روایت کیا ہے (۴۶) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ  
 وَالْعِفَّةَ وَالْكَفَاةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ طرب اس حدیث کو  
 ابن عمر رضی نے روایت کیا ہے (۴۷) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ لِحَاكِمَاتِكَ  
 وَمِنْ أَعْمَالٍ وَصِدْقِ التَّوَكُّلِ عَلَيْكَ وَحُسْنِ الطَّنِّ بِكَ صَلِّ وَأَوْفِرْ  
 روایت ہے کہ ابوہریرہ راوی ہیں (۴۸) اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي  
 الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَجَاهِ تَبِعَهُ قُلُوبُكَ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَ  
 عِلْمًا بِغَيْبِكَ وَمَعْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا طرب اس حدیث کو ابوہریرہ رضی نے  
 روایت کیا ہے (۴۹) اللَّهُمَّ الطَّفَّ فِي مَيْسِرِي كُلِّ عَسِيرٍ فَإِنَّ مَيْسِرِي  
 عَلَى كُلِّ مَيْسِرٍ وَأَسْأَلُكَ الْبُسْرَ وَالْمَعَاوَةَ فِي اللَّهِ نِيَا وَالْخَيْرَةَ طرب اس حدیث کو  
 ابوہریرہ رضی نے روایت کیا ہے (۵۰) اللَّهُمَّ اعْفُ عَنِّي فَإِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيمٌ  
 طرب اس حدیث کو ابو سعید رضی نے روایت کیا ہے (۵۱) اللَّهُمَّ إِنِّي  
 عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ أَمْنِكَ فِي قَبْضَتِكَ مَا صِلْتَنِي بِبَيْدِكَ مَا مَنَنْتَ  
 فِي حُكْمِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَةٌ بِهِ  
 عِلْمُكَ أَوْ تَرَكْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ  
 اسْتَأْذَنْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْعَالَمِينَ عِنْدَكَ أَنْ تَخْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ  
 نُورًا صَدْرِي وَرَبِّعَ قَلْبِي وَحِلَاءَ خُرْقِي وَذَهَابَ هَمِّي - اس حدیث کو  
 ابن سنی نے ابو موسیٰ اشعری رضی سے روایت کیا ہے (۵۲) اللَّهُمَّ احْرُسْنِي  
 بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَاللِّغْيَ بِكَفِكَ الَّذِي لَا يَنَامُ وَأَرْحَمَنِي



قَدْ رَتَبْتَ عَلَيَّ وَلَا أَهْلِكَ وَأَسْتَرْجَائِي فَمِنْ بَعْثٍ مَاتِ أَنْعَمْتَ بِهَا  
 عَلَيَّ قُلْ لَكَ بِهَا شُكْرِي وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ اسْتَلَيْتَنِي بِهَا قُلْ لَكَ بِهَا صَبْرٌ  
 قِيَامٌ قُلْ عِنْدَ بَعْثِي شُكْرِي فَلَمْ يَخِرْ مِنِّي وَيَا مَنْ قُلْ عِنْدَ تَلَايِهِ صَبْرٌ  
 فَلَمْ يَخِرْ لِي وَيَا مَنْ رَأَيْتَ عَلَيَّ لِحَاظًا يَا فُلَمَّ يَقْضِي يَادَ الْمَعْرُوفِ أَلَا  
 لَا يَقْضِي أَلَا أَوْ يَأْذُ الْقَعْمَةِ الَّتِي لَا تَخْصِي عَدَدًا سَأَلْتُكَ أَنْ تُصَلِّيَ  
 عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبِكَ أَوْرَأْتُ خُفْرَ الْأَعْدَاءِ وَالْحَسَارِ  
 اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى دِينِي بِالدُّنْيَا وَعَلَى الْحَرَمِ بِالتَّقْوَى وَأَحْضِئْ نَفْسِي  
 غَيْبٌ عَنْهُ وَلَا يَكُنْ لِي إِلَى تَفْسِيرِهِ حَصْرٌ يَوْمَ لَا تَصْرُهُ إِلَّا نَفْسُكَ  
 وَلَا يَنْقُصُهُ الْعُقُوبَةُ لِي مَا لَا يَنْقُصُكَ وَأَعِزِّي لِي مَا لَا يَبْصُرُ لَكَ  
 أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْأَلُكَ فَجَاءَ قَرِيبًا وَصَدْرًا جَمِيلًا وَبِرْزًا قَاوِسًا عَاوًا  
 مِنَ السَّلَاكِيَا وَأَسْأَلُكَ تَحَامُّمَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ  
 عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْعِزَّ عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ۔ اس حدیث کو دینی نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے اور  
 حضرت امام محمد وح نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے  
 (۵۴) اللَّهُمَّ كَهْزِ قَلْبِي مِنَ الْفَقَاقِ وَعَمَلِي مِنَ الْبَيِّبِ وَلِسَانِي مِنَ الْكَلْبِ  
 وَعَيْنِي مِنَ الْبُخْبَانَةِ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِبَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي لُصُوفُورُ  
 حکیم نے اس حدیث کو خط سے روایت کیا ہے اور خط نے امام محمد جعفر سے  
 روایت کیا ہے (۵۴) رَبِّ اَرْعِنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَالْطُّغْرِي وَلَا تَنْصُرْ  
 عَلَيَّ وَابْكُورِي وَلَا تَمْكُورِي عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَكَيِّرْ اِلْهْدِنِي وَانْصُرْنِي



عَلَى بَعِي عَلَى رَبِّ اجْعَلْ لَكَ شَاكِرًا لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مَطْوً  
 لَكَ مُحِبًّا لَكَ أَوْاهًا مُبِيًّا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَأَعْسِلْ حَوْبَتِي وَأَحِبِّ  
 دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ دُرْسَاتِي وَاهْدِ قَلْبِي وَأَسْأَلُ بِحَبْلِكَ صَدْرِي  
 ت و ہ اس حدیث کو ابن عباس رضی عنہ نے روایت کیا ہے (۵۵) اَللّٰهُمَّ اغْنِنِي  
 بِالْعِلْمِ وَزِيَارَةِ يَتِيْمِي بِالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ بِالتَّقْوَى وَحَمَلَتْنِي بِالْعَافِيَةِ اِسْ حَدِيثِ كُو  
 ثَرِ الْبَخَارِيِّ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُمَا وَابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ عَنْهُمَا (۵۶) اَللّٰهُمَّ اَعْمِرْ لِيْ ذُرِّيَّتِي  
 اَوْ اَخِيَّ كُلَّهُمَا اَللّٰهُمَّ الْعُسْرُ وَاحْتَرَنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَ  
 اَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ لَا يَهْدِيْ لِيْ صَالِحُهَا وَلَا يُصْرِفُ سَلْبُهَا إِلَّا أَنْتَ طَب  
 ق اس حدیث کو ابوامامہ نے روایت کیا ہے (۵۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا  
 تَارِعًا وَرَدًّا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا اِسْ حَدِيثِ كُو اِسْمٰہِ رَضِيَ عَنْهُمَا وَابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ عَنْهُمَا  
 ۵۸ اَللّٰهُمَّ يَعْلَمُكَ الْعَيْبُ وَقَدْ رَتَكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيَيْتُ مَا عَلِمْتُ  
 لَكَ مِنْ مَّيُوْهُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَقَّيْ اِذَا عَلِمْتُ الْوَقَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَاسْأَلُكَ  
 اَلْحُسْنِيَّتَكَ فِي الْعَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْاِحْلَاصِ وَالتَّوَصُّلِ وَ  
 الْقَضَبِ وَاسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْعِي وَاسْأَلُكَ نِعْمًا لَا يَنْقُذُ  
 وَاسْأَلُكَ قُرْبًا عَيْنٍ لَا تَقْطَعُ وَاسْأَلُكَ التَّوَصُّلَ بِالْقَضَائِدِ وَاسْأَلُكَ تَرْكَ  
 الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاسْأَلُكَ كَلِمَةَ النُّطْرَانِ وَجَمْعَكَ وَالشُّوْقَ اِلَى  
 لِقَائِكَ فِي عَيْرِ ظَرَاءِ مُصْرَةٍ وَلَا فِتْنَةَ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ تَرَبِّيًا بِرَبِّكَ  
 اَلْاِيْمَانَ وَاجْعَلْنَا هِدَاةً مُهْتَدِينَ اِسْ حَدِيثِ كُو عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ عَنْهُمَا  
 رَوَايَتُ كِيَا هِے (۵۹) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَوَلَّاهَا اَللّٰهُمَّ



فَمَاتَهَا وَتَحْيَاهَا إِنَّ أَحْيِيَّتَهَا قَاحُوطُهَا وَإِنْ أَمَاتَهَا فَاغْمِرْ لَهَا اللَّهُ  
 إِيَّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ هَذِهِ الْحَالِ بِمَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِمْ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَعَمْدَتِي وَهَرَبِي وَحَدِيثِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِدَّةً  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ  
 الْمَقْدِمَ وَأَنْتَ الْمَوْجِبُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِنْ هَذِهِ الْحَالِ بِمَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 اشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ كَيْسَ (۶۱) اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي  
 فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِي مَا آتَيْتَ وَقِنِي  
 قَضَايَا النَّاسِ وَلَا تَقْصُصْ عَلَيَّ وَأَنْتَ لَا يَدْرِي مَنْ وَالَيْتَ  
 رَبَّنَا وَتَعَالَى كِتَابُ هَذَا الْحَقِّ مِنْ هَذِهِ الْحَالِ بِمَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 (۶۲) اللَّهُمَّ إِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مَا لَا مَلِكُ إِلَّا بِكَ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ  
 مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَمَا خَلْفَكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَمَا خَلْفَكَ  
 (۶۳) اللَّهُمَّ نَزِدْ نَاوَاكُ نَقْصَنَا وَآكِرْمَنَا وَلا تُهِنَّا وَاعْظِمْنَا وَلا تَحْزِمْنَا  
 وَلا تُؤْثِرْنَا عَلَى قَوْمِنَا وَارْضِنَا وَأَرْضَ عَنَّا مِنْ هَذِهِ الْحَالِ بِمَا رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 رَوَيْتُ كَيْسَ (۶۴) اللَّهُمَّ أَصْلِحْ دَانِيَّ مَتْنِي وَأَلِفْ مَاتِي قُلُوبِنَا وَأَمْرِنَا  
 سُبُلَ السَّلَامِ وَتَجَنَّبْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَحَنِّبَا الْقَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا  
 وَمَا بَطَنَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي سَمَاعِنَا وَأَنْصَارِنَا وَقُلُوبِنَا وَأَعْمَارِنَا  
 وَدِرِّيَّتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ  
 لِنِعْمَتِكَ مُتَّحِينَ بِهَا قَائِلِينَ لَهَا وَأَتْمَمَّا عَلَيْنَا طَبَقَ اسْمِكَ



سَعُودِ رَضِيَ رَوَيْتَ كَيْسَ (۶۵) اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ  
 عَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اَلَمٍ وَالْعَدِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالْفَوْقَةَ  
 لِحَبْلِكَ وَالْحَيَاةَ مِنَ التَّارِكِ اِسْ حَدِيثُ كُوَيْنِ سَعُودِ رَضِيَ رَوَيْتَ كَيْسَ  
 (۶۶) اَللّٰهُمَّ اَقِمْ لَنَا مِنْ حَسَنَاتِكَ مَا نَحْوُ بَيْنَنَا وَنَحْنُ مَعَاصِيكَ وَ  
 رُطَا عَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ حُدُودَكَ وَمِنْ اَلْبَقِيَّةِ مَا يَهْوِي عَلَيْنَا  
 بِصَلَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِسَمَاعِهَا وَانْصَارِ بِاَوْقَاتِنَا اَحْيَانًا وَاحْضَلْ  
 اَنْ لَوْ اَرْتَمَيْنَا وَاحْضَلْ تَارَةً عَلَيَّ مِنْ طَلَمْنَا وَانْصَرْنَا عَلَيَّ مِنْ عَادَا نَا وَ  
 مَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِدْيَانًا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَتْلَعًا عَلَيْنَا  
 وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مِنْ اَلْوَحْشَاتِ اِسْ حَدِيثُ كُوَيْنِ عَمْرٍو رَضِيَ رَوَيْتَ كَيْسَ  
 (۶۷) اَللّٰهُمَّ احْسِنْ حَاقِبَتِنَا فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَاجْزِئْنَا مِنْ خُرُوجِ الدُّنْيَا  
 وَتَذَابِ الْاَحْدَثِ حَمْدُكَ اِسْ حَدِيثُ كُوَيْنِ عَمْرٍو رَضِيَ رَوَيْتَ كَيْسَ  
 (۶۸) يَا قَلْبِي الْاِسْلَامُ وَاهْلُهُ نَبِيُّهُ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ الْمَحَاجِّ وَخَيْرَ الْعَمَلِ  
 وَخَيْرَ التَّوَابِ وَخَيْرَ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَتَشِيَّتِي وَتَقْلِي وَرَبِّي وَحَقِّي اِيْمَانِي وَارْحَمِي  
 وَتَقْلِي صَلَاتِي وَاعْفِ خَطِيئَتِي وَاسْأَلُكَ اَللّٰهُ رَجَاتِ الْعُلَامَةِ مِنَ الْحَيَاةِ  
 اَلْحُسْنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْحَيْرِ وَخَوَافِئَهُ وَخَوَافِئَهُ وَاَوَّلَهُ وَآخِرَهُ  
 وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ وَاللّٰهُ رَجَاتِ الْعُلَامَةِ مِنَ الْجَنَّةِ اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ  
 خَيْرَ مَا اِنِّيْ وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا نَطُنُ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَ  
 وَاللّٰهُ رَجَاتِ الْعُلَامَةِ مِنَ الْجَنَّةِ اَمِيْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ دَرَجَتِي



وَتَصَعَّ وَرَبِّي وَتُصَلِّهِ أَهْرِي وَتُطَهِّرْ قَلْبِي وَتُخَصِّنْ مَرْحَمَتِي وَتُؤَمِّرَ  
قَلْبِي وَتُعَفِّرْ لِي ذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ اللَّهُ رَحَاتِ الْعُلَا مِنْ الْجَنَّةِ آمِينَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِي فِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَفِي رُوحِي  
وَفِي خَلْقِي وَفِي خُلُقِي وَفِي أَهْلِي وَفِي مَحْيَايَ وَفِي مَمَاتِي وَفِي عَمَلِي  
وَتَقْبِلْ حَسَنَاتِي وَأَسْأَلُكَ اللَّهُ رَحَاتِ الْعُلَا مِنْ الْجَنَّةِ آمِينَ  
ک طب (۷۰) يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَلَا تَحَاطُّهُ الطُّنُونُ  
وَلَا يَصِفُهُ الْوَاَصِفُونَ وَلَا تَعْبُرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَحْتَسِبُ الدَّوَائِرُ  
تَعْلَمُ مَتَاقِيلَ الْجِبَالِ وَصَكَائِلَ الْبَحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَفَرْقَ  
وَعَدَدِ رَوَاقِ السَّحَابِ وَعَدَدَ مَا أَطْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ  
الْيَوْمُ وَلَا تُؤَاخِرُ شَيْئًا مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا يَحْسُرُ  
مَا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مِمَّا فِي وَعْرِهِ أَحْجَلُ خَيْرِ عَمْرِئِي أَحَدًا وَلَا حَقْلٌ  
خَيْرِ عَمَلِي حَقْلًا أَمَّةٌ وَحَايَرُ أَيَّامِي يَوْمَ الْقَالَ فِيهِ طَبِيبٌ بِرَأْسِهِ  
تین مدین جن جن سے ہیں وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى بَيْنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا دُكِرَ  
الذِّكْرُ وَنُفِثَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَاقِلُونَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
فِي الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ أَفْضَلُ وَأَكْثَرُ وَآرَى مَا صَلَّيَ عَلَى  
أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ وَبَرَكَاتُكَ يَا بَاطِلُ عَلَيْهِ أَفْضَلُ مَا رَأَى أَحَدًا مِنْ  
أُمَّتِهِ يَصْلُوهُ عَلَيْهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَ  
حَرَاةُ اللَّهِ عَمَّا أَفْضَلُ مَا جَزَى مُرْسِلًا عَمَّنْ أَرْسَلَ إِلَيْهِ -  
سب تعریف اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو رب العالمین ہے اوسکی حمد اور ثناء ہم



کہ اون کو میں نے چاہا یا نہیں جانا خاص کر اوسکی حمد ایمان اور اسلام کی نعمت پر ہے  
 اور اس کتاب کے جمع کرنے کی جو توفیق مجھ کو دی اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد ہے  
 اور اللہ تعالیٰ سے میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسے حبیب اکرم اور رسول اعظم کے جاہ کے  
 طفیل میں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف خیر الوسائل سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 اقرب المقربین سے ہے اس کتاب سے مجھ کو اور جو شخص مسلمان سے اس  
 کتاب میں دیکھے اوسکو عظیم نفع دے ایسا نفع ہو کہ دنیا میں ہمارے ساتھ رہے  
 اور بر رخ میں ہم کو لارم ہو اور وہ نفع قیامت کے دن ہم سے مفارقت نہ کرے اللہم بارک  
 وصل علی محمد سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیہم وعلی آلہم واصحابہم الکرام اجمعین الی یوم الدین فقط

تکمیل کتاب الخیر